اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم

علی ولی اللہ

تحقیقِ حق

(جلد نمبر 1)

ولایتِ علیؑ ابنِ ابی طالبؑ

تالیف

محقق دوراں ظہور اختر خان روکھڑی (ایم اے)

ضلع میانوالی

ہدیہ

-/270 روپے

Cell: 0333-3360786

ولا يته علی ابن ابی طالب حضنی فمن دخل حضنی امن من عذابی.

''ولایت علی ابن ابی طالبؑ میرا قلعہ ہے۔ جو اِس میں داخل ہو گیا میرے عذاب سے امان پا گیا''۔ (کلیات حدیثِ قدسی)

علی ولی اللہ

تحقیقِ حق

(جلد نمبر 1)

ولایتِ علیؑ ابنِ ابی طالبؑ

تالیف

محقق دوراں ظہور اختر خان روکھڑی (ایم اے)

ضلع میانوالی

بقیۃ اللہ پبلیکیشنز گجرات

Cell: 0333-3360786

نام کتاب	ــــــ	تحقیقِ حق (جلداول)
تالیف	ــــــ	ظہوراختر خان روکھڑی (میانوالی)
اہتمام اشاعت	ــــــ	محمد عون عباس خان روکھڑی (میانوالی)
صفحات	ــــــ	240
سن اشاعت	ــــــ	جنوری 2014ء
ٹائٹل ڈیزائنگ	ــــــ	Murshad Graphics
کمپوزنگ	ــــــ	**Khushi Graphics**
ہدیہ	ــــــ	270 روپے
ناشر	ــــــ	بقیۃ اللہ پبلی کیشنز گجرات

ملنے کا پتہ

☆ افتخار بک ڈپو لاہور۔ القائم بک ڈپو چکوال۔ ☆ رحمت اللہ بک ایجنسی میٹھادر کراچی

☆ القائم بک ڈپو کربلا گامے شاہ لاہور۔ ☆ اسد بک ڈپو قدم گاہ مولا علیؑ حیدرآباد

☆ ضامن بک ڈپو کربلا گامے شاہ لاہور۔ ☆ محفوظ بک ڈپو مارٹن روڈ کراچی۔

☆ محسن چوہان بک ڈپو دربار بی بی پاک دامن لاہور۔

☆ العباس کتب لائبریری روکھڑی ضلع میانوالی۔

☆ بخاری بک ڈپو کروڑ لعل عیسن **0306-8668516**

فہرست

نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ

عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ

هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِي بِعَلِيٍّ بِعَلِيٍّ بِعَلِيٍّ

ضروری اعلان

"یہ کتاب صرف اور صرف اُن لوگوں کے لئے ہے جنکا تعلق مذہب شیعہ خیر البریہ امامیہ اثنا عشریہ سے ہے دوسرے مذاہب کے لئے حجت نہیں۔"

مسلم رہے گا لاکھ نمازیں قضا سہی
کافر ہے جو نمازِ ولایت قضا کرے

زیر سرپرستی

مخدوم سید محمد مرتجز بخاری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بلوٹ شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

سگِ درِ باب مدینتہ العلم

ظہور اختر خان روکھڑی، ایم۔اے

وِلایت علیؑ

سرکارِ ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰؐ کی رحلت کے بعد سب سے پہلی ضرب وِلایت علیؑ اِبن ابی طالبؑ پر لگائی گئی اور اِس کا اِنکار کیا گیا اور یہی اِنکار آلِ نبیؐ کی ساری مظلومیت اور مصائب کی بنیاد بنا۔

اگر رسول اکرمؐ کے بعد وِلایت علیؑ کو تسلیم کر لیا جاتا تو نہ مسجدِ کوفہ میں امیرالمومنینؑ علیؑ اِبن ابی طالبؑ کو ضرب لگتی،

اور نہ ہی درِ پاک بی بی فاطمۃ الزہراؑ بنتِ رسولؐ جلتا۔

نہ مولا اِمام حسنؑ کے جنازہ پر تیر چلتے

نہ کربلا آلِ نبیؐ کے خون سے رنگین ہوتی اور نہ کوفہ و شام کے بازاروں میں رسولؐ کی پاک بیٹیوں کو ننگے سر خطبے پڑھنے پڑتے۔

کرب و بلا میں جا کے صدائے اِمام سُن
کتنی حقیقتیں ہیں اِس ایک راز میں
نامِ علیؑ جزوِ عبادت نہیں تو پھر
کیا فرق ہے تیری اور شمر کی نماز میں

خاکروب در باب مدینتہ العلم

محمد عون عباس خان (روکھڑی، ضلع میانوالی)

دعائے معرفتِ امامِ زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِیَّکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَبِیَّکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ نَبِیَّکَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِیْ

ترجمہ: ''اے اللہ! تو مجھے اپنی ذات کی پہچان عطا فرما پس اگر تو نے اپنی ذات کی پہچان عطا نہ کی تو میں نبیؐ کو پہچان نہیں سکوں گا۔ اے اللہ مجھے اپنے نبیؐ کی پہچان عطا کر پس اگر تو نے مجھے اپنے نبی کی معرفت عطا نہ کی تو میں تیری حجت (امام مہدیؑ) کو نہیں پہچان سکوں گا۔ اے اللہ! مجھے اپنی حجت (امام مہدیؑ) کی معرفت عطا فرما پس اگر تو نے مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا نہ کی تو میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔''

نذرانۂ عقیدت

اُنہیں یہ ضد ہے خُدا سے مانگو ہمیں یہ دھن ہے علیؑ سے لیں گے
وہ اپنی ضِد پر اَڑے ہوئے ہیں ہم اپنے حق پر کھڑے ہوئے ہیں
جو کفر و شِرک و منافقت کو باہم کرو تو بنے مقفر
یہ تین تالے ہیں اُس کے دل پر جو بن کے لعنت پڑے ہوئے ہیں

کلام

میر احمد نوید (کراچی)

دِل پاک اے جسم پلید ہوئے ہووے جا پاک تے شئے ناپاک نہ رکھ
اِسلام اے دین صداقت دا اِتھاں گوڑے گاں اُڈراک نہ رکھ
جے نماز ناوِیکھی رَبّ دی اے تاں سجدہ کر کہیں ٹھیکوی تے
جس داناں نماز وِچ نکیں چیندا اُس دے مُتر دے شہر دی خاک نہ رکھ

کنیز بتولؑ

والدہ محمد عون عباس خان

انتساب

مَیں اپنی اِس پہلی کاوش کو ولایت علیؑ کی راہ کی پہلی شہیدہ دُختر رسولؐ سیدہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا۔ اور ولایت علیؑ کے راستے کے پہلے شہید حضرتِ محسنؑ اور اولادِ زہراؑ کے پندرویں صدی کے اُس عظیم مجاہد کے نام نذر کر رہا ہوں جس کے دِن رات صرف اور صرف ولایت علیؑ اور عزاداری حسینؑ کے لئے وقف ہیں میری مُراد باوا سید قمر رضا بخاری علووالی (میانوالی) ہیں جن کی زندگی کا مقصد صِرف آلِ محمدؐ کے مذہب کی تبلیغ و ترویج ہی ہے خالق ربّ العزت بحق محمدؐ و آلِ محمد سید قمر رضا بخاری کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے اور ہمیں کما حقہٗ اُنکی سرپرستی میں مذہب حقہ کی حقانیت بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے میری اِس سعی کو اِمام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اپنی بارگاہِ اقدس میں قبول فرمائیں۔

ظہور اختر خان (ایم۔اے)

موبائل 0333-4953414

تقریظ

تمام حمد ہے اُس اللہ کی جس نے محمدؐ و آلِ محمد علیہم اسلام کو لوگوں کی ہدایت کے لئے اِس دُنیا میں بھیجا عرصہ ہوا وطن عزیز کی پر بہار اور دلفریب فضاء شیعت میں چند عاقبت نا اندیش، نام نہاد علماء نے مسموم انتشار پھیلا رکھی ہے مجھے معلوم ہے ان کا ذاتی کردار میں جانتا ہوں ان کے سربستہ اسرار میں دیکھ رہا ہوں ان کی اندرونی اور بیرونی سرگرمیاں اِن کا عِلمی اَحاطہ اِن کا علمی حدود اَربعہ اور روزمرہ کا مطالعہ تاریخ و حدیث ان کا اندازِ تعلیم و تدریس ان کی افکار کی پرواز ان کے انجام کا آغاز سب کچھ میری نگاہوں میں ہے۔ ان بے حمیت افراد نے سر پر عمامے بدن پر قبائیں ماتھے پر محراب سجا رکھے ہیں کہلوانے کو یہ علماء ہیں مگر درحقیقت ان میں پانچ منٹ تک بیٹھنے والا معمولی سمجھ بوجھ کا اِنسان یہی نتیجہ لے کر نکلتا ہے کہ یہاں جہالت کے سِوا کچھ بھی نہیں یہ لکیر کے فقیر، لوگوں کی اِصلاح کرتے کرتے قوم کو انتشار کے حوالے کر بیٹھے اور انہیں اپنی غلطی کا احساس تک نہیں توحید کے پردے میں نبوت اور نبوت کے پردے میں ولایت و امامت کی توہین ان کا محبوب مشغلہ ہے اِصلاح کے نام پر عزاداری میں کیڑے نکالنا، منبرِ حسینؑ پر بیٹھ کر امام حسینؑ کی توہین کرنا اور یزید کی وکالت کرنا، سادات کی تحقیر کرنا، فضائل آلِ محمدؐ میں شک کرنا ان کا پسندیدہ عمل ہے اس سے بڑھ کر نا انصافی کیا ہوگی قم اور نجف سے طالب علمی کا شہریہ لیتے ہیں اور قوم سے پرنسپلی کی تنخواہ کیا اَب بھی عدالت مشکوک نہ ہے کیا اَب بھی آپ کی نمازیں دُرست نہ ہوں گی افسوس کی بات ہے جس ولایت علیؑ کے بغیر اللہ کسی عمل کرنے والے کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کرتا نہ نماز نہ روزہ نہ کوئی اور عبادت (فرمان معصومؑ) اُسی ولایت کو مبطل نماز کہہ رہے ہیں۔ یہ

دُشمنانِ آلِ رسولؑ سقیفہ کے پیروکاروں کے پیچھے نماز پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں لیکن ولایت کا اقرار کرنے والوں کے پیچھے ان کی نماز نہیں ہوتی حالانکہ وسائل الشیعہ میں امامؑ کا فرمان موجود ہے کہ سوائے اہلِ ولایت کے کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو حق تو یہ تھا اپنی نمازوں کی قضا پڑھتے مگر اُلٹا اہلِ ولایت کی نمازوں کو باطل کہا اَب تو الحمد اللہ پاکستان کے ہر شہر میں ولایت علیؑ در تشہد نماز پڑھی جا رہی ہے اور ایران کے بھی تمام مَراجع تحریر کر چکے ہیں اور لائق صد تحسین ہیں وہ علماء کرام جنہوں نے مقصرین کی پرواہ کئے بغیر اس کے وجوب کا فتویٰ صادر کیا جیسے علامہ غلام رضا باقری نجفی نے اپنی کتاب انوار الہدایہ صفحہ 345 پر تحریر فرمایا کہ شہادتین (دو گواہیوں) کے ساتھ ولایت علیؑ کی گواہی دینا واجب ہے اور یہ دو گواہیوں کے ساتھ لازم و ملزوم ہے۔ اِسی طرح آغا خوئی کا فتویٰ صراط النجاۃ جلد اوّل میں موجود ہے کہ اگر کوئی شخص اسے واجب سمجھ کر پڑھتا ہے یا مستحب یا نہ جانتے ہوئے کہ واجب ہے یا مستحب لیکن تشہد میں اِس کی گواہی دیتا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ صراط النجاۃ جلد اوّل۔ طبع قم۔ تالیف آغا خوئی اِسی طرح علامہ عباس قمر بنی ہاشم لکھتے ہیں کہ در تشہد نماز واجب است کہ انسان شہادت بولایت علی و اولادِ علیؑ بدھید۔ (شناختِ امیر المومنینؑ صفحہ 102) طبع ایران۔ علامہ قاضی سعید الرحمٰن علوی فرماتے ہیں جو پیشِ نماز ولایت کی گواہی نہ دے تو اُسے اپنی مسجد میں نہ رکھیں کیونکہ وہ بچوں کے عقیدے خراب کردے گا۔ علامہ نثار عباس جہادی اپنی کتاب اکمال الدین میں فرماتے ہیں ولایت علیؑ کی گواہی تشہد میں واجب ہے اِس کے بغیر جب رسول کی رسالت قبول نہیں تو مولویوں کی نمازیں کیسے قبول ہوں گی۔ علامہ اظہر عباس حیدری صاحب نے بھی تشہد میں علیؑ ولی اللہ کو واجب تحریر فرمایا ہے اور کم از کم چار معصوم اماموںؑ سے تشہد میں علیؑ ولی اللہ نقل کیا ہے اور 58 مجتہدین کے فتاویٰ تحریر کیے ہیں۔ مَیں نے خود نمازِ جعفریہ میں 92 حوالہ جات قرآن حدیث اور تفسیر

کے علاوہ علماء مجتہدین کے حوالہ جات تحریر کیے ہیں اور میرے اُستاد محترم علامہ سید فضل عباس نقوی جو کہ جامع صاحبُ الزمانؑ گلگشت کالونی ملتان کے پرنسپل ہیں آپ نے بھی اِک نایاب کتاب" شہادت ولایت علیؑ نا قابلِ تردید حقیقت "میں ولایت علیؑ در تشہد نماز واجب تحریر کیا اور استاذی المکرّم علامہ السید محب حسین نقوی نے ہمارا مشن میں شہادت ثالثہ کو تشہد نماز میں واجب تحریر کیا۔ اب بھی میرے سامنے مختلف علماء کرام کی 110 کتب پڑی ہیں جن میں تشہد میں شہادت ثالثہ موجود ہے۔ کسی نے ذکر، لکھا کسی نے سنت، کسی نے مستحب، کسی نے جزو تشہد کسی نے واجب و لازم لکھا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بحق محمدؐ و آلِ محمدؑ محترم ظہور خان صاحب کی اس تحقیق اور علمی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اِس کتاب میں محترم خان صاحب نے احکاماتِ دین کی مختصر مگر جامع وضاحت تحریر کی ہے تاکہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو یہ موجودہ وقت کی ایک اہم ضرورت تھی کہ جس کی تکمیل کے لئے امام زمانہؑ نے محترم خاں صاحب کا انتخاب کیا اور اُنہیں آپ تک ولایتِ علیؑ کی کتاب پہنچانے کی سعادتِ عظیم بخشی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ظہور خان صاحب کی توفیقات میں مزید اِضافہ فرمائے اور ہمارے آقا و مولا سرکارِ ولی العصر عجل اللہ فرجہ الشریف کا جلد ظہور فرمائے تاکہ مولا امیرِ کائناتِ علیؑ و اولادِ علیؑ کی ولایت کا اعلانِ عام ہو خانہ کعبہ کے محراب سے لیکر ہر مسجد منبر سے علیؑ ولی اللہ کی صدا آئے۔

العجل العجل یا منتقم آلِ محمدؑ العجل

دُعا گو۔۔۔

علامہ زوار محمد اکبر قریشی۔ فاضل قم

خطیب جامع مسجد و امام بارگاہ سجادیہ کوٹ چھٹہ ڈیرہ غازی خان

0302-8821214, # 0342-8894212

تقریظ

باوا سید قمر رضا بخاری سربراہ ماتمی سنگت غلامانِ سجاد میانوالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے چہاردہ معصومینؑ کے خالق کیلئے۔ جس نے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کو ولایت عطا فرما کر اپنے گھر کعبہ میں نازل فرمایا۔ درود سلام ہے۔ مقصدِ خلقت کائنات سرکار محمد مصطفیٰؐ اور اُنکی طیب و طاہر عترت پر۔ سلام ہو کربلا کے شہدا، خاندانِ تطہیر اور صالحین پر۔ کتاب مستطاب "شہادت ثالثہ در صلوٰۃ" پیارے بھائی ظہور اختر خان کی خاندانِ تطہیر سے مودّت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

روزِ اَلست جن اَرواح نے ولایت امیر المومنینؑ کو قبول کیا۔ بقول حضرت باقر العلوم علیہ السلام وہ خوش بخت ہیں۔ ظہور اختر خان بھی اُن خوش نصیب موالیوں میں سے ایک ہیں۔ زندگی کی پہلی ملاقات 1979ء میں گورنمنٹ ڈگری کالج میانوالی میں ہوئی۔ پہلی ہی ملاقات میں ولایت علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کا جو ہر انمول موتی ظہور اختر خان کی دِل کی دھڑکن سے نکل کہ زبان سے ظاہر ہو رہا تھا۔ انہی ملاقاتوں کے دوران ظہور اختر خان نے مجھے 20 سوالات لکھ کر دیئے جو کہ مجھے آج تک یاد ہیں۔ کہ ان سوالات کے جوابات چاہئیں۔ وہ سوالات ولایت امیر المومنینؑ کے حوالہ سے تھے۔ دِن گزرتے رہے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ مجالس سننے اور پڑھنے کا سلسلہ بڑھتا گیا کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید ظہور اختر خان عقائد کے حوالہ سے قمر رضا بخاری سے متاثر ہے۔ لیکن خدا گواہ

ہے۔خود مجھے عقائد میں پختگی اور مشن کی کاوشوں میں ظہور اختر خان کی ذات سے ڈھارس ملی۔

ولایت امیرالمومنینؑ اصولِ دین سے ہے۔اعلان ولایت پر بقول قرآن کریم دین کی تکمیل ہوئی۔ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی محنت کو سرٹیفکیٹ ملا نعمت ایسی مکمل ہوئی۔بغیر اعلانِ ولایت اللہ کے محبوب اور مقصدِ خلقتِ کائنات کی 23 سال کی محنت اور تبلیغ دین سے خالقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی نہیں۔

جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ معصومینؑ نے شہادت ثالثہ کو پڑھا ہے۔؟ تو ظہور اختر خان نے ثبوت کے طور پر ڈھیر لگا دیئے ہیں۔جب ہمارے لئے "لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اُسوہ حسنہ" کے مصداق نے اپنے والدین جیسی شخصیات کو اپنے مزارات سے اُٹھا کر اعلان ولایت کے لئے کہا ابھی تو خم غدیر کا واقعہ ہی نہ ہوا تھا۔

(منتھی الاعمال۔شیخ عباس قمی۔ترجمہ:احسن المقال،علامہ صفدر حسین نجفی جلد اوّل)

سرکارِ حسن مجتبیٰؑ اِس دار فانی سے رخصت ہوئے تو آخری الفاظ میں اللہ وحدہ لا شریک کی توحید سرکار مصطفیٰؐ کی نبوت اور امیرالمومنینؑ کی ولایت کی گواہی دی۔

(معالی السبطین)

حجتِ خدا۔محسن انبیاءؑ سرکار امام حسین علیہ السلام کے مایہ ناز مجاہد اور وکیل۔شہید کوفہ واقعۂ کربلا کے پہلے شہید حضرت امیر مسلمؑ نے مولا کی وکالت کرتے ہوئے عبیداللہ ابن زیاد کے دربار میں زنجیروں میں پابند ہوتے ہوئے۔سر پر لٹکتی تلوار وہاں کے سایہ میں سر اونچا کر کے توحید۔رسالت اور ولایت علی ابنِ ابی طالبؑ کی بہ آوازِ بلند گواہی دی۔(مقتل حسینؑ ابی مخنف جلد اوّل) مقتل کی ابتدائی اور مستند کتب میں سے ہے کبھی سوال ہوتا ہے۔قران سے ثبوت دو۔کبھی فرمانِ معصومؑ۔کتب اَربعہ کبھی کسی

عالم دین مجتہد کی توضیح المسائل کا حوالہ مانگا جاتا ہے۔تو اِس حو''. سے قرآن کی آیات۔ احادیث رسولؐ۔فرامین آئمہ اطہارؑ۔مذہب حقہ کی مستند کتب۔کتب اَربعہ۔اہل سنت کی مشہور کتب کے بے شمار حوالہ جات اِس کتاب میں موجود ہیں جب علماء دین اور مجتہدین کا سوال ہوتا ہے۔تو 30 مجتہدین کے فتاویٰ کی نقولات شامل کر کے اِس بات کو بھی تشنہ نہیں چھوڑا گیا۔

دِن رات کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔جو عشقِ ولایت میں سرشار ہونے کا ثبوت ہے سلام ہے اُن لوگوں کی محنتوں کو جنہوں نے مشکل ترین حالات میں پیغامِ حق ولایتِ امیر المومنینؑ کو ہمارے تک پہنچایا۔ 40 ہجری امیر المومنینؑ کی شہادت ہوئی اور 130 ہجری ہارون الرشید عباسی کے دور میں صرف 90 سال کے بعد حالت یہ تھی کہ قبرِ اَمیر المومنینؑ کی نشاندہی کرنا واجبُ القتل جرم تھا۔

نوے سالہ بزرگ ہارون الرشید عباسی سے کہتا ہے کہ سامنے موجود ٹیلے کی حقیقت بتاؤں تو مجھے قتل تو نہیں کیا جائے گا۔اِن حالات سے گزر کر مشنِ ولایت و عزاداری ہم تک پہنچانا معمولی کام نہ تھا۔جو یہ کہتے ہیں کہ دورِ معصومینؑ میں۔بانگ دہل پڑھا جاتا تھا۔اِن حالات میں کیسے ممکن تھا۔تقاریر کے ذریعے اور ملاقاتوں میں ولایت امیر المومنینؑ بیان کرنا بلا شبہ جہاد اور ثواب عظیم ہے۔لیکن تحریر کی شکل میں آنے والی نسلوں تک اس مقدس مشن اور پیغام کو پہنچانا ایک ضروری عمل ہے۔جس کو ادا کرنے کی سعادت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور اختر خان کو نصیب ہوئی ہے۔جو آئندہ نسلوں کی راہنمائی کرتی رہے گی۔انشااللہ۔

ظہور اختر خان نے خالصتاً سنتِ محبوب کبریاؐ اور سنتِ معصومین پر عمل کیا ہے۔ عبداللہ ابن مسعود کو سرکارِ رسالت نے فرمایا۔جس طرح علی ابن طالبؑ پر میری رسالت کا

اِقرار اللہ کی طرف سے واجب ہے اُسی طرح مجھ ذاتِ مصطفےٰ پر ولایت امیر المومنینؑ کا اِقرار واجب ہے ۔اور صادقِ آلِ محمدؑ کا فرمان ہے کہ مجھے اولادِ علیؑ ہونے سے زیادہ ولایت علی علیہ السلام پر قائم ہونے پر فخر ہے۔ کیونکہ اولادِ علی علیہ السلام ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف مجھ پر انعام ہے اور ولایت علیؑ کا اقرار اللہ کی طرف سے مجھ پر واجب ہے۔ یعنی اس اقرار کا اظہار و تبلیغ سنتِ مصطفیٰؐ سنتِ آئمہ معصومینؑ ہے۔

خداوند کریم ظہور اختر خان کی اس عظیم محنت کو قبول فرمائے۔

ذاتِ مصطفیٰؐ ۔ذاتِ امیر المومنینؑ ۔(چہاردہ معصومینؑ) بالخصوص سرکارِ حجتؑ کے حضور اِس کاوش کو شرفِ قبولیت نصیب ہو۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ظہور اختر خان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور دیگر کتب عزاداری مظلوم کربلا اور حُرمت سادات سے جو تحریر کرنے کا اِرادہ رکھتے ہیں اُن میں کامیاب فرمائے ۔اجرِ عظیم عطا فرمائے ۔عمرِ دراز عطا فرمائے ۔اور عون عباس خان کو باپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔(آمین)

دُعا گو: سید قمر رضا بخاری علووالی (میانوالی)

ابتدائیہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہے وقت اَب بھی کر لے ولائے علیؑ قبول
شاید تیری یہ سانس کہیں آخری نہ ہو

حمد و ثنا ہے اُس خدائے لم یزل بزرگ و برتر عز و جل کی جس نے اپنی قدرت کاملہ سے کائنات کو خلق فرمایا اور انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ درود و سلام ہے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے جو تخلیق کائنات کا سبب بنے۔

قرآن سے لیکر فرمان معصومؑ اور اخبار سے لیکر تفسیر تک نیز کُتب اربعہ سے لیکر نہج البلاغہ تک یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کی مودت و معرفت تحقیق سے زیادہ توفیق کی مرہونِ منت ہے۔ جیسا کہ باب **مدینتہ العلم** نے نہج البلاغہ میں فرمایا۔

لیس العلم بکثرة التعلم العلم نور یقذفه الله فی قلب من یشاء۔ (حضرت علیؑ۔ نہج البلاغہ)

ترجمہ۔ علم زیادہ پڑھنے سے نہیں آتا علم ایک نور ہے اللہ تعالیٰ جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔

بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ایک روز رو کھڑی بعد از اختتام مجلس عزاء قبلہ سید امیر عباس نقوی خطیب توت پنڈی کیمپ نے فرمایا کہ ظہور عباس خان آپ کے پاس کتب کا کافی ذخیرہ ہے کچھ وقت نکال کر ولایت علیؑ اور یا علیؑ مدد پر ایک کتاب لکھنی چاہیے۔ مَیں نے عرض کی قبلہ مَیں حاضر ہوں آپ یہ کام کریں مَیں کُتب اور حوالہ جات آپ کو فراہم کروں گا شومیٔ قسمت قبلہ سید امیر عباس نقوی کی یہ خواہش اچانک بیماری کے لاحق ہونے کیوجہ سے پوری نہ ہو سکی اور وہ ہمیں ہمیشہ کے لئے داغِ مفارقت دے گئے۔

خدائے لم یزل بحق محمدؐ و آلِ محمدؐ قبلہ سید امیر عباس نقوی کو سایہ لوائے حمد نصیب فرمائے اور اُن کے فرزند سید مرید عمران نقوی کو اپنے والدِ محترم کے نقشِ قدم پر چلنے اور اُن کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب جبکہ قبلہ سید قمر رضا بخاری کے بار بار حکم سے سرکار امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خاص تائید سے بندۂ ناچیز نے اِس کام کا آغاز شروع کر ہی دیا ہے تو یقیناً چودہ معصومینؑ اپنے اِس حقیر کی نصرت فرمائیں گے۔

کتاب کنزالاعمال حدیث نمبر 28,951 جو شخص مجھ سے ایک علمی بات یا میری ایک حدیث تحریر کرے گا تو جب تک وہ علم اور حدیث باقی رہیں گے اُس کے لئے اَجر لکھا جاتا رہے گا۔

کتاب بحارالانوار جلد نمبر ا صفحہ نمبر 198 فرمانِ صادقِ آلِ محمدؐ ہے کہ جب کوئی مومن مَر جائے اور ترکہ میں کوئی ایسا کاغذ چھوڑ جائے جس پر علمی بات تحریر ہو تو بروز قیامت وہی کاغذ اِس کے اور جہنم کے درمیان پردے کا کام دے گا خداوندِ کریم اُسے اُس کاغذ پر لکھے ہوئے ہر ایک حرف کے بدلے بہشت میں ایک گھر عطا فرمائے گا جس کی وسعت اِس دُنیا سے سات گناہ زیادہ ہوگی۔

کتاب عوالم العلوم جلد 3 صفحہ نمبر 294 طبع ایران۔

عالم کے لئے بہترین علم روزِ آخرت کے لئے یہ ہے کہ وہ ہمارے محب مومن کو دشمن خدا اور رسول ناصبی سے بچالے ایسے عالم کو فرشتے روزِ محشر اپنے پروں پر اُٹھا کر کہیں گے مرحبا مرحبا تیرے لئے خوشخبری ہے کہ تو نے ایک نیک اور سادہ لوح مومن کو کتوں سے بچالیا۔

اِنہی حقائق اور احکامات کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کیا کہ درج ذیل موضوعات پر قلم اُٹھائی جائے۔

(1) ولایت علیؑ شہادتِ ثالثہ

(2) عظمتِ سادات

(3) یا علیؑ مدد

(4) عزاداریِ امام حسینؑ و ماتم امام حسین علیہ السلام

(5) معجزہ اور محمدؐ و آلِ محمدؐ

اِس وقت تحقیقِ حق کی جلد نمبر 1، عنوان شہادت ثالثہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ضروری گذارش

خالقِ کائنات اپنی بے عیب کتاب قرآن مجید میں اِرشاد فرماتا ہے کہ سُورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱۵

ولا تزر وازرۃ وزر اخری۔

ترجمہ:۔اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا (نفس) دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھاتا۔

ہر اِنسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم سے نوازا اور عبادت فرض بھی عاقل و بالغ پر کی تا کہ بالغ و عاقل اپنی عقل سے حکم خُدا کے مطابق دین میں تدبر اور سمجھ بوجھ حاصل کرنے کے بعد خالقِ حقیقی کی عبادت کرے۔

عبادت کیا ہے

عبادت فی لغت اطاعت و اطاعتہ فی لغت عبادت۔

عبادت کے معنی لغت میں اطاعت کے ہیں اور اطاعت کے معنی لغت میں عبادت کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے خلق فرمایا۔اور قرآن مجید میں خلقت پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا سورت الذریات آیت نمبر 56۔

ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

"میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اور صرف عبادت کے لئے خلق کیا۔"

عبادت

علما کا اتفاق ہے کہ اپنی چاہت کو انسان ترک کر کے جب اللہ کی چاہت کے مطابق زندگی گزارے تو اسے عبادت کہتے ہیں۔

عبادت کی شرائط

عبادت کی صرف ایک ہی شرط ہے کہ جب تک عابد کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا خالق ومعبود کون ہے تو وہ عبادت کو انجام دینے کی اہلیت نہیں رکھ سکتا لہذا سب سے پہلا فریضہ یہ ہے کہ ہر عابد بلکہ ہر انسان اپنے ربِ حقیقی کی معرفت حاصل کرے۔

عِلم اور معرفت میں فرق

العلم ادراک حقیقته الشی۔

ترجمہ: عِلم کے معنی ہیں کہ کسی چیز کی حقیقت کو جاننا اور معرفت **المعرفته ادراک حقیقته الشی باٰثارہ**۔ معرفت کا مطلب ہے کسی چیز کی حقیقت کو اُس کے اسباب (نشانیوں) سے جاننا کسی اثر کی وجہ سے حقیقت کا عِلم حاصل کرنا۔ اَب اِنسان میں اِتنی اہلیت کہاں کہ وہ اپنے رَبّ کی معرفت کلی حاصل کر سکے۔

ربِ ذوالجلال کی کُنہ حقیقت تک کُنہ رسائی ممکن بھی نہیں۔

علامہ محمد باقر مجلسیؒ اپنے رسالہ اعتقادلیسلیہ میں رقم طراز ہیں کہ **وان لا یمکن الوصول الی کنه ذاته او صفاته** ۔خدائے لم یزل وبزرگ وبرتر کی ذات اور صفات کی اصل حقیقت تک رسائی ممکن ہی نہیں ہے۔ بلکہ رسالہ اعتقادیہ میں علامہ شیخ بہائیؒ لکھتے ہیں **وان کنه ذاته مما لا تصل الیه العقول و**

الا فکارہ۔ خداوند عالم کی کنہ ذات تک عقول وافکار کی رسائی نہیں ہو سکتی۔

قرآن مجید میں ارشاد ربُ العزت ہے کہ **لا یحیطون بہ علماً**۔ لوگ خداوند کریم کی کنہ ذات کا احاطہ علمی نہیں کر سکتے۔

سرکار محمد مصطفیٰؐ وما ینطق کے مصداق نبی فرماتے ہیں کہ **ان اللّٰہ احتجب عن العقول کما احتجب عن الا بصار و ان الملا الا علی یطلبونہ کما تطلبون**۔ اللہ تعالیٰ کی ذات عقل وفہم سے اِس طرح بلند اور پوشیدہ ہے جسطرح آنکھوں سے مخفی ہے اور عالم بالا کی مخلوق بھی اُسے اُسی طرح تلاش کرتی ہے جس طرح تم اُسے تلاش کرتے ہو۔

سرکار حضرت امام محمد باقرؑ کتاب شرح اصول کافی میں ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

ان کل ما تصورہ احد فی عقلہ او وھمہ او خیالہ فا اللّٰہ سبحانہ غیرہ و ورائہ لا نہ مخلوق و المخلوق لا یکون من صفات الخالق۔

ترجمہ:۔ جو شخص اپنے عقل وفہم یا خیال میں خدا کی ذات کا کوئی خیالی تصور قائم کرے تو اُسے سمجھ لینا چاہیے کہ خدا اُس کے علاوہ کچھ اور ہے کیونکہ جو کچھ اُس کے ذہن میں آجائے وہ اس کے ذہن کی مخلوق ہے مگر خدا خالق ہے مخلوق نہیں ہے۔

معرفت خداوندی حاصل کرنے سے مُراد یہ ہے کہ طاقت بشری کے مطابق اُس کی صفات وکمالات پر اِطلاع حاصل کی جائے لیکن جہاں تک اُس کی اصل ذات کی حقیقت معلوم کرنے کا تعلق ہے اس میں غیر تو غیر خود ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلینؑ بھی اس کا دعویٰ نہیں کر سکتے خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہم خدائے ذوالجلال کی معرفت کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

اَب ذرا غور کیجئے کہ ہم سب کی خلقت کا مقصد صرف اور صرف عبادت ہے **و ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون** ۔عبادت معرفت خداوندی کے بغیر ہو نہیں سکتی۔تو ہم کیا کریں۔

قرآن مجید کا واضح حکم ہے کہ

فسلوا اھل الذکر ہ۔سوال کرنا ہے تو اہل ذکر سے کرو۔

آؤ مل کر اہلِ ذکر تلاش کرتے ہیں۔تفاسیر آئمہ سے لیکر اہلسنت والجماعت کی تفاسیر تک ہر کسی نے آلِ محمدؐ کو ہی اہل ذکر لکھا ہے۔

جب ہم اہلِ ذکر کی طرف رجوع کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ **و ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون**۔کا مطلب ہی معرفت حاصل کرنا ہے۔

<u>حوالہ جات</u>

(1)۔تفسیر البرہان جلد2 صفحہ نمبر52

(2)۔اصول کافی کتاب التوحید جلد نمبر1 صفحہ نمبر196

(3)۔تفسیر عیاشی جلد نمبر2 صفحہ نمبر42

(4)۔بحارالانوار جلد نمبر19 صفحہ نمبر63

(5)۔تفسیر الصافی جلد نمبر1 صفحہ نمبر628

(6)۔تفسیر مراۃ الانوار صفحہ نمبر22

محمد بن یعقوب عن الحسین بن محمد الا شعری و محمد بن یحیٰ جمیعاً عن احمد بن محمد بن یعسی عن اسحق عن سعدان بن سلم عن معاویہ بن عمار عن ابی عبد اللّٰہ فی قول اللّٰہ عزوجل۔

و للّٰہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا قال نحن و اللّٰہ الاسماء الحسنیٰ التی لا یقبل اللّٰہ من العباد الا بمعرفتنا ہ ۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خداوند کا قرآن مجید کریم میں ارشاد ہے اور اللہ کیلئے ہیں اسماء الحسنیٰ (خوبصورت نام) اللہ کو بُلانا ہو تو اُن کے ذریعے پکارو اللہ کی قسم ہم اسماء الحسنیٰ ہیں۔ ہماری معرفت کے بغیر اللہ کسی کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا۔

کتاب بحارالانوار میں حضرت امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا۔

بنا عرف اللّٰہ و بنا وحد اللّٰہ و بنا عبد اللّٰہ ۔

ہمارے ہی ذریعہ سے خدا کی معرفت ہوئی ہمارے ہی ذریعہ خدا کی توحید بیان ہوئی اور ہمارے ہی ذریعہ خدا کی عبادت عام ہوئی ۔

نتیجہ

خداوند عالم نے (و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبد ون) انسانوں کو فقط معرفتِ معصومینؑ کے لئے خلق فرمایا ہے۔

اگر ہمیں اِن ہستیوں یعنی آلِ محمدؐ کی کما حقہ معرفت ہے تو پھر ہمارا ہر عمل بارگاہِ خداوندی میں قابلِ قبول ہے بصورت دیگر سب اعمال رائیگاں ہیں۔

اِس دعوت فکر کیساتھ گذارش عبد علیؑ اختتام کو پہنچی ہے کہ غور کرو، تدبیر حاصل کرو اہل ذکر سے پوچھو۔

(1) کتاب جواہرالسنیہ شیخ حر عاملی صفحہ 524

(2) کواکب مضیئہ محمد حسین ڈھکو صفحہ (حدیث قدسیہ) 480

(3) کشف الیقین علامہ حلی صفحہ 82

(4) تفسیر کشاف

(5) انوار القرآن سید راحت حسین سہارنپوری

(6) المشارق الانوار الیقین حافظ رجب علی البسری صفحہ اردو 152 عربی صفحہ 145

(7) کوکب دُری، صالح محمد کشفی حنفی صفحہ 163

(8) درج بالا کتب کے علاوہ اکمال الدین بولایۃ امیر المومنینؑ الطوبی سید ابو محمد نقوی۔ تفسیر ھدی للمتقین وغیرہ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

حدیث قدسی

عن الرب العلی انه قال لا د خلن الجنته من اطاع علیا و ان عصانی و لا د خلن النار من عصاه و ان اطاعنی -

ترجمہ:۔ مَیں اُسے جنت میں داخل کروں گا جو علیؑ کا اطاعت گزار ہو۔ میرا چاہے گنہگار ہی کیوں نہ ہو۔ اور مَیں جہنم میں داخل کروں گا اُسکو جو میرا چاہے اطاعت گذار ہو لیکن علیؑ کا دُشمن ہو۔

کتاب القطرہ 1 جلد صفحہ 165

حضرت ابن عباس رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں۔

لا یعذب الله هذ الخلق الا بذنوب العلماء الذین یکتمون الحق من فضل علی و عترته -

ترجمہ:۔ خداوند تعالیٰ مخلوق پر عذاب اُن علماء کے گناہوں کی وجہ سے نازل کرتا ہے جو علیؑ اور اولادِ علیؑ کے فضائل کو چُھپاتے ہیں۔

کتاب ثواب الاعمال وعقاب الاعمال۔ شیخ صدوق (طبع ایران) صفحہ نمبر

453 حدیث نمبر 17۔

فرمانِ امام محمد باقر علیہ السلام۔

یقــول ان عـدو علی لا یخرج من الدنیا حتی یجرع جـرعتـه من الجهیم وقال سواء علی من خالف هـذا الامر صلی اوزنی۔

جونہی دُشمن علیؑ دُنیا سے جاتا ہے تو اُسے جہنم کے کھولتے ہوئے پانی کا گھونٹ پلایا جاتا ہے۔

دُشمن علیؑ کے لئے فرق نہیں ہے کہ وہ نماز پڑھے یا زِنا کرے۔

منکرانِ ولایت کی طرف سے اعتراضات

ولایت علیؑ کی گواہی۔ تشہدِ نماز میں چودھویں صدی کے چند شر پسند عناصر کی اختراع ہے اِس کا کہیں کوئی وجود نہیں۔

اہلِ عقل کو دعوتِ فکر

کسی بھی اِسلامی دینی مسئلہ کو سمجھنے کے لیے کیا یہی چند اُصول نہیں ہیں۔

(1) قرآن مجید سے تلاش کیا جائے کہ اللہ کی بے عیب کتاب کا دعویٰ ہے

ولا رطـب ولا یابس الا فی کتاب مبیـن۔

(2) حدیث قدسی ہو۔

(3) حدیث رسولؐ میں ہو۔

(4) مذاہب کی بنیادی کتابیں مثلاً اہلسنت کے لیے صحاح ستہ اور شیعہ اثنا عشری کے لیے کتب اربعہ۔

(5) آئمہ جو بھی جس فقہ مذہب کے ہیں ان کا حکم تلاش کیا جائے۔

(6) فقہ کی کتابوں میں یعنی شیعہ اثنا عشریہ کے لیے توضیح المسائل۔ مجتہدین کے رسائل۔ اخبار اور مسائل کی کتابوں میں ہو۔

ضروری بات

فیصلہ آپ کے ہاتھوں آپ کا اپنا یا کتاب کے مصنف پر اعتراض کر کے اُسے مذاہب کا حصہ نہ مانو یا اگر مصنف کتاب آپ کے مذاہب کا ستون اور راہنما ہے تو اُسکی بات مانو۔

قرآن اور ولایت علیؑ

آیت نمبر۔1۔

فاذن موذن بینھم ان لعنتہ اللہ علی الظلمین۔ ا لذین یصدون عن سبیل اللہ و یبغونھا عوجا و ھم با لاخرۃ کفرون ۔(سورہ اعراف آیت ۴۵۔۴۴)

ترجمہ:۔

ایک ندا کرنے والا اُن کے درمیان میں یہ ندا کرے گا کہ خدا کی لعنت ہو ظالموں پر (ایسے ظالم) جو لوگوں کو خدا کے راستے سے روکتے ہیں اور (اُن کے دلوں میں شبہات ڈال کراس (راستے) کو ٹیڑھا دکھلاتے ہیں اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔

تفسیر نمونہ جلد 6 صفحہ نمبر 161 تا 162 جن علماء مجتہدین نے یہ تفسیر لکھی۔

(1) حجتہ الاسلام والمسلمین آقائے محمد رضا آشتیانی

(2) حجتہ الاسلام والمسلمین آقائی محمد جعفر امامی

(3) حجتہ الاسلام والمسلمین آقائی داؤد الہامی

(4) حجتہ الاسلام والمسلمین آقائی اسد اللہ ایمانی

(5) حجتہ الاسلام والمسلمین آقائی عبدالرسول حسنی

(6) حجتہ الاسلام والمسلمین آقائی سید حسن شجاعی

(7) حجتہ الاسلام والمسلمین آقائی سید نور اللہ طباطبائی

(8) حجۃ الاسلام والمسلمین آقائی محمود عبداللہی

(9) حجۃ الاسلام والمسلمین آقائی محسن قرائتی

(10) حجۃ الاسلام والمسلمین آقائی محمد محمدی

(11) اُستادِ محقق آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی۔

تفسیر

یہ ندا کرنے والا کون ہے

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ موذن (ندا کرنے والا) جو اس طرح سے ندا کرے گا کہ اس کی آواز سب اہل محشر سن لیں گے اور اِس طرح تمام اہل محشر پر اس کا تفوق و برتری ظاہر ہوگی۔

کون ہے۔

آیت سے تو کچھ نہیں کھلتا لیکن اسلامی روایات میں مذکورہ آیت کی تفسیر میں زیادہ یہ وارد ہوا ہے کہ اِس سے مراد حضرت امیر المومنینؑ ہیں۔

چنانچہ ابوالقاسم حسکانی جو اہلِ سنت کے علماء میں سے ہیں اپنی سند کے ساتھ محمد حنفیہ سے اور وہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نیز اسی طرح اپنی سند سے ابنِ عباس سے نقل کرتے ہیں۔

قرآن میں حضرت علی علیہ السلام کے کچھ نام ہیں جن کو لوگ نہیں جانتے اُن میں سے ایک نام آپ کا موذن بھی ہے جو اس آیت '**فاذن موذن بینھم**' میں آیا ہے علی علیہ السلام ہیں جو یہ ندا کریں گے اور کہیں گے۔

الا لعنتہ اللّٰہ علی الذین کذبوا بولایتی وا ستخفوا بحقی۔

اللہ کی لعنت ہو اُن لوگوں پر جنھوں نے میری ولایت کو جھٹلایا اور میرے حق کو سبک سمجھا۔ (تفسیر البیان میں بھی ایسی ہی تفسیر ہے)

شیعہ طریقوں سے بھی اِس بارے میں متعدد حدیثیں وارد ہوئی ہیں جیسا کہ جناب صدوقؒ نے اپنی سند کے ساتھ امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جنگ نہروان سے واپسی کے موقع پر حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ایک خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا۔

''وہ دُنیا و آخرت میں ندا کرنے والا مَیں ہوں جس کا خدا نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے کہ **فاذن موذن بینھم ان لعنتہ اللّٰہ علی الظالمین** ۔مَیں وہ روزِ قیامت کا مؤذن ہوں نیز اللہ نے فرمایا ہے **واذن من اللّٰہ و رسولہ** ۔حج کے موقع پر ندا اللہ اور اس کے رسولؐ کیطرف سے ہر ایک کے کان میں پہنچ جائے یہ ندا کرنے والا بھی میرے علاوہ کوئی دوسرا نہ تھا۔

۲

من کتاب البرھان فی تفسیر القرآن العلامتہ السقہ السید ھاھشم بن السید سیلمان بن سید اسماعیل بن سید عبد الجواد العیسی البحرانی (1107ء) صفحہ نمبر 17، جلد نمبر 2 کتاب وسائل شیعہ شیخ حر عاملی۔ ترجمہ مسائل شیعہ محمد حسین ڈھکو۔ (سرگودھا)

سعد بن ابی سعید البلخی بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اِمام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ ہر نماز کے وقت جب یہ منکر لوگ پڑھتے ہیں تو رحمت کی بجائے ان پر

خدا کی لعنت نازل ہوتی ہے میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں ایسا کیوں ہے فرمایا اس لئے کہ یہ لوگ ہمارے حق کا انکار کرتے ہیں اور ہمیں جھٹلاتے ہیں۔

ابن بابویه قال حدثنا ا لوا لعباس محمد بن ا براهیم بن ا سحق الطا لقا نی قا ل حد ثنا عبد العز یز بن یعیسی با لبصره قال حد ثنی المغیرة بن محمد قال حد ثنا زجاء بن سلمه عن عمرو بن شمر عن جا بر العجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی صلوات الله علیه قال خطب امیر المو منین علی بن ابی طالبؑ با لکو فته منصر فه من النهروان و بلغه ان معو یته یسبه و یعیبه و یقتل ا معابه فقام خطیب و ذکرا لغطیعه الی ان قالؑ فیها و انا الموذن فی ا لد نیا و الا خرة قا ل الله عزوجل فا ذ ن مؤذ ن بینهم ان لعنته الله علی الظالمین ان اذ لک الموذن و قا ل و ا ذ ا ن من الله و رسوله و انا ذالک الاذا ن.

۲۔ ا لعیاشی عن محمد بن العفیل عن ابی الحسن الرضاؑ فی قوله فاذن موذ ن بینهم ان لعنته الله علی الظالمین قا ل الموذ ن امیرالمومنین.

۳۔ الطبرسی قال روی الحاکم ابو القاسم العسکانی باستادہ عن محمد بن الحفیتہ عن علیؑ انہ قال انا ذالک الموذن و قال و باسنا و عز ابی صالح عن ابن عباس انہ قال لعلی فی کتاب اللّٰہ اسمہ لا یعر فیھا الناس قولہ فاذن موذن بینھم یقول الا لعنتہ اللّٰہ علی الذین کذبو بولایتی و مستخفو ابحقی ۔

(کتب مزید۔ تفسیر صافی صفحہ 239 جلد نمبر 3 ۔ محمد بن مرتضٰی المعروف بہ مُلا فیض کاشانی)

تفسیر نور الثقلین محدث جلیل العلامتہ الخبیر شیخ عبد علی الجویزی جلد ۳ صفحہ نمبر ۳۷۵

قرآن مجید۔ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی صفحہ ۳۴۴۔

سورۃ اعراف آیت ۴۵۔

الذین یصدون عن سبیل اللّٰہ و یبتغونھا عوجاہ و ھم بالاخرۃ کفرون۔

ترجمہ:۔ وہ لوگ (ظالم) جو لوگوں کو سبیل (خدا کے راستے سے) روکتے ہیں اور راستے کو ٹیڑھا دکھاتے ہیں اور آخرت کے وہ منکر ہیں۔

تشریح

آیاتِ قرآنی کا اگر تسلسل سے مُطالعہ کی جائے تو کچھ یوں ہیں ۔ کہ بہشت

والے دوزخ والوں سے کہیں گے کہ ہم نے اُس وعدہ کو حق پایا جو اللہ تعالیٰ نے ہم سے کیا تھا تو اِس اَثنا میں ندا آئے گی۔ کہ خدا کی لعنت ہو ظالموں پر جو لوگوں کو راہ راست سے (اللہ کی سبیل) روکتے تھے اور اپنی جبلیغات سے لوگوں کے عقائد کی جڑوں کو کمزور کر کر کے اُنکے دلوں میں شک وشبہ ڈالتے تھے۔

اَب جبکہ شیخ صدوق سے لیکر ابن عباس تک تفسیر نمونہ سے لیکر تفسیر البرھان۔ صافی۔ کافی۔ مجمع البیان۔ فرات۔ صافی اور معانی الاخبار تک ہر کسی نے یہی کہا کہ نِدا کرنے والا علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوگا اور بحکم خُدا ندا یہ کرے گا کہ کیا تم نے بھی حق پایا اُس وعدہ کو جو اللہ تعالیٰ نے تم سے کیا تھا۔ تو اسی اثنا میں ندا آئے گی۔

اللہ کی لعنت ہو اُس ظالم پر جس نے مجھ علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کی وِلایت کا اِنکار کیا ہے (جُھٹلایا ہے) اور میرے حق کو شک سمجھا۔"

اُن کی نشانی کیا ہے کہ وہ دُنیا میں لوگوں کو اللہ کی سبیل سے روکتے راستے کو ٹیڑھا کرتے صراطِ مستقیم کی بجائے لوگوں کو اللہ کی سبیل سے دُور کرتے۔

تفسیر قمی جلد ۲۔ صادق آلِ محمدؑ

انما السبیل ھو علیؑ و لا یسطیعون الی وِلاته علیؑ۔

یعنی سبیل نام ہی علیؑ کا ہے (رسول اللہ کو اذیت پہنچانے والوں سے سبیل چھین لی جاتی ہے)

تفسیر البرھان سید ھاشم الحسینی البحرانی مقدمہ تفسیر مرآۃ الانوار، مشکوۃ الاسرار طبع ایران قم۔ صفحہ نمبر ۱۸۵

(1)۔ عن الباقرؑ فی قوله تعالیٰ ہ وصدوا عن سبیل الله قال عن ولایته علیؑ.

ترجمہ: حضرت امام محمد باقرؑ کہ اللہ کا قول جو اللہ کی سبیل سے روکے فرمایا مُراد علیؑ کی ولایت سے روکے۔

(2)۔ وفی تفسیر العیاشی عن جابر عن الباقرؑ فی قوله تعالیٰ و لئن قتلتم فی سبیل الله او متم الا یته قال سبیل الله علیؑ و ذریته فمن قتل فی سیلسم و فی ولا یتسم قتل فی سبیل الله و من مات فی ولا یتهم مات فی سبیل الله و فی کتاب الواحدۃ عن طارق بن شهاب قال علیؑ الائمه من آل محمد السبیل الی الله و السبیل ہ.

تفسیر عیاشی میں جابر بن عبداللہ امام باقرؑ سے روایت کی کہ آیت اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کیے جاؤ یا مارے جاؤ فرمایا سبیل سے مُراد علیؑ اور اولادِ علیؑ ہے۔بس جو بھی اُن کی سبیل اور ولایت میں قتل ہوا۔وہ اللہ کی راہ میں قتل ہوا اور جو اُن کی ولایت میں مَرا وہ اللہ کی راہ میں مَرا۔طارق بن شہاب نے کہا کہ علیؑ نے فرمایا کہ آلِ محمدؐ اللہ کی طرف سے سبیل ہیں اور اللہ کی طرف سبیل ہیں۔

(3)۔ وفی تفسیر العیاشی عن الباقر ان الائمته هم

السبیل الا قو م .

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ نے فرمایا کہ آئمہ قوی (طاقت ور) سبیل ہیں۔

(4)۔ و فی خطبته اللؤ لؤة لعلیؑ ا ن الا ئمته هم سبیل الرشاد و هائی فی المثل ما یدل علی انهم سبیل الهدی و فی بعض الزیارات انتم السبیل الاعظم و السبیل الوا ضحه .

خطبہ لولو میں علی علیہ السلام نے فرمایا کہ آئمہ ہدایت کی سبیل یہ بات دلیل ہے کہ یہ سبیل اعظم ہے اور کھلی سبیل ہیں۔

(5)۔ و عن ابی بصیر عن الباقرؑ فی قوله تعالیٰ و لا تتبعوا السبیل فتفرق بکم عن سبیله قا ل ان الا ئمه هم سبیل ا للّٰه و صراطه فمن آبا هم سلک السبیل .

آئمہ اللہ کی سبیل ہیں اور اسکی صراط ہیں۔ کسی اور سبیل کی پیروی نہ کرو اور نہ ہی کسی اور راستے کا جس نے سبیل کا انکار کیا۔

(6)۔ و فی کتاب المناقب عن الباقرؑ قا ل فیا قوله تعالیٰ ان الذ ین کفر و ا و صدا عن سبیل اللّٰه الا ته هم بنو ا امیته الذ ین صد و ا عن و لایته علیؑ .

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کے قول ان الـــذ یـن کـــفرو راد صداد عن سبیله ۔ سے مُراد منکران ولایت علیؑ ہیں جنہوں سے لوگوں کو ولایت علیؑ سے روکا۔

(7)۔ و فـی تفسیر العیاشی عنه البا قرؑ فی قو له تعالیٰ و یقـو لو ن للذ ین کفر و ا قال یعنی لائمته الضلا ل و الـدعـلة الـی الـنـار هو لا اهدی مـن الذ ین آمنوا سبیله. یعنی من آلِ محمد و او لیا ئهم الغبره .

ترجمہ:۔ تفسیر عیاشی میں امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کے قول یقولون للذ ین کفرو سے مُراد گمراہ آئمہ ہیں جو لوگوں کو جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور وہ اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ وہ ہم آئمہ ہیں۔

سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۳۸۔

و ز یـن لهـم الشیـطـان اعـمـا لهم فصد هم عن السبیل و کا نو مستبصرین .

شیطان نے ان کے اعمال سجا کر ان کے سامنے پیش کر دیئے انہیں سبیل سے (ولایت علیؑ) سے دھوکا دے دیا حالانکہ وہ صاحبان بصیرت تھے۔

سورہ ھود آیت نمبر ۳۔

ا نا هـد ینه ا لسبیل اما شا کرا و را ما کفو را ۝.

ہم نے سبیل (ولایت علیؑ) کی ہدایت کردی اب چاہے شاکر بنو یا کافر بنو۔

اللہ تعالیٰ یہ فرمارہا ہے کہ بقول امام محمد باقرؑ " سبیل علیؑ کی ولایت ہے تو ترجمہ و تشریح یوں ہوگی۔

ہم نے آپکو ولایت علیؑ کی ہدایت کردی آپ کی مرضی ہے کہ آپ علیؑ کی ولایت کی گواہی دل سے دے کر اللہ کا شکر عطا کریں اِس نعمت عظمیٰ پر یا پھر اِنکار کر کے کافر ہو جائیں اور شیطان کی مان کر اپنے اعمال کو سجا کر ماتھوں پر محرابیں بنا کہ لوگوں کو سبیل سے یعنی ولایت علیؑ سے روکو باوجود اِس کے کہ آپ جانتے ہیں علیؑ کی ولایت کو مگر پھر بھی **عاملتہ ناصبہ تصلیٰ ناراحامیہ** کی تفسیر بنکر اوندھے مُنہ جہنم جانا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی۔

نتیجہ

درج بالا آیات سے یہ بات بالکل روزِ روش کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ سبیل اللہ سے مراد علیؑ اور آئمہ طاہرینؑ ہیں اور وہ جنھوں نے لوگوں کو ولایت علیؑ سے رُوکا اور قرآن نے اللہ کی سبیل (علیؑ اور اولادِ علیؑ) سے روکنے والوں کو اور رُکنے والوں کو کافر کہا۔ آخرت پر ایمان نہ لانے والے۔ خسارے والے کہا ہے ذرا سوچیئے تو سورہ توبہ کی آیت نمبر ۹۔

اشتروا بایت اللّٰہ ثمناً قلیلا فصدوا عن سبیلہ انھم سآءَ مَا کانوا یعلمون ٥.

ترجمہ:۔ لوگوں نے اللہ کی نشانیوں (آیات) کو کم قیمت سے بدل ڈالا اور اللہ کی سبیل سے لوگوں کو روکتے ہیں وہ جو بھی عمل کرتے ہیں وہ گناہ ہیں۔ (سورہ ہود آیت

(21تا18

بامحاورہ ترجمہ یوں ہوگا، تفسیر ھدی المتقین صفحہ 288

ترجمہ:۔ خبردار اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر جو اللہ کی سبیل سے روکتے ہیں اور اُسے ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں۔ سبیل علیؑ ہیں علیؑ کی ولایت ہے۔

تفسیر صافی سے لے کر تفسیر عسکری تک آیتُ الکبریٰ علیؑ ہے۔

سبیل ولایت علیؑ ہے۔

• اپنے آپ کو محب آلِ محمدؐ کہنے والو ذرا غور تو کرو کہیں یہ تو نہیں کہ اللہ فرما رہا ہو کہ جو لوگ علیؑ اور اولادِ علیؑ کی بجائے کسی اور کی پیروی کرتے ہیں حُجتِ علیؑ اور آئمہؑ طاہرین کی بجائے کسی اور کو مانتے ہیں اور آلِ محمدؐ کی بجائے کسی اور کو حجت مان کر لوگوں کو ولایت علیؑ سے روک رہے ہیں اگر ایسا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے اعمال وہ جو بھی کرتے ہیں ولایتِ علیؑ کے بغیر وہ گناہ ہیں کیونکہ جملہ اعمال میں ولایت علیؑ کی گواہی واجب ہے بلکہ لازمی ہے۔

کتاب الطوبیٰ سید ابو محمد نقوی۔ کتاب کشف الاحکام سید باقر نثار زیدی اور کتاب تنویر الایمان حضرت محمد بن یعقوب کلینیؒ فرماتے ہیں۔

لا تتم اذانکم و لا آقامتکم و لا صلوٰتکم و لا صومکم و لا حجکم و لا زکوٰۃ کم و لا مبتدا کم و لا مماد کتم اِلا بذکر علی ابن ابی طالبؑ ہ۔

اور یاد رکھو نہ تمہاری اذان مکمل ہوگی نہ تمہاری اقامت نہ نماز نہ روزہ، نہ حج نہ زکوٰۃ، نہ تمہاری ولادت نہ تمہاری موت مگر ذکر علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے۔

آیت نمبر 2۔

سورہ آل عمران آیت نمبر 86 تا 87۔

کیف یھــد ی اللّٰــہ قو ماً کفرو ا بعد ایما نھم و شھـد و ا ان الـر سـول حـق و جـاء ھم البینٰت و اللّٰہ لا یھـد ی القو م الظلمین ٭ ا و لئک جزآ و ھم ان علیھم لعنتہ اللّٰہ و الملٰئکتہ و النا س اجمعین ٥ .

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اُس قوم کو ہدایت کیسے کرے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئی۔ یہ رسول ؐ کے برحق ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور اِن کے پاس کھلی دلیلیں بھی آئیں اور اللہ تعالیٰ ظالمین کو ہدایت ہی نہیں کرتا اِن لوگوں کی جزاء (بدلہ) یہ ہے یقیناً اللہ کی ملائکہ کی اور سب انسانوں کی لعنت ہے اُن پر۔

تفسیر آیت۔ تشریح آیت۔

ایمان علیؑ ابن ابی طالب ہے

اہلِ سنت کی کتابوں ینابیع المودۃ کوکب دُری سے لیکر اہلِ تشیع کی ہر وہ کتاب جس میں جنگ خندق کا ذکر ہے اُس میں یہ واقعہ لکھا ہوا آپ کو ملے گا کہ جنگ خندق میں عمرو بن عبدود خندق عبور کر کے رسول اللہؐ کے خیمہ کے سامنے نیزہ نصب کر کے اُونچی آواز سے کہتا ہے کوئی ہے جو میرے مقابلے میں آئے علیؑ نے کہا میں ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ دوسری مرتبہ تیسری مرتبہ جب اِس کافر عمرو ابن عبدود نے پکارا رسول اللہؐ نے کہا

کوئی ہے جو اِس کتے کی آواز بند کرے سرکار علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام آئے الحفتصر وار کیا فنار کیا۔ ضربت ماری اس ملعون کو واصل جہنم کیا۔ رسولؐ نے فرمایا۔

برز الایمان کلہ الی الکفر کلمہ.

کُل کا کُل ایمان کُل کے کُل کفر کے مقابلے میں جا رہا ہے یعنی اللہ کی کائنات کا کُل ایمان ہے علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام۔

ایمان کا انکار ولایت علیؑ کا انکار ہے

تفسیر عیاشی، محدث جلیل ابونصر محمد بن مسعود بن عیاش تمیمی کوفی سمرقندی۔

ترجمہ، شوکت حسین سندرالوی۔ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 279۔

سورہ المائدہ آیت نمبر ۵۔

ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین ۵.

ترجمہ :۔ جو ایمان سے انکار کرے پس اُس کے عمل ضائع کر دیئے جائیں گے اور وہ آخرت میں گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا، کی تفسیر جابر نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ "جو ایمان سے انکار کرے اُس کے عمل ضائع ہو جائیں گے فرمایا اِس سے مراد علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی ولایت ہے۔"

بحار الانوار جلد 53، صفحہ نمبر 369۔

عن ابی حمزہ قال سئالت ابا جعفرؑ فی

تفسیر صافی بطن القرآن و من یکفر بولایته علیؑ و علی ھو الایمان .

ترجمہ:۔ جناب صادقِ آلِ محمدؑ فرماتے ہیں جس نے بھی ولایت علیؑ کا انکار کیا اُس نے ایمان سے انکار کیا۔علیؑ ہی ایمان مجسم ہیں۔

فرازِ دار پہ میثم بیان دیتے ہیں
رہے گا ذکر علیؑ ہم زبان دیتے ہیں
صفیں بناؤ محبو کہ دار پر میثم
نمازِ عشق علیؑ کی اذان دیتے ہیں

سورۃ آلِ عمران آیت نمبر ۸۶ اور ۸۷ کی تفسیر کچھ یوں ہوگی۔

کیف یھدی اللہ قوما کفرو بعد ایما لھم ۔اللہ تعالیٰ اُس قوم کو ہدایت کیسے کرے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئی اِسلام لانے کے بعد نہیں ہے ایمان کے بعد ہے۔اسلام کے بعد کا کفر اور ہے اور اُس کا ذکر بھی قرآن میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

سورہ توبہ آیت نمبر ۷۳۔

و یحلفون باللہ ما قالو و لقد قالو کلمته الکفر و کفرو بعد اسلامھم.

میرے رسولؐ یہ حلفیں اُٹھا رہے ہیں کہ ہم نے نہیں کہا میں اللہ کہتا ہوں اِنہوں

نے ضرور کہا ہے کلمہ کفر اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ لیکن یہ وہ ہیں جو پہلے ایمان والے تھے علی ولی اللہ پڑھتے تھے تب ایمان والے تھے مگر اب انکار کرتے ہیں **و شھد و ان الرسول حق** ۔ یہ جو ایمان کے بعد کافر ہوئے ہیں یہ رسولؐ برحق کی گواہی تو دیتے ہیں ان کی نشانی یہ ہے کہ یہ ایمان کے بعد انکار کرنے والے یہ تو کہتے ہیں کہ **اشھد ان محمد الرسول اللّٰہ** ۔ صرف یہ نہیں کہتے **اشھد ان علیاء ولی اللّٰہ** ۔ ان کا جرم کیا ہے کہ یہ ایمان لانے کے بعد (ولایت علی کی گواہی دینے کے بعد) کافر ہو گئے ہیں حالانکہ **و جا ھم البینت** ۔ اُن کے پاس دلیلیں بھی آئیں کہ **و اللّٰہ لا یھدی القوم الظالمین** ۔ اللہ تعالیٰ ظالمین کو ہدایت نہیں کرتا۔ کون ہیں ظالمین آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ وہ ہیں ظالم جنکے بارے میں اعراف پر کھڑے ہو کر علیؑ ندا کریں گے کہ **الا لعنتہ اللّٰہ علی الذین کذبو بولایتی و استخفوا بحقی** ۔ اللہ کی لعنت ہو اُن ظالموں پر جنہوں نے میری ولایت کو جھٹلایا اور میرے حق کو سبک سمجھا۔ کیا قرآن کی آیت **انما ولیکم اللّٰہ.... راکعون** .... اور قرآن کی آیت **اطیعو اللّٰہ و اطیعو الرسول... منکم** ۔ کے تحت علیؑ کا حق اللہ اور رسولؐ کے حق کے ساتھ ساتھ رسول کے اس فرمان کے مطابق کہ جہاں تم میں سے کوئی **لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول** کہے **فلیقل علی ولی اللّٰہ (علی امیر المومنینؑ)** ۔ تو کیا وہ علیؑ کے حق کو سبک (ہلکا) نہیں سمجھ رہے جو **اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ** تو کہتے ہیں اور **اشھد ان محمد رسول اللّٰہ** تو کہتے ہیں اور **اشھد ان علیا ولی**

اللہ نہیں کہتے۔

خُداوندِ لم یزل اُن لوگوں کی سزا بول رہا ہے جو ایمان تو لے آئے مگر پھر بھی ایمان کا انکار کر رہے ہیں۔

اولئک جزاوھم ان علیھم لعنتہ اللّٰہ و الملا ئکتہ و الناس اجمعین ٥.

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں گناہوں کیلئے سزا اور نیکیوں کے لئے جزا رکھی ہے یہ کون لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ کہہ رہا ہے کہ ان کے نیک اعمال کی جزاء یہ ہے کہ ان پر اللہ لعنت کرتا ہے ان پر ملائکہ لعنت کرتے ہیں اور تمام انسان ان پر لعنت کرتے ہیں۔

ذرا سوچیئے کہ اعمال نیک کی جزا ہوتی ہے نماز، روزہ، حج زکوٰۃ، وغیرہ اور اللہ تعالیٰ کہہ رہا جو بھی ایمان لانے کے بعد پھر انکار کردے ایمان کا میں اُسکی نماز، روزہ، حج زکوٰۃ خمس جو بھی وہ عمل کرے گا ان پر لعنت کرتا ہوں۔

سرکارِ ختمی المرتبت رسولِ خدا کی حدیثِ مبارکہ امالی شیخ مفیدؒ میں صفحہ نمبر 144 مجلس نمبر 18 اور حدیث نمبر 3 ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ نے ارشاد فرمایا۔

الشاک فی فضل علی ابن ابی طالب یحشر یوم القیامتہ من قبرہ و فی عنقہ طوق من نار فیہ ثلا ثماۃ شعبتہ علی کل شعبتہ منھا شیطان یکلع فی وجھہ و یتفل فیہ ٥.

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل میں شک کرنے والا قیامت والے دن اس حالت میں محشور ہوگا کہ اس کی گردن میں آگ سے بنا ہوا طوق ہوگا جس کے تین سو گوشے ہوں گے اور ہر گوشے میں ایک شیطان ہوگا جو منہ چڑا چڑا کر اس پر تھوکے گا۔

تو نتیجہ یہ نکلا کہ وہ جو لا الہ الا اللہ محمد اللہ علی ولی اللہ پڑھتے ہیں

وہ قول معصومؑ فلیقل امیر المومنینؑ لازم ہے کہ ساتھ علی ولی اللہ کی گواہی بھی دیں ورنہ ایمان کے بعد کے کافر کی سزا تو معلوم ہو گئی ہے ناں

آیت نمبر 3

سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 110

ولا تجهر بصلوٰتک و لا تخافت بها وا تبع بين ذالک سبيلاً ٥.

(اے حبیب) بلند آواز سے نماز میں مت پڑھو (بصلوٰتک ب معنی فی) اور نہ چھپاؤ بلکہ درمیانی آواز میں پڑھو۔

(1)۔ تفسیر نور الثقلین جلد 3 صفحہ 235

(2)۔ تفسیر عیاشی جلد 2 صفحہ 319,342

(3)۔ بصائر الدرجات صفحہ نمبر 79

(4)۔ تفسیر البرھان جلد 3 نمبر صفحہ نمبر 453,454

عن جابر ابن ابی جعفرؑ

قال سئلته عن تفسير هذا ء الا يته فی قول

الله و لا تجهر بصلوتک و لا تخا فت بها و ابتغ بین ذ
الک سبیلاً ہ قا ل لا تجهر بو لا یته علی فهوا الصلوٰ
ۃ بما کر مته حتی انزل به و ذ الک قو له و لا تجهر
بصلا تک و اما قو له و لا تخا فت بها فا نه یقول و لا
تکتم ذا لک علیا یقول اعلمه بما اکر مته به فا ما قو له
و ابتغ بین ذالک سبیله قا ل تسئلی ان آذان لسان
تجهر با مر علی بولایته فا ذن له با ظهار ذا لک یوم
غد یر خم فهو قو له یو مئذ ا للهم من کنت مو لا ہ فعلی
مو لاء اللهم و ال من وا لاء د عا د من عاداء ہ .

ترجمہ:۔

اے حبیب نماز میں ولایت علیؑ کو بلند آواز سے نہ پڑھو لیکن علیؑ سے مت چھپاؤ پس درمیانی آواز سے پڑھو۔ ورنہ کا فرایذا دیں گے حتیٰ کہ اعلانیہ پڑھنے کا جب تک حکم نہ دوں پس یہ اجازت یوم غدیر خم پر مل گئی۔ پس جب رسولؐ نے من کنت مولا فھذا علیؑ مولا جس کا مئیں مولا اُس کا علیؑ مولا ہے، کا اعلان کر دیا اور فرمایا کہ اے اللہ اُسے دوست رکھ جو اسے دوست (علیؑ) رکھے۔ اسے دُشمن رکھ جو اس سے دُشمنی رکھے۔

صفحہ 453۔

عن ابی حمزہ الثمالی عن ابی جعفرؑ قال مسئلتہ عن قول اللّٰہ و لا تجہر بصلاتک و لا تخافت بھا دا بتغ بین ذالک سبیلا قال تفسیر ھا و لا تجہر بولایتہ علی ولا بما اکرمتہ بہ حتی امرک بذلک و لا تخافت بھا یعنی و لا تکتھا علیا بما اکرمتہ .

ترجمہ:۔

ابی حمزہ ثمالی نے مولا ابو جعفرؑ سے سوال کیا کہ اللہ کا قول و لا تجہر فرمایا اس کی تفسیر یہ ہے ولایت علیؑ کو بلند آواز سے نہ کہو اور نہ ہی اتنا آہستہ پڑھو کہ علیؑ نہ سن پائیں یعنی نہ آہستہ کہو بلکہ درمیانی آواز سے کہو تا کہ علیؑ سُنیں (علیؑ سے نہ چھپاؤ)۔

تشریح و تفسیر:۔

حضرت جابر انصاری نے سرکار باقر العلوم سے سوال کیا کہ آیت جو آپ کے نانا پر نازل ہوئی کہ نماز میں بالجہر نہ پڑھو اور نہ اس کو چھپاؤ بلکہ درمیانی آواز سے پڑھو وہ کیا اَمر تھا۔ رسول اللہؐ کے لیے امام علیہ السلام فرماتے ہیں۔

یا حابر لا تحھر بولایتہ علی فھو فی الصلوٰۃ اے حبیب نماز میں ولایت علیؑ کو بلند آواز سے نہ پڑھو۔ و لا تکتم ذالک علیا

۔لیکن علیؑ سے مت چھپاؤ۔ پس درمیانی آواز سے پڑھو ورنہ کافر ایذا دیں گے حتی کہ اعلانیہ پڑھنے کا جب تک حکم نہ دوں۔

فاذن لہ باظہار یوم غدیر خم ہ۔

پس یہ اجازت یوم غدیر خم مل گئی اور اللہ تعالی نے اُونچی آواز میں علیؑ کی گواہی کی اجازت دے کر اپنے حبیب محمد مصطفیٰؐ کو یہ گارنٹی بھی دی کہ اے میرے حبیب آپ بلا خوف و خطر علیؑ کی گواہی دو میں اللہ = و اللہ یعصمک من الناس۔

سورہ مائدہ آیت نمبر 67۔ اَب لوگوں سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں میں اللہ کافروں کی ایذا رسانی سے تجھے محفوظ رکھوں گا۔

تفسیر عیاشی اور تفسیر صافی، تفسیر برھان، میں یصلوالک ولایتہ علی با لصلوٰۃ ۔کے الفاظ بھی ہیں اس کے معنی بھی نماز میں ولایتِ علیؑ کی گواہی کا اقرار کرنا ہے کیونکہ با کے معنی فی ہوتا ہے۔اور تفسیر نور الثقلین جلد 3 صفحہ 235 پر لا تجھر بو لایتہ علی فھو فی الصلوٰۃ ۔کے لفظ ہیں۔

ذرا سوچیئے یہ تھی وہ پہلی نماز اِعلان غدیر کے بعد مقام غدیر مین جس میں تفسیر البرھان وغیرہ کے مطابق اعلان ہو رہا تھا۔علیؑ ولی اللہ کا بالجہر اُونچی آواز سے اَب سلیمان ابوذر مقداد بھی تھے جو لوگوں کو بلا بلا کر بتا رہے تھے حی علی خیر العمل ولایت علیؑ کیطرف بقول شیخ صدوق حی علیٰ خیر العمل ولایت علیؑ کی طرف بلاتا ہے کوئی تھا جس نے کہا میں نماز میں بسم اللہ نہیں پڑھتا کہ یہ علیؑ کا نام ہے میں وہ نماز کیسے پڑھوں جس میں واضح علیؑ کی ولایت کی گواہی ہو وہ امیر شام اکڑتا ہوا منہ موڑ کر چلا میدانِ غدیر سے کہ نہ پڑھوں گا میں علیؑ کی ولایت والی نماز اللہ تعالی نے آیت نازل کی۔

فلا صدق و لا صلی و لکن کذب و تولی ثم ذ هب الی اهله یتمطی اولی لک فآ ولی ثم اولی لک فاولی.

(سورہ القیامہ آیت نمبر ۳۱ تا ۳۴)

اس نے نہ تو گواہی دی اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا منہ موڑ کر اپنے گھر کی طرف اکڑتا ہوا چلا گیا افسوس پھر افسوس تیرے لیے۔

لمحہ فکریہ

خدا را مولویوں کے چکر سے باہر نکلو غور کرو یہ امیر شام مکہ سے لیکر غدیر تک رسولؑ کے ساتھ رہا نمازیں بھی پڑھیں اگر رسولؑ سے دشمنی تھی تو راستے میں جتنی نمازیں تھیں رسول کا نام تو اُن میں تھا یہاں غدیر والی نماز نہ پڑھنا اکڑ کر گھر جانا رسولؑ کی با جماعت نماز میدان غدیر والی سے منہ موڑ لینا ولایت علیؑ کی گواہی کے علاوہ کون سی بات ہے بتاؤ اور تم نہیں بتا سکتے تمہارے پاس کوئی عذر نہیں کیوں۔۔۔

(1) رسولؑ بھی موجود ہوں۔

(2) وقت نماز بھی ہو۔

(3) رسولؑ کو جھٹلاتا ہوا چلا جائے۔ امیر شام کیا یہ صرف علیؑ کی ولایت کی گواہی کی وجہ نہیں۔

نتیجہ

آج کی یہ نماز جو میدان غدیر خم میں تھی اس نماز میں اور پہلے والی نمازوں میں فرق تھا پہلے رسولؐ **ولا تجھر** کے تحت آہستہ پڑھتے تھے **اشھد ان علی ولی اللہ** آج کی نماز میں بالجہر پڑھا ولایت علیؑ کی گواہی کی وجہ سے جو نماز چھوڑ دے یا اُس کے گروہ میں شامل ہو جاؤ یا پھر مومن بن کر ولایت علیؑ والی نماز پڑھو۔

اَب ذرا فیصلہ سُنتا اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کو حکم دیا کہ **یا یھا الرسول بلغ ما نزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالته و اللہ یعصمک من الناس ان اللہ لا یھدی القوم الکفرین**

ترجمہ:۔ اے رسولؐ جو پیغام آپؐ پر نازل کیا گیا ہے تمہارے رَبّ کی طرف سے اگر آپؐ نے اُسے عملاً نہ کیا تو تو نے گویا کہ اس کی رسالت کا کوئی کام ہی نہیں کیا ہاں اللہ آپؐ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔

اَب میرے خیال میں اپنی رائے کی بجائے معصوم کا فرمان لکھ دینا کہیں افضل ہے غور کیجئے۔

<u>تفسیر البرھان فی القرآن العلامتہ الخیر السید ہاشم الحسینی البحرانی جلد ۲ (طبع قم ایران عربی) صفحہ نمبر ۱۸۸</u>

ابن بابویہ نے علی بن احمد بن عبداللہ البرقی نے محمد بن خالد نے سہل بن مرزبان الفارسی نے محمد بن منصور امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ :

و لقد انزل الله عز و جل یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یعنی فی و لاتیک یا علیؑ و ان لم تفعل فمابلغت رسالته و لو لهم ابلغ ماء مزت بفمن وِلایتک لحبط عمل و من لفی الله عز و جل بغیر و لائتک فقد حبط عمله.

آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا۔اے علیؑ مجھے تمہاری ولایت کے اعلان کا حکم دیا گیا ہے اگر مَیں ولایت کا اعلان نہ کروں گا تو وہ **لحبط عملی** میرے اعمال حبط کرلے گا اور جو کوئی تمہاری ولایت کے بغیر اعمال بجالائے گا تو وہ اُس کے اعمال بھی حبط کرے گا (**بغیر ولاتیک فقط حبط عمله**)

مجھے تو یُوں لگتا ہے کہ یا تو عقل سے اندھوں نے قرآن پر غور نہیں کیا یا پھر دُشمنی علیؑ میں ڈنڈی ماری ہے ورنہ 2+2=4 ہی ہوتے ہیں اِتنے واضح فرمان کے بعد جس میں رسولؐ کے اعمال ولایت علیؑ کی گواہی کے بغیر بیکار ہوجائیں کسی اَیرے غیرے کے اعمال کی تو دُھول ہی نظر نہیں آئے گی۔

تفسیر فرآت علامہ فُرات بن ابراہیم کوفی صفحہ نمبر 362 تا 363۔تفسیر ھدی المتقین صفحہ نمبر 593 السید ابو محمد ابو الحسین فاطمی النقوی۔المیزان العقائد والاعمال سورہ القیامت۔

عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ مَیں ابن عباس کی مجلس میں بیٹھا تھا ابو ذر غفاریؓ کے ساتھ۔وہ بالوں سے بنے ہوئے خیمہ میں قیام فرمارہے تھے لوگوں سے باتیں کررہے تھے ابوذر غفاریؓ کھڑا ہوگیا۔خیمہ کے ستون کو ہاتھ مار کر کہا۔

"اے لوگو ! جو شخص مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا اُس کو مَیں اپنے نام سے آگاہ کرتا ہوں مَیں جندب بن جنادہ ابوذر غفاریؓ ہوں۔ مَیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وَ آلہ وسلم کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں تم نے رسول اللہؐ کو یہ کہتے سُنا تھا کہ۔ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ابوذرؓ سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں ایسا ہے۔ کہا اے لوگو! جانتے ہو رسول اکرمؐ نے غدیر خم کے روز ہمیں 1300 آدمیوں کو جمع کیا اور فرمایا

من کنت مو لا ہ فعلی مو لا ہ اللهم و ا ل من او لاہ و عا د من عا دہ وا نصر من نصر ہ و اخذل من خذ لتہ .

ترجمہ:۔ جس کا مَیں مولا اُس کا علیؑ مولا۔ اے میرے اللہ اُس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اُس سے دشمنی کر جو علیؑ سے دشمنی کرے اُس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے اور اُس کو چھوڑ دے جو علی علیہ السلام کو چھوڑ دے۔

ایک شخص (عمر) نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے فرزندِ ابو طالب علیہ السلام تمہیں مبارک ہو تم میرے اور کُل مومنین اور مومنات کے مولاؑ ہو گئے۔

اِس بات کو سُنا تو مغیرہ بن شعبہ کا سہارا لیکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔

مَیں علی علیہ السلام کی ولایت کا اقرار نہیں کروں گا اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وَ آلہ وسلم کی اِس بات میں تصدیق کروں گا۔ خداوند عالم نے ذیل کی آیت نازل کی۔

فلا صد ق و لا صلی و لکن کذ ب وتوی ثم الی اهله یتمطی ا و لی لک اولی .

اُس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا اور مُنہ پھیر کر اپنے اہل وعیال کی طرف اکڑتا ہوا گیا پھر افسوس ہے تیرے لئے پھر افسوس ہے خدا کی جانب سے تجدید

ہے سب نے کہا۔ ہاں۔ YES

حذیفہ یمانیؓ کا بیان ہے اِس تفسیر فرات صفحہ نمبر 364 تا 365 پر کہ۔" مَیں رسول اللہؐ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ غدیر خم کے مقام پر سواری سے اُتر پڑے مہاجرین اور انصار سے مجلس کھچا کھچ بھری ہوئی تھی رسول اللہ نے کھڑے ہو کر فرمایا۔۔۔۔۔

اے لوگو ! خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔۔۔**یا ایھا الرسول الخ** ۔اے رسولؐ وہ بات پہنچا دو جو تم پر نازل ہوئی تیرے ربّ کی طرف سے اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو کارِ رسالت انجام نہیں دیا۔ مَیں نے اپنے دوست جبرائیلؑ سے کہا کہ قریش مجھے ایسی ویسی باتیں کہتے ہیں ربّ کی طرف سے خبر آ گئی۔ **واللّٰہ یعصمک من الناس** ۔خدا تمہیں لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ علیؑ کو بلایا اپنی دائیں طرف کھڑا کیا اور فرمایا۔۔۔۔۔

اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ مَیں تم سے افضل ہوں اور تمہاری جانوں کا مالک ہوں! کہا ہاں۔۔۔فرمایا اے لوگو۔۔۔ **من کنت مولاہ فعلی مولاہ** ۔ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہؐ اِس کا کیا مطلب ہے۔؟

فرمایا : **من کنت بنبیه فعلی امیر** ۔جس شخص کا مَیں نبی ہوں علیؑ اُس کے امیر ہیں۔

اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصر من نصرہ وخذل من خذلہ .

حذیفہؓ نے کہا خدا کی قسم مَیں نے معاویہ کو دیکھا کہ وہ اکڑتا ہوا اُٹھا ناراض ہو کر نکلا اس کا دایاں ہاتھ عبداللہ بن قیس اشعری کے کندھے پر اور بایاں ہاتھ مغیرہ بن شیبہ کے

کندھے پر تھا پھر آہستہ آہستہ چلنے لگا اور کہا۔ مَیں محمدؐ کی بات کی تصدیق نہیں کروں گا

۔اور علیؑ کی حاکمیت کا اقرار ہرگز نہ کروں گا۔

خدا نے یہ آیت نازل کی۔

فلا صدق و ه صلی .... الخ۔

رسول اللہؐ نے معاویہ کو قتل کرانا چاہا جبرائیلؑ نے کہا **لا تحرک به لسانک تعجل به ہ** ۔تم اس کے ساتھ اپنی زبان کو اس غرض سے حرکت نہ دو کہ اسے جلد ادا کرو

رسول اللہؐ خاموش ہو گئے۔ صفحہ نمبر 365

بس رسول اللہؐ جب ذرج بالا طرز سے پریشان ہوئے تو خالق کائنات نے سورہ المائدہ

آیت نمبر ۳ میں فرمایا۔

الیوم یئس الذین کفر و من دینکم فلا تخشو هم و اخشو ن .

آج کے دن کچھ لوگ جو تمہارے دین سے مایوس ہو کر کافر ہو چکے ہیں پس ان

سے مت ڈرو مجھ سے ڈرو۔

اے میرے حبیب سورہ المائدہ آیت نمبر ۳

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا.

ذرا غور سے صفحہ نمبر 46 تا 61 دوبارہ پڑھیئے اور فیصلہ کیجئے کہ جس وقت آیہ بلغ ما

۔۔۔الخ۔ پر رسول اللہؐ نے عمل کرتے ہوئے علیؑ کی ولایت کا اعلان اور پھر فعلاً اپنی نماز

میں ولایت علیؑ کی شہادت / گواہی دے دی تو منافق ولایت علیؑ سے دشمنی اور حسد کیوجہ سے دین محمدی سے مایوس ہو کر نصِ قرآن سے کافر ہو گئے تو رسول اللہؐ نے ولایت علیؑ کو بالجہر پڑھنے کے احکامات جاری کر دیئے تو دشمن علیؑ (جسکی وضاحت آپ پہلے پڑھ چکے ہیں) رسول اللہؐ کے حکم من کنت مولا فعلی مولا کی تصدیق کیے بغیر دشمنی کی آگ میں جلتا ہوا رسول اللہ اور اللہ کے حکم کو جھٹلاتا ہوا چلا تو سلیمان و ابوذر، مقدادؓ جیسے مَلنگ مزاج اصحاب نے نعرہ ولایت کی پکار کی تو غدیر کی فضا میدان غدیر **اشهد ان عليا ولی الله** کی آوازوں سے معطر ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس پُر معطر فضا میں اپنی آواز کو جبرائیلؑ کے ذریعے سے غدیر میں پہنچایا کہ اے رسولؐ **اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتی و رضيت لكم الاسلام دينا۔**

اے میرے حبیب آج کے دن مَیں اللہ نے ولایت علیؑ، سے تیرا دین مکمل کر دیا ہے اور آپ پر نعمتیں تمام کر دیں اور اَب مَیں تیرے دین اسلام (ولایت علیؑ) سے راضی ہوں۔

<u>تفسیر البرھان ھاشم البحرانی جلد اوّل صفحہ نمبر 445۔</u>

نوٹ !

جن جن مستند کتابوں میں خطبہ غدیر ہے اُن میں یہ بات بھی ہے کہ

نزلت هذاء الا يته اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتی و رضيت لكم الاسلام دينا . فقال رسول الله صلی الله عليه وَ آله و سلم الله اكبر

علی اکمال الدین و اتمام النعمته و رضی الرب بر سالتی و الولایته لعلی ہ.

حمد ہے اللہ کی (جو اکبر ہے) دین اسلام مکمل کرنے اور نعمتیں تمام کرنے پر میری رسالت اور علیؑ کی ولایت پر راضی ہونے پر اَب غور کرو سوچو اور فیصلہ کرو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دین میں تدبر حاصل کرنے غور و فکر کرنے کا حکم دیا ہے کہ جب اللہ راضی ہی اُسی دین سے ہوتا جس میں رسول اللہؐ کی گواہی کے ساتھ علی ولی اللہ کی گواہی بھی ساتھ ہو تو کیا اذان و اقامت ۔نماز۔تشہد۔کلمہ یہ دین کا حصہ ہیں یا دین اِنکا حصہ ہے۔بار بار پڑھو اور سوچو۔

کتاب بحار الانوار جلد نمبر 35 صفحہ نمبر 341۔علامہ باقر مجلسیؒ

عن امام الباقر علیه السلام التسلیم بعلی ابن ابی طالب بالولایته۔

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اسلام نام ہی علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کی ولایت کا ہے۔

تاویل آیات الظاہرہ من نمبر 813 جلد نمبر 2۔علامہ شرف الدین نجفی۔

قال امام صادق آل محمد علیه السلام ۔ الدین ولایته علی ابن ابی طالبؑ ہ۔

ترجمہ:۔ دین سے مُراد ولایتِ علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

انوارِ نعمانیہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 296 علامہ نعمت اللہ جزائری محدث کبیر اور کتاب زہرالبریع میں ہے کہ

ان تذکر حیت ماذکرة۔

حدیثِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اے علیؑ مَیں نے اللہ سے سوال کیا ہے کہ **یا علیؑ سئالت ربی ان تذکر حیث ماذکرۃ۔**

اے علیؑ مَیں نے اللہ سے سوال کیا جہاں جہاں میرا ذکر ہو وہاں وہاں آپؑ کا ذکر بھی ہو ۔رسول اللہؐ نے فرمایا بس اللہ نے کر دیا کہ جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا بھی ساتھ ہوگا۔

آگے علامہ نعمت اللہ جزائری لکھتے ہیں کہ

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وَ آلہ وسلم ذکر علیؑ معی اسمی مثل ھاتین فاذا کرت اسمی فاذکر اسم علی ٭ قال رسول اللّٰہ سرکار رسول اللّٰہ نے فرمایا۔

ترجمہ:۔

"علیؑ کا ذکر میرے ذکر کے ساتھ اسطرح کرو جس طرح یہ دو اُنگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہیں پس جب بھی میرا ذکر کرو تو علیؑ کا ذکر بھی ساتھ ضرور کرو۔

نتیجہ کلام :

یا تو نماز میں تشہد میں اذان میں اقامت میں کلمہ میں رسول اللہ کا نام بھی نہ لو اور یا پھر علیؑ کا بھی ساتھ لو۔

رسول اللہ کا نام نہ لیا تو پھر اپنا دین اسلام اور مومنیت بھی تلاش کرنا کہاں ہے۔

آیت نمبر 4

سورہ العنکبوت آیت نمبر 15

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاءِ و المنکر ولذکر اللہ اکبر ہ.

ترجمہ: یقیناً نماز (صلوٰۃ) روکتی ہے (منع کرتی ہے) برائیوں سے گناہوں سے البتہ اللہ کا ذکر اس سے بھی بڑا ہے۔

مَیں آپ کو سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایسے لوگ بتا سکتا ہون جو نماز بھی پڑھتے ہیں شراب بھی پیتے ہیں۔ نماز بھی پڑھتے جواء بھی کھیلتے ہیں۔ نماز بھی پڑھتے ہیں زنا بھی کرتے ہیں۔ نماز بھی پڑھتے ہیں اور طرح طرح کی بُرائیاں بھی کرتے ہیں۔

اُچھا ایک بات ایمان سے سوچ کر خود اپنے آپ کو بتاؤ کہ کیا ہر نمازی علیؑ سے محبت رکھتا ہے-----

اور اگر جو علیؑ سے محبت نہیں رکھتا۔

سورہ الانعام آیت نمبر 160

من جآءَ بالحسنتہ فلہ عشرہ امثالھا ہ .

ترجمہ: جو ایک حسنہ لائے اُس کے لئے اُسکی مثل دس کا ثواب ہے۔

تفسیر قمی جلد 2 صفحہ نمبر 131۔

قال الصادق علیہ السلام الحسنتہ و اللہ ولایتہ .

ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام۔ خدا کی قسم حسنہ سے مراد ولایت امیر المومنینؑ علیؑ ہے۔

مسجد نبوی میں رسول اللہؐ سے لوگوں سے سوال کیا مولا یہ حسنہ کیا ہے اِس اثنا میں علیؑ مسجد کے دروازے سے داخل ہوئے سرکار رسالتمابؐ نے امیر المومنین علیؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

یا علیؑ حبک حسنته لا تضر معها سیئته و بغضک سیّئته لا تنفع معها حسنته .

ترجمہ:۔ یا علی علیہ السلام تیری محبت وہ نیکی ہے جس کے ہوتے ہوئے دُنیا کی کوئی برائی نقصان نہیں دے سکتی تیری دُشمنی وہ برائی ہے جسکی موجودگی میں دُنیا کی کوئی نیکی فائدہ نہیں دے سکتی۔

اَب ذرا غور کرو وہ ذرا ایک شخص نماز بھی پڑھ رہا ہے دل میں محبتِ اہل بیتؑ بھی نہیں اہلِ بیتؑ کی دُشمنی اور پڑھے نماز۔

کتاب ثواب الاعمال وعقاب الاعمال۔ طبع ایران شیخ صدوقؒ ۔

صفحہ نمبر 453 حدیث نمبر 18۔

الــنا صب لنا اهل البیت لایبالی صام ام صلی زنا ام سرق انه فی النار انه فی النار.

امام جعفر صادقؑ !

ہم اہلِ بیتؑ کے ساتھ دُشمنی رکھنے والے میں فرق نہیں ہے کہ وہ روزے رکھتا ہو نمازیں پڑھتا ہو یا زنا اور چوریاں کرتا ہو وہ حتماً جہنمی ہے وہ یقیناً جہنمی ہے۔

اَب قرآن کہتا ہے کہ الصلوٰۃ (نماز) روکتی ہے بُرائی سے اور بے حیائی سے آیت کا یہ پہلا حصہ ہے۔

مگر ہم وارثان قرآن کی زبانی یہ پڑھ چکے ہیں کہ اگر ولائے آلِ محمدؑ محبت علی ؑ اور اولادِ علیؑ اگر دِل میں ہے نہیں تو نماز بجائے خود زنا سے اتر ہے۔

اب اِسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ (نماز) کو الگ گنا اور ذِکر اللہ کو علیحدہ الصلوٰۃ (نماز) وہ ہے جو فحش اور منکرات سے روکتی ہے اور اللہ کا ذِکر اُس سے بڑا ہے نماز جتنی بھی بڑی ہوجائے اسے اللہ اپنا ذِکر نہیں مانتا۔

صلوٰۃ (نماز) اور ذِکر اللہ۔

ذِکر اللہ صلوٰۃ سے (نماز) بڑا ہے بس اکبر ہے عام آدمی نے نہیں کہا جس کی کبریائی کی گواہی ہم دیتے ہیں اللہ اکبر کہہ کر وہ اللہ کہہ رہا ہے میرا ذِکر بڑا ہے۔ اکبر جسے اکبر کہے وہ کتنا اکبر ہوگا۔

اَب نمازی نماز بھی پڑھ رہا ہے چوری بھی کر رہا ہے۔ شراب بھی پی رہا ہے جواء بھی نہیں چھوڑا۔ کیوں نہیں روک رہی نماز اپنے نمازی کو برائیوں سے۔

ضمیمہ مقبول قدیم امام صادق آلِ محمدؑ کا قول ہے بحوالہ تفسیر قمی۔ صفحہ 412

الصلوٰۃ و لایتنا و الفحش و المنکر اعدءنا .

ترجمہ:۔ نماز ہماری ولایت ہے اور فحش اور منکر ہمارے دُشمن کا نام ہے۔

اب تفسیر فرات صفحہ 39 اور معجزات آلِ محمدؑ۔

فرمان امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ !

جس کے دِل میں ہمارے غیر کی محبت ہے وہ ہمارا قاتل ہے۔

اَب فرمان امام ششم۔ الصلوٰۃ ہے ہی ولایت علیؑ جس کے ہوتے ہوئے کوئی برائی نقصان نہیں دے سکتی۔

اَب ذرا آیت کا دوسرا حصہ مُلاحظہ فرمائیں۔

ولذکر اللّٰہ اکبر۔ اللہ کا ذکر اس سے بڑا فرمانِ معصوم ہے کہ

الذکر امیر المومنین و ھو اکبر من الصلوٰۃ.

ذکر نام ہے امیرِ کائنات کا علی ابن ابی طالبؑ کا اور وہ صلوٰۃ (نماز) سے بڑا ہے۔

ذرا ذکر اللہ کے بارے میں قرآن کی آیات لکھنے سے پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں الصلوٰۃ (نماز) کے بارے میں وہ آیات دیکھتے ہیں جن میں نماز اور ذکر اللہ کا ذکر آیا ہے۔

سورہ نور آیت نمبر 37۔

رجال لا تلھیھم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللّٰہ و اقام الصلوٰۃ ہ.

کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں تجارت اور بیع فروخت نہ اللہ کے ذکر سے روکتی ہے نہ الصلوٰۃ (نماز) قائم کرنے سے روکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ذکر اللہ کو پہلے گنا پھر الصلوٰۃ (نماز) کو بعد میں الگ الگ گنا اِس امر کی دلیل ہے کہ ذکر اللہ اور ہے صلوٰۃ (نماز) اور ہے۔

بالکل اِسی طرح سورہ جمعہ میں اِرشادِ ربُ العزت ہے کہ سورہ جمعہ آیت نمبر 9۔

یایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعہ فاسعوا الی ذِکر اللّٰہ و ذروا البیع ہ.

جب ندا دی جائے صلوٰۃ (نماز) کے لئے یوم جمعہ کی طرف سے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑنا اور بیع کو چھوڑ دینا۔

یہاں بھی (بیع) کہا اور بیع کہتے ہیں بیچنے کو خریدنے کو نہیں صرف بیع وہاں بھی بیع اور یہاں بھی بیع۔ یہ بیع ہے کیا۔ بیع کے معنی بیعت۔

اے ایمان والو جب اللہ کی حجت آخری امام آپکو پکارے (ذکراللہ) نحن ذکر اللّٰہ ۔تو ساری کی ساری بیعتیں چھوڑ دینا کسی عالم مُرشد پیر کی نہ ماننا اللہ کی حجت کی طرف دوڑ پڑنا اس میں تمہاری فلاح ہے۔

سورہ المجادلہ آیت نمبر 19۔

استحوذ علیھم والشیطن فانسھم ذکر اللّٰہ ہ.

اِن پر شیطان نے غلبہ پالیا اور اِنہیں ذِکر خُدا بُھلا دیا۔

<u>اور اللہ کا حکم ہے کہ سورہ طٰہٰ آیت نمبر 14۔</u>

واقم الصلوٰۃ لذکری ہ.

اور میرے ذِکر کے لئے نماز قائم کرو۔

سورہ البقرہ آیت نمبر 152۔

فاذکرونی اذکرکم۔تم مجھے یاد کرو مَیں تمہیں یاد کروں گا۔

(1)۔اُصول کافی۔محمد بن یعقوب کلینی پُرانا ایڈیشن جلد نمبر 4۔صفحہ نمبر 397۔

(2)۔تفسیر البرحان صفحہ 151 تا 152 مقدمہ البرحان۔

(3)۔ضمیمہ مقبول قدیم صفحہ نمبر 412 جلد نمبر 3، صفحہ 253۔

نحن ذکر اللّٰہ و نحن اکبر۔

ذکر خدا ہم ہیں اور ہم ہی اکبر ہیں (فرمان امام محمد باقر علیہ السلام)

ضمیمہ مقبول صفحہ نمبر 412۔تفسیر البرحان۔اصول کافی جلد 4 صفحہ 254 طبع قدیم۔

فرمانِ امام محمد باقر علیہ السلام

ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور ہمارے دُشمن کا ذکر شیطان کا ذکر ہے۔

نماز (الصلوٰۃ) کے باطنی نام

کتاب مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین صفحہ 24۔حافظ علامہ رجب البرسی + القطرہ جلد اوّل صفحہ 358۔

(1)۔ الصلوٰۃ الظھر ھو رسول اللہ۔

ترجمہ:۔ کہ نمازِ ظہر رسول اللہ ہیں۔

(2)۔ الصلوٰۃ العصر ھو امیر المومنینؑ.

ترجمہ:۔ نمازِ عصر امیر المومنین علیہ السلام ہیں

(3)۔ الصلوٰۃ المغرب ھی فاطمہ الزھراؑ.

ترجمہ:۔ نماز مغرب فاطمۃ الزہراؑ ہے۔

(4)۔ الصلوٰۃ العشاء ھو الحسنؑ.

ترجمہ:۔ نمازِ عشاء سرکارِ حسنؑ سے منسوب ہے۔اور

(5)۔ الصلوٰۃ الفجر ھو الحسین علیہ السلام.

ترجمہ:۔ نمازِ فجر سے مُراد ہے امام حسین علیہ السلام۔

یہی وجہ تھی کہ حضرت علامہ خمینیؒ نے اپنی کتاب پرواز در ملکوت جلد 1 صفحہ 24 پر لکھا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ۔

نحن صلوٰۃ المومن.

انا صلوٰۃ المومنین.

ترجمہ:۔ہم ہیں چہاردہ معصومینؑ جو اصل میں مومنین کی اصل نماز ہیں۔

مومنین کرام !

بات تو واضح ہو چکی مگر پھر بھی تھوڑی سی وضاحت اور اگر کر دی جائے ذکر کی

رسول اکرمؐ کی شہرہ آفاق حدیث مبارکہ ہے کہ

ذکر علیؑ عبادہ۔ علیؑ کا ذِکر عبادت ہے

اُم المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔

زینوا مجالسکم بذکر علی ابن ابی طالبؑ لان ذکرہ ذکری و ذکری ذکر اللہ و ذکر و اللہ عبادہ.

ترجمہ:۔

اپنے مجالس کو ذکر علیؑ سے زینت بخشو کیونکہ علیؑ کا ذکر میرا ذکر ہے میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کا ذکر عبادت ہے۔

اَب وما ینطق کے مصداق رسولؐ فرمائیں کہ علیؑ کا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔اور اللہ تعالیٰ سورہ طہٰ میں فرمائے اقم الصلوٰۃ لذکری ۔نماز کو قائم کرو میرے ذکر کے لئے مولوی کہتا ہے علیؑ کے نام سے نماز نہیں ہوتی ۔پتہ نہیں وہ مولوی کی نماز کون سی ہے جو اللہ اُسکے رسولؐ محمدِ مصطفیٰؐ کے حکم سے باطل ہوتی ہے۔

نوٹ۔

اچھا آؤ خدا اور رسولؐ کو حاظر ناظر جانتے ہوئے ایک سوال کا جواب دے دو

۔کہیں کسی ایک روایت میں دِکھادو اگر دِکھا سکتے ہوتو کہ اللہ کا ذِکر محمدؐ کاذکر ہو محمدؐ کاذکر علیؑ کاذِکر ہونہیں دکھا سکتے تو آؤ۔۔۔۔

یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ کہتے جاؤ علیؑ کاذِکر بھی ہو جائے گا محمدِ مصطفیؐ کاذکر بھی ہو جائے گا اور ذکر اللہ۔ اللہ کاذِکر بھی ہو جائے گا۔

مصنف کی ذاتی رائے۔

چونکہ علی علیہ السلام کا ذِکر رسولؐ کا ذِکر اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اللہ کاذکر اور اللہ کا ذکر ہے عبادت ہے اَب اگر نماز میں علیؑ علیؑ علیؑ۔۔۔ علیؑ بھی کرتے رہو اللہ کی عبادت ہو جائے گی۔

بقول کس۔

ہم نامِ کبریا ہیں حق کے علیؑ ولی
چاہے خُدا کرو چاہے علیؑ علیؑ

اَب ذرا شیطان کے بارے میں بھی سُن لو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے قرآن میں۔

سورہ المائدہ آیت نمبر 91۔

انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضآء فی الحمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ.

ترجمہ: شیطان کا اِرادہ یہ ہے کہ وہ تمہارے درمیان عداوت اور دُشمنی ڈالنا چاہتا ہے اور شیطان تمہیں اللہ کے ذِکر سے بھی روکتا ہے اور الصلوٰۃ (نماز) سے بھی روکتا ہے۔

کیا شیطان لوگوں کو نماز سے روکتا ہے شیطان نے خود 6 لاکھ سال کی عبادت کی ہے جس میں 5 لاکھ 94 ہزار سال ہمارے اس عالم کی عبادت ہے اور 6 ہزار سال آسمانوں کی جب زمین ختم ہو گئی تاں شیطان کے سجدوں سے پھر پہاڑ پھر آسمان اوّل آسمان دوم۔ سوئم۔ اور آسمان چہارم پر عبادت کرتا رہا۔

اِس شیطان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قرآن میں۔۔

لا تتبعو الخطوات شیطان .

خبردار شیطان کے راستے پر نہ چلنا۔

کیا کہنا چاہتا ہے اللہ شیطان نماز تو اَب بھی پڑھتا ہے جملہ مذاہب کے علما کا اتفاق ہے اِس پر کہ شیطان نماز اَب بھی پڑھتا ہے اور اِس کا سب سے بڑا جال ہے ہی نماز یہ سب علماء کا فیصلہ ہے کہ شیطان بدعمل نہیں بدعقیدہ ہے۔

کیوں جو نبی اللہ نے کہا میرے ساتھ ساتھ میری حجت کو جھکو فوراً کہا تجھے جھکوں گا غیر اللہ کو نہیں یہ وہ پہلا قیاس تھا جو شیطان ملعون نے کیا اور اللہ نے اپنی بارگاہ سے نِکال دیا۔

اَب آیتِ ہے قرآن کی کہ شیطان اللہ کے ذکر سے بھی روکتا ہے اور الصلوٰۃ (نماز) سے بھی صلوٰۃ ولایت علیؑ اور ذکر اللہ ہے علیؑ۔

مومنو خبردار رہنا شیطان کا اِرادہ یہ ہے کہ وہ تمہیں علیؑ سے بھی دور کرے اور ولایت علیؑ سے بھی دُور کرے۔

اَب یہ آپ کی مَرضی ہے شیطان والی پڑھو یا علی والی پڑھو۔

آیت نمبر 5

سورہ المعارج آیت 33,34,35

والذین ھم بشھدتھم قائمون ہ والذین ھم علیٰ صلاتھم یحافظون ہ اُولئک فی جنت مکرمون .

اور وہ لوگ جو اپنی شہادتوں (کم ازکم تین) پر قائم ہیں وہی جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں وہی تو جنتوں میں باعزت رہیں گے۔

خالقِ کائنات کی نظر میں جنتی وہی لوگ ہیں جو شہادت پر قائم ہیں۔

عربی گرائمر میں صیغہ جمع کم ازکم تین یعنی دو سے زیادہ کے لئے بولا جاتا ہے اور اگر 2 مُراد ہو تو صیغہ تشنیہ آتا ہے۔

شھادۃ	۔شھادتین	۔شہادات
ایک گواہی	دو گواہیاں	کم ازکم تین گواہیاں یا زیادہ۔

میری اپنے جملہ قاریوں سے جو اِس کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں انتہائی مودبانہ گذارش ہے کہ الحمد سے لیکر والناس تک قرآن پاک کا غور سے مطالعہ کرو اللہ کی بے عیب کتاب میں کہیں بھی اگر میرے کسی قاری کو لفظ شھادتین مِل جائے تو میرا فون نمبر 0333-4953414 ہے اِس پر فون کر لینا میں بھی تمہارے ساتھ مِل کر نماز میں

گواہی کو دو شہادتوں تک محدود کرلوں گا ہاں اگر کہیں نہیں دکھا سکتے آپ اور نہ ہی مقصر مُلاں تو خدارا تھوڑا سا اپنے اوپر رحم کرو مولویوں کے چکر سے باہر نکلو اور قرآن اللہ کی کتاب کیمطابق جہاں جنتی لوگوں کی نشانی بھی یہی ہے کہ وہ شہادات کے قائل ہیں کم از کم تین شہادات۔

ا شــهد ا ن لا ا له الا ا اللّٰہ و ا حد ہ لا شر یک له

و اشــهـد ان مـحـمد ا عبد و و ر سـو له ا شهد ا ن عليا

ولی ا اللّٰہ و او لا د ہ ا لمعصو مین حجج اللّٰہ .

پڑھ کر شہادات پر عمل کر کے قرآن مقدس کی آیات کے منکر تو نہ بنو۔

لمحہ فکریہ

قرآن مقدس کا حکم ہے کہ سورہ مائدہ آیت نمبر 44,45,47 **مـن لم يحكم بما اُ نزل اللّٰہ فـا و ليک هم الكفرو ن ہ۔**

جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ کافر ہے۔

من لـم يـحكم بما ا نز ل اللّٰہ فا و لئک هم الظلمون ہ.

جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ ظالم ہے۔

و مـن لم يحكم بما ا نزل اللّٰہ فا و لئک هم الفـقـو ن .

جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ فاسق ہے۔

ذرا سوچیئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عقل سلیم عطا کی ہے اور حکم دیا ہے قرآن میں دین میں تدبیر حاصل کرو غور و فکر کرو۔ قرآن کا بالکل واضح فیصلہ ہے کہ **لا تـزر و ز ر ة و ز ر لـخر**

ی۔ بروز قیامت کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا نہیں اُٹھائے گا یعنی ہر کسی کو اپنے اعمال کا حساب کتاب خود دینا ہے تو قرآن نے فیصلہ دیا کہ

(1)۔ جو بھی قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ کافر ہے۔

(2)۔ جو بھی قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ ظالم ہے۔

(3)۔ جو بھی قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ فاسق ہے۔

(4)۔ الحمد سے والناس تک پورے قرآن میں کہیں کسی ایک جگہ پر شہادتین یعنی دو گواہیوں کا ذکر نہیں ہے۔

(5)۔ قرآن مقدس میں اگر جنتی کی اس دُنیا میں کوئی نشانی بتائی گئی ہے تو وہ ہے شہادات (کم از کم تین گواہیاں) پر قائم رہنے والے ہے

قرآن کے بارے میں علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قرآن اپنی گواہی خود دیتا ہے۔ یعنی اگر غور کرو کسی مسئلہ کو سمجھنا چاہو تو قرآن مجید اپنی آیات کی تشریح و تفصیل اپنی دوسری آیات کے ذریعے سے خود کرتا ہے۔ مثلاً سورہ المائدہ آیت نمبر ۵۵. **ا نما و لیکم اللّٰہ و ر سو لہ وا لـذ ین ا منو الذ ین یقیمون الصلوٰۃ و یو تو ن الز کوٰ ۃ و ھم را کعو ن .**

یقیناً (بے شک) ایک ولی تمہارا اللہ ہے دوسرا اُس کا رسولؐ اور تیسرا وہ جو نماز قائم کرتا ہے اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتا ہے۔ ویسے تو پورا عالم اسلام اور کم از کم شیعہ اثنا عشریہ تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا جو یہ بات تسلیم نہ کرے کہ۔

ایک ولی اللہ ہے۔ دوسرا اُس کا رسول (محمد مصطفیٰؐ) اور تیسرا ولی امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ ہے جس نے اللہ کے حکم کے مطابق حالت رکوع میں زکوٰۃ دی۔

__سورہ النساء آیت نمبر ۵۹۔__

یا یھا الذین امنو ا طیعو اللہ و اطیعو الر سو ل و او لی الا مر منکم .

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اولی الامر کی۔

یعنی اطاعت کرو اللہ کی اطاعت کرو محمد رسول اللہ کی اور اطاعت کرو اُولی الامر کی (امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ) کی اور اُن کی اولاد سے آئمہ طاہرینؑ کی۔

قرآن مقدس میں ارشاد رب العزت ہے کہ

(1) حکم قرآن سے لو۔

(2) شہادتیں 3 دو یا 3 سے زیادہ دو

(3) ولایت تین کی مانو۔ اللہ۔ رسولؐ اور علیؑ (اولادِ علی آئمہ طاہرینؑ)

(4) اطاعت تین کی کرو اللہ۔ رسولؐ۔ اور علیؑ۔

__تشہد__

آقائی علی خامنہ ای نے اپنی کتاب۔ نماز کی گہرائیاں صفحہ نمبر 98 باب تشہد — تشہد نماز آیت اولی الامر کے تحت پڑھا جاتا ہے **اطیعو اللہ و اطیعو الرسول و اولی الا مر منکم** ۔ اطاعت اللہ کی کرو اطاعت رسولؐ کی اور اولی الامر کی کرو۔ مذہب امامیہ کے ہر عالم نے اولی الامر سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور آئمہ طاہرینؑ ہیں۔

تو اَب تیسری گواہی **اشھد ان امیر المو منین علی ولی اللہ**

و اولا د ہ حُجج اللّٰہ ۔کہنا بھی ضروری ہے بلکہ لازی ہے

القطرہ جلد دوم ،صفحہ 59۔تاویل آیات ،جلد 1 صفحہ 24۔تفسیر البرہان جلد 1 صفحہ 44۔کتاب التوحید صفحہ 191 علامہ شیخ صدوق ؒ۔کتاب معانی الاخبار جلد 1 صفحہ نمبر 43 شیخ صدوق ؒ۔حضرت امام ششم سے کسی نے اللہ کے معنی دریافت کیے تو آپؑ نے فرمایا۔

الالف الاء اللّٰہ علی خلقہ بولایتنا ولام لزومہ علی خلقہ بولایتنا والھاء ھوان لمن خلف آل محمدؐ.

الف سے آلاء ہے یعنی وہ نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو ہماری ولایت کی صورت میں عطا کی ہیں۔اور لام سے یہ مُراد ہے کہ اِس نے مخلوق پر (انسانوں پر نہیں) پوری مخلوق پر ہماری ولایت واجب نہیں لازم کردی کیونکہ واجب ساقط بھی ہوسکتا ہے لازم ساقط نہیں ہوتا۔اور ھا سے مراد ہے کہ جو بھی آلِ محمدؐ کی مخالفت کرے اللہؑ سے رُسوا کردیتا ہے۔

<u>قرآن سورہ البقرہ آیت نمبر 283۔</u>

ولا تکتموا الشھدۃ ومن یکتمھا فانہ اثم قلبہ واللّٰہ بما تعملون علیم .

ایک شہادت (جو کہ خاص ہے) کو مت چھپاؤ جو اس شہادت کو چھپائے گا وہ دل کا گنہگار ہوگا۔

قرآن سورہ بقرہ آیت نمبر 140۔

و من اظلم ممن کتم شهدة عنده من الله .

اس شخص سے بڑا ظالم (بہت بڑا ظالم) کون ہوسکتا ہے جو اُس شہادت کو چھپاتا ہے جو اللہ کی طرف سے ہے۔

نوٹ۔

اسلام میں کوئی انسان بھی شہادت توحید کو اور شہادت رسالت کو نہیں چُھپاتا وہ کون سی شہادت عظمیٰ ہے جسے لوگ چھپا رہے ہیں اور اللہ انہیں اظلم بہت بڑے ظالم کہہ رہا ہے۔

تفسیر صافی جلد 1 صفحہ 176۔

مقدمہ مراۃ الانوار تفسیر البرھان ہاشم البحرانی صفحہ نمبر 46۔

یکتما لهم شهاده الله لمحمد با النبوة و بعلی با لو صا یته ه.

یہ چھپائی جانے والی شہادت وصایۃ امیر المومنین علیہ السلام کے لیے ہے یہ چھپائی جانے والی شہادت یوم غدیر والی گواہی ہے۔

سورہ المنافقون آیات نمبر 1 تا 2۔

اذا جاءک المنفقون قالو ا نشهد انک لر سو ل الله و الله یعلم انک لر سو له ه و الله یشهد ا ن المنفقین لکذ بو ن ه اتخذ و ایما نهم جنته فصده

عن سبیل اللہ ہ انھم ساء ما کانو یعلمون ہ.

(اے میرے حبیبؐ) جب تیرے پاس منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً تو اللہ کا رسولؐ ہے اور اللہ بھی اس کا علم رکھتا ہے کہ ضرور تو اُس کا رسولؐ ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً منافقین ضرور جھوٹے ہیں اپنی قسموں کے ذریعے سے لوگوں کو اللہ کی سبیل (امیر المومنین علیؑ) سے روکتے ہیں یقیناً وہ جو بھی عمل کرتے ہیں سب گناہ (بُرے) ہیں۔ گذارش ہے کہ

(1)۔ مشارق الانوار الیقین صفحہ 62 رجب البرسیؒ

عبداللہ ابن عمر نے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ

ان علیا من منزلہ روح من الجسد .

علیؑ کی منزلت میرے ساتھ ایسے ہے جیسے، روح کی جسد (جسم) کے ساتھ۔

(2)۔ سیرت النبی میں ڈاکٹر طفیل جلد ۹ اور الفقرہ من آقائی مظفری ایران میں ہے کہ۔

حدیثِ رسولؐ !

ان علیا منی بمنزلتہ راس من بدنی ہ .

حضورؐ فرماتے ہیں ! علیؑ کی منزلت میرے نزدیک ویسی ہے جیسے سر کی بدن سے۔ سر بدن سے جدا کیا جائے تو زندگی نہیں رہتی۔ علیؑ اور محمدؐ جدا کرنے سے بدن سے سر کیسے جدا کیا جا سکتا ہے کان نہ ہوں تو زندہ رہنا ممکن ہے آنکھ نہ ہو۔ ہاتھ نہ ہوں۔ پاؤں نہ ہوں تو زندگی باقی رہ سکتی ہے۔ مگر سر نہ رہے تو زندہ رہنا ممکن نہیں۔ اسی لئے فرمایا کہ کسی جگہ پر علیؑ کو مجھ سے جدا کرو گے چاہے تشہدِ نماز بھی ہو تو سمجھ لو کہ سر کو تن سے جدا کر رہے ہو اور دین کو قتل کر رہے ہو۔

سورہ تغابن آیت نمبر ۱۔

ء فامنوا با اللہ و رسولہ و النور للذی انزلنا ہ.

بس ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اُس نور پر جو ہم نے نازل کیا۔

کتاب سیر الصلوٰۃ علامہ خمینیؒ صفحہ 68 اور کتاب احتجاج طبرسی جلد 1

من قال لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فلیقل علیاً امیر المومنین ولی اللہ ہ .

تم میں سے جو کوئی جس وقت بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے فوراً کہے (بغیر توقف کے کہے) علیؑ امیر المومنینؑ ولی اللہ۔

نتیجہ ماخوذ از صفحہ 1 تا 98۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل عطا کی ہے دین میں تفکر اور تدبر حاصل کرنے کے لئے

سمجھ بوجھ کے لیے ذرا سوچو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

ذالک الکتاب لا ریب فیہ ۔یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے یہ بے عیب خالق کی بے عیب کتاب ہے اِس میں تدبر حاصل کرو اور

(1) جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ کافر ہے۔

(2) جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ فاسق ہے۔

(3) جو قرآن سے حکم نہیں دیتا وہ ظالم ہے۔

(4) ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(5) تفسیر نمونہ۔ ظالم وہ ہیں جن کے بارے میں بروز قیامت مؤذن (علیؑ)

اعلان کرے گا کہ **الا لعنتہ اللہ علی الذین کذ بو بولا یتی**

و استخفو ا بحقی .

(6) مسائل الشریعہ میں محمد حسین ڈھکو اور وسائل الشیعہ میں حُر عاملی فرماتے ہیں کہ

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔

(7) ہر نماز کے وقت جب یہ (منکر) لوگ پڑھتے ہیں تو (رحمت کی بجائے) اُن پر خدا

کی لعنت نازل ہوتی ہے اس لئے کہ یہ ہمارے حق کا انکار کرتے ہیں اور ہمیں جھٹلاتے ہیں۔

جو اللہ کی سبیل (ولایت امیر المومنینؑ) سے لوگوں کو روکے اُس کے اعمال جو بھی

کرتا ہے گناہ ہیں۔

(8) سورہ آل عمرانؑ ۔ وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد (یعنی ولایت علیؑ کی

گواہی) انکار کر دیتے ہیں اور صرف اشھد ان محمد الرسول اللہ کی گواہی دیتے ہیں وہ کافر ہیں

ظالم ہیں اللہ اُنہیں ہدایت نہیں کرے گا۔

(9) جو ایمان (ولایت علیؑ) کا انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے سارے اعمال حبط کر

لیتا ہے اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

(10) اے میرے رسول "علیؑ" کا نام بلند آواز سے نہیں درمیانی آواز سے لے مگر علیؑ

سے نہ چھپا تا وقتیکہ مَیں تجھے اعلانیہ کہنے کا حکم نہ دوں۔

(11) اے میرے رسول "اب علیؑ" کا اعلان بھی کر اور عملاً بھی دکھا کہ جس کا تو مولا ہے

اُس کا علیؑ مولا ہے۔

(12) علیؑ کی ولایت کی گواہی جب رسولؐ نے قولاً اور فعلاً دونوں طرح سے دے دی تو اللہ تعالیٰ نے کہا آج میں نے دین اسلام کو مکمل کیا ہے اور میں تیرے دین سے راضی ہوا۔

(13) رسولؐ نے خوش ہو کر اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ میریؐ رسالت اور علیؑ کی ولایت کی وجہ سے آج دین اسلام پر راضی ہوا اور اُسے مکمل کرنے کا اعلان کیا۔

(14) امام صادق آلِ محمدؑ نے فرمایا کہ اللہ کے حکم نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر اس سے بھی بڑا ہے کے بارے فرمایا کہ نماز ہماری ولایت ہے اور فحش اور منکر ہمارے دُشمن کا نام ہے۔

(15) اللہ کے حکم اور میرا ذکر نماز سے بڑا ہے کہ بارے معصومؑ نے اصولِ کافی میں فرمایا کہ (نحن ذکر اللّٰہ و نحن اکبر) ہم ہیں اللہ کا ذکر اور ہم ہی بڑے (اکبر) ہیں۔

(16) اللہ نے سورہ معارج میں نمازیوں جنتی لوگوں کی نشانی یہ بتائی کہ جو شہادات (کم از کم تین یا اِس سے زیادہ گواہیاں) پر قائم ہیں۔

(17) اور جو لوگ اُس شہادت کو چھپاتے ہیں جو اللہ کی طرف سے ہے اِس کے باوجود کہ اللہ نے کم از کم 3 شہادتوں کا حکم دیا ہے۔ تین ولایتوں کا حکم دیا اور 3 اطاعتوں کا حکم دیا اللہ کی نظر میں بھی سب سے بڑے ظالم (یعنی اظلم) ہیں۔

(18) اللہ تعالیٰ نے مُنافقوں کی نشانی یہ بتائی کہ جو توحید اللہ اور اُس کے رسولؐ کی گواہی تو دیتے ہیں مگر اللہ کہتا ہے یہ منافق ہیں کیونکہ یہ لوگوں کو اللہ کی سبیل (ولایت علیؑ)

سے روکتے ہیں۔

میرے مومنین بھائیو خدا کے واسطے رسولؐ اور آلِ رسولؐ کے واسطے اپنی اُخروی زندگی کی کامیابی کے واسطے ان اٹھارہ عدد گذراشات کو بار بار پڑھو اور پھر فیصلہ کرو کہ اللہ کے قرآن میں شہادات کا ذکر ہے شہادتین کا پورے قرآن میں ذکر نہیں تو پھر تم بھی مولوی کے چکر سے باہر نکلو اور **اشھد ان علیا ولی اللہ** ۔کی شہادت دے کر فادخلو فی السلم کافہ کے تحت مکمل طور پر اس دین اسلام میں داخل ہو جاؤ جو دین مکمل ہی ولایتِ علیؑ کے اعلان سے ہوا۔

سگِ درِ بابِ مدینۃ العلم

ظہور اختر خان روکھڑی۔ایم۔اے

8 ذی الحج 1434 ہجری

(باب نمبر 2)

کُتب اربعہ اور شہادت ثالثہ

کُتب اربعہ میں من لا یحضرہ الفقیہ۔ تالیف الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی۔

جلد اوّل صفحہ نمبر 211 حدیث نمبر 938۔

و قال حلبی له اسمی الائمه فی الصلوٰة ؟ قال اجملهم .

اور حلبی نے ایک مرتبہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا ہم نماز میں آئمہ علیہم السلام کے نام لے سکتے ہیں آپؑ نے فرمایا ہاں اجملھم ذکر کرو۔

امام ششمؑ نے فرمایا۔" **اجملهم** " مختصراً لے سکتے ہیں یا **اجملهم** کا دوسرا معنی ہے خوبصورت کر کے لے سکتے ہو بڑے حُسن و جمال سے نام لے سکتے ہو نماز میں آئمہ طاہرین علیہم السلام کے۔

صفحہ نمبر 312 حدیث نمبر 1415۔

ابان بن عثمان نے حلبی سے روایت کی ہے کہ اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا مَیں نماز میں آئمہ کا نام لوں آپؑ نے فرمایا ان سب کا اجمالی طور پر ذکر کرو۔

کتاب من لا یحضر الفقیہ تالیف شیخ صدوق "۔ جلد 1 صفحہ نمبر 202۔

بعد از تکبیر نماز شروع کرنے سے پہلے دُعائے توجہ پڑھو اس طرح

و جهت و جهی للذ ی فطر السموات و الا ر ض علیٰ ملتہ ابر اہیم و دین محمد و منہا ج علی حنیفا مسلما و ما انا من المشر کین ان صلاتی و نسکی و ما خیا یٰ و مما تی للّٰہ رب العا لمین لا شر یک لہ و بذا لک ا مر ت و ا نا من المسلمین ۔

مَیں نے اپنا رُخ موڑا اس ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے ملتِ ابراہیم دینِ محمدؐ اور مَسلک علیؑ پر قائم رہتے ہوئے سیدھا مسلمان ہوں مَیں مشرکوں میں نہیں ہوں میری نماز میری عبادت میرا جینا میرا مَرنا تمام عالمین کے ربّ کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اُسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور مَیں مسلمینؑ (تسلیم کرنے والوں) میں سے ہوں۔

کتاب من لا یحضر الفقیہ جلد اول صفحہ نمبر 221 حدیث نمبر 967۔

ا للھم ا نی اشھد ک و اشھد ملا ئکتک و انبیاء ک و ر سلک و جمیع خلقک انک (انت)اللّٰہ ربی و الا سلا م دینی و محمد نبی و علیا و الحسن وا لحسین و علی بن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و مو سیٰ بن جعفر و علی بن

موسیٰ و محمد بن علی بن محمد والحسین بن علی و الحجته بن الحسن بن علی آئمتی بهم اتو لی و من اعدائهم ابراء .

ترجمہ سجدہ شکر۔ عبداللہ بن جندب نے حضرت موسیٰ بن جعفرؑ سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ وہ جناب سجدہ شکر میں یہ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تجھے گواہ کر کے کہتا ہوں اور تیرے ملائکہ اور تیرے انبیاء اور تیرے رسولوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ بیشک تو ہی میرا ربّ ہے اور اسلام میرا دین ہے محمدؐ میرے نبیؐ ہیں اور حضرت علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ، علیؑ بن حسینؑ، محمد بن علیؑ، و جعفرؑ بن محمد موسیٰؑ بن جعفر، علیؑ بن موسیٰؑ و محمدؑ بن علیؑ، علیؑ بن محمدؑ و حسنؑ بن علیؑ والحجتہ بن حسنؑ بن علیؑ میرے آئمہ ہیں۔ میں ان سے محبت کرتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے برات کا اظہار کرتا ہوں۔ پھر تین بار اللهم انی اتشهد ک د م المظلو م.

اے اللہ میں تجھے خونِ مظلوم کی قسم دیتا ہوں۔ سجدہ شکر میں علیؑ سے لیکر امام زمانہؑ تک جملہ آئمہ طاہرینؑ کے نام لینا آئمہ کی سنت ہے۔

(2)۔ کتاب مُستطاب الشافی کتاب الصلوٰۃ۔ ترجمہ۔ فروع کافی جلد2 صفحہ 101 تا 102 باب نمبر 29۔

۔علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینیؒ

عن منصور عن بکر بن حبیب قال قلت لابی جعفر علیه السلام ای شیء اقول فی التشهد وا

لقنوت : قال باحسن ما علمت فاءِ له لو کان مو قتا لھلک الناس.

ترجمہ: مَیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا تشہد اور قنوت میں کیا پڑھا جائے فرمایا۔ جو سب سے اچھا جانو (اَحسن ذِکر) اگر معین ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔

کیا کائنات میں خدا اور رسول اللہ ؐ کے ذکر کے ساتھ علیؑ ولی اللہ سے اَحسن ذکر کوئی ہے سب سے اَحسن ذکر توحید و رسالت کے ساتھ علیؑ کا ہی ہے ناں۔

اور غور کرو وہ کون سا ذکر تھا جسکا اگر پابندی سے کرنے کا حکم دے دیا جاتا تو لوگوں کی ہلاکت کا ڈر تھا۔

<u>نمبر 2 فروع کافی جلد 2 صفحہ نمبر 87۔</u>

مَیں نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا کہ سجدہ شکر میں کیا کہا جائے۔ فرمایا سجدہ میں کہو۔

اللھم انی اشھدک و اشھد ملائکتک و انبیاءک و رسلک و جمیع خلقک انک اللّٰہ ربی و الاسلام دینی و محمد بنبی و علیا و فلانا فلانا الی آخرھم آئمی بھم اتولیٰ و من عدو ھم البراء.

<u>ترجمہ</u> یا اللہ مَیں گواہ کرتا ہوں تجھ کو تیرے ملائکہ کو تیرے انبیاء و مرسلین کو اور تیری تمام مخلوق کو اے اللہ تو میرا رب ہے اسلام میرا دین ہے محمد ؐ میرے نبی ؐ ہیں علیؑ اور فلاں فلاں آخری امام تک یہ میرے امام ہیں مَیں ان سے محبت کرتا ہوں اور انکے دشمنوں سے بیزار

ہوں۔

(3) تہذیب الاحکام جلد 1 طبع ایران چھاپ اوّل

شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی قدس سرہ۔ صفحہ نمبر 163۔ کتاب الصلوٰۃ باب التکبیرات

قال ابی جعفرؑ ای شئے القول فی التشھد و القنوت قال قل باحسن ما عملت فانہ لو کان موقتا لھلک الناس.

ترجمہ۔ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ تشہد اور قنوت میں وہ پڑھو جو سب سے اچھا جانو (احسن ذکر) اور اگر معین (مقرر) ہوتا تو لوگ ہلاک ہوجاتے۔

تہذیب الاحکام۔ جلد اول، صفحہ 165 شیخ طوسیؒ

سجدہ شکر میں کتاب الصلوٰۃ تکبیرات ابا عبداللہ علیہ السلام۔

قال قل فی کل صلوۃ فریضہ رضیت باللّٰہ و محمد نبیا و بالاسلام دینا و بالقرآن کتابا و بالکعبتہ قبلہ و بعلی ولیا و اماما و بالحسنؑ والحسینؑ والائمہ صلوٰاۃ اللّٰہ علیھم اللھم انی رضیت بھم آئمہ فارضنی لھم انک علی کل شی قدیر.

ترجمہ: ابا عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام نمازوں میں (فرض نمازوں) پڑھو میں راضی ہوں کہ اللہ میرا رب ہے محمدؐ میرا نبی ہے اسلام میرا دین ہے قرآن کتاب ہے اور کعبہ قبلہ ہے اور علیؑ میرا ولی اور امام ہے اور حسنؑ و حسینؑ اور آئمہ طاہرینؑ علیہ السلام میرے امام اور آئمہ ہیں اے اللہ تو ان سے راضی ہو جن سے یہ راضی ہیں۔

(4)۔ کتاب الاستبصار ۔شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی جلد اول۔صفحہ 342۔

سئالت ابا جعفر علیه السلام عن التشد فقال: لو كان كما يقولون واجبا على الناس هلكوا.

حضرت امام محمد باقرؑ سے کسی نے سوال کیا کہ مولا تشہد نماز میں کیا پڑھنا واجب ہے۔کیا پڑھنا چاہیے۔مولا نے جواب میں فرمایا۔اگر تشہد میں اگرچہ جس طرح کہتے ہیں واجب کر دیا جائے تو لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

کتاب مستطاب الشافی اُصولِ کافی ۔مولانا الشیخ بن محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ۔

جلد 1 صفحہ نمبر 272 بات النوادر حدیث نمبر 4۔

عن ابی عبد الله عليه السلام فی قول الله عز وجل و الله الاسماء الحسنیٰ فادعوه بها قال نحن والله الاسما الحسنى التى لا يقبل الله من العباد عملاً الا بمعرفتنا ٥ .

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ و للہ الا سماءُ الحسنٰی کے متعلق فرمایا ہم ہیں اللہ کے اسماء الحسنٰی بغیر ہماری معرفت کے بندوں کا کوئی عمل قابلِ قبول نہ ہوگا۔

اُصول کافی

جلد اوّل صفحہ نمبر 273 باب النوادر حدیث نمبر 5

قال قال ابو عبد اللّٰہ علیہ السّلام ا ان خلقنا فا حسن خلقنا و صور رنا فا حسن صور رنا و جعلنا عینه فی عباد ہ و لسانه الناطق فی خلقه و یدہ المبسوطته علی عباد ہ با لرا فته و الرحمته و و جهه الذی یو تی منه و با به الذی یدل علیه و خزانه فی سمائه و ار ضه بنا اثمرت الاشجار و اینعت الثمار وجرت الا نهار و بنا ینزل غیث السماء و ینبت عشب الار ض و بعبا دتنا عبد اللّٰہ و لو لا نحن ما عبد اللّٰہ .

فرمایا: ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا اور بہترین صورت دی اور ہم کو اپنے بندوں میں اپنی آنکھ قرار دیا اور اپنی مخلوق پر لسان ناطق بنایا اور بندوں پر ہم کو دست کشادہ قرار دیا مہربانی اور رحمت کے لئے اپنا وجہ بنایا جس سے اس کیطرف توجہ کی جاتی ہے اور ہمیں اپنا دروازہ قرار دیا جس سے اس کی طرف پہنچنا ہوتا ہے ہم زمین و آسمان میں اس کے خزانہ ہیں ہماری وجہ سے درخت پھل لاتے ہیں ہماری وجہ سے پھل پکتے ہیں اور انہار جاری ہوتے ہیں اور ہماری وجہ سے بادل برستے ہیں اور زمین پر گھاس اگتی ہے ہماری عبادت کی وجہ سے خدا کی عبادت ہوئی اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔

اُصول کافی جلداوّل صفحہ نمبر 275

قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول بنا عبد اللّٰه و بنا عرف اللّٰه و بنا و حد للّٰه تبارک و تعالیٰ و محمد حجاب اللّٰه تبا رک و تعالیٰ .

فرمایا، امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کی عبادت ہماری وجہ سے ہوئی۔ اللہ کی معرفت ہماری وجہ سے ہوئی۔ اللہ کی وحدانیت ہماری وجہ سے قائم ہوئی اور محمدؐ اللہ کے حجاب ہیں۔

صفحہ نمبر 274۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ

نحن حجته اللّٰه و نحن با ب اللّٰه و نحن لسا ن اللّٰه و نحن وجه اللّٰه و نحن عین اللّٰه فی خلقه و نحن و لاة امر ا للّٰه فی عبا د ه .

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم حجت اللہ ہیں ہم بابُ اللہ ہیں ہم لسان اللہ ہیں ہم وجہ اللہ ہیں ہم اُسکی مخلوق میں عین اللہ ہیں۔ ہم اُس کے بندوں میں اولی الامر ہیں۔

اُصول کافی جلد2 صفحہ نمبر 507

عن ابی جعفر علیه السلام قا ل !

ا و حی اللّٰه الی نبیه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم فا ستمسک با لذ ی ا و حی الیک انک علی صرا ط مستقیم ہ ۔(سورہ الزخرف آیت ۴۳)

قا ل انک علی و لا یته علی و علی ھو الصراط المستقیم.

امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ آیہ "اے رسولؐ مضبوطی سے قائم رہو اُس پر جو تمہیں وحی کی گئی ہے کہ تم صراطِ مستقیم ہو"۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خُدا نے فرمایا کہ "اے رسولؐ تم ولایت علی علیہ السلام پر قائم رہو اور علی علیہ السلام ہی صراطِ مستقیم ہے۔

اصول کافی جلد 2 صفحہ 510

امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کے قول **فا قم و جھک للدٰ ین حنیفاً قا ل ھی الو لا یته ہ .**

آیہ اے رسولؐ دینِ حنیف پر ثابت قدم رہو کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس سے مُراد ولایت ہے۔

اُصول کافی جلد 2 صفحہ 512

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قا ل سا لته عن تفسیر ھذہ الا یته ما سلککم فی سقر ہ قا لو لم نک من المصلین ہ.(سورہ المدثر، آیت ۴۳،۴۲)

قا ل عنی بھا لته نک من اتبا ع الا ئمته الذ ین .

حضرت ابوعبداللہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی راوی نے کہ (جنت والے دوزخ والوں سے پوچھیں گے) تمہیں دوزخ کی طرف کیا چیز لے آئی وہ کہیں گے ہم نماز گزار نہ تھے آپ نے فرمایا اس سے مُراد یہ ہے کہ ہم ان آئمہ کے پیرو نہ تھے جن کی شان میں یہ

آیت ہے۔

اُصول کافی جلد2 صفحہ 512تا513

عن ابی حمزہ قال سئالت ابا جعفر علیہ السلام عن قول اللّٰہ تعالی ہ قل انما اعظکم بواحدۃ ہ.

(سورہ السبا ۴۶) فقال انما اعظکم بولایتہ علی علیہ السلام (ھی الواحدۃ التی قال اللّٰہ تبارک و تعالیٰ ہ.

آیہ میں تم کو ایک کی نصیحت کرتا ہوں، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اِس ایک سے مراد ولایت علیؑ ہے۔

کُتب اربعہ اور شہادۃ الثالثہ ایک تجزیہ

(1)۔الشیخ طوسیؒ مصنف الاستبصار نے اپنی کتاب الفہرست

(2)۔ابن شہر آشوب نے اپنی کتاب "معالم" میں۔

(3)۔علامہ رازی نے اپنی کتاب "الذریعہ" میں۔

(4)۔علامہ بہائی کے والد بزرگوار شیخ حسین بن عبدالصمد نے اپنی کتاب "الدرایہ" کی یہ عبادت نقل کی ہے کہ واصولنا الخمستہ الکافی و مدینتہ العلم و من لا یحضرہ الفقیہ و التھذیب و الاستبصار.

ہمارے مذہب کی اصولی کتابیں پانچ ہیں۔

(1) کافی (2) مدینۃ العلم (3) من لایحضرہ الفقیہ

(4) تہذیب (5) الاستبصار

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے زمانے میں کتاب مدینۃ العلم موجود تھی۔ بعد میں ضائع ہوگئی۔

(5) علامہ باقر مجلسیؒ نے اس کی تلاش کے لئے زرِ کثیر خرچ کیا مگر کتاب نہ مل سکی۔

(6) کتاب الذریعہ میں ہے کہ سید محمد باقر جیلانی نے اس کتاب مدینۃ العلم کے حصول کے لئے بے دریغ رقم خرچ کی مگر کامیاب نہ ہوئے۔

(7) علامہ ابن طاہری علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب فلاح السائل میں اور شیخ جمال الدین بن یوسف حاتم فقیہ شافعی نے اپنی کتابوں میں کتاب **مدینۃ العلم** سے کافی روایات نقل کی ہیں۔

نوٹ۔

مندرجہ بالا حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب شیعہ کی "کتب خمسہ" تھیں جس میں سے ایک کتاب مدینۃ العلم جو کہ الشیخ صدوق کی کتاب تھی اور من لا یحضرہ الفقیہ سے بڑی کتاب تھی ضائع ہوگئی۔

عِلاوہ ازیں ہمارے آئمہ اور بزرگ علماء کی ہزاروں تصانیف ضائع ہوگئیں جو شائع نہیں ہوسکیں مثلاً

(1) کتاب الذریعہ الی تصانیف الشیعہ میں آقائے بزرگ تہرانی نے لکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب نے 739 کتابیں لکھیں جن میں سے کوئی بھی ہمارے پاس نہیں ہے۔

(2) مندرجہ بالا کتاب میں بزرگ تہرانی مزید تحریر فرماتے ہیں کہ آبان بن تغلب نے 130,000 ایک لاکھ تیس ہزار احادیث بیان کیں۔

آلِ ایمن نے 160,000 ایک لاکھ ساٹھ ہزار احادیث بیان کیں۔

یونس بن عبدالرحمٰن نے کئی ہزار احادیث بیان کی ہیں۔

کیا وجہ تھی کہ یہ لاکھوں اَحادیث اور ہزاروں کتابیں ضائع کردی گئیں۔

علامہ آقائی محمد مہدی آصفی مقدمہ شرح لمعہ دمشقیہ میں لکھتے ہیں کہ آلِ محمدؑ کو جس سیاسی دباؤ سے گزرنا پڑا اور حکومت کے دباؤ کی وجہ سے فقہ کے راوی تشیع تہمت سے بچنے کے لئے آئمہ کو ملتے ہی نہیں تھے اور اگر امامؑ راستے میں مل جاتے تو راستہ تبدیل کر لیتے اور رات کو چھپ کر ملتے۔

ہمارے آئمہ علیہ السلام پر ایسا وقت بھی آیا کہ فقہی مسائل میں اختلاف کے باوجود چشم پوشی کرتے اور فقہی احکام آئمہ علیہ السلام خود چھپا لیتے اور پھر خلوت میں اصحاب کو بتا دیتے اور چھپانے کی علت بھی بتاتے فقہ اسلام میں تقیہ اس کا نام ہے۔

نتیجہ

کُتب اَربعہ میں امام محمد باقرؑ سے یہ روایت کہ اگر ہم تشہد تعین کر دیتے تو ہمارے ماننے والے ہلاک ہو جاتے اور ساتھ یہ فرمادیا کہ تشہد اور قنوت میں اَحسن ذکر کرو کیا یہی اشھد ان علیا ولی اللہ ۔کی گواہی تو نہیں اور وسائل الشیعہ میں سرکار حر عاملی نے لکھا کہ طریقہ اہل بیت علیہم السلام سے مروی احادیث کی کتابیں جو آئمہ علیہ السلام کے اصحاب نے لکھیں اُن کی تعداد (6600) تھی ۔اَب گن لیجئے کتنی آپ کے پاس ہیں اور باقی کہاں ہیں اور کیوں اور کس وجہ سے ضائع کردی گئیں ہیں غور کرنا آپ کا فریضہ ہے۔

(باب نمبر 3)

اَحادیث قدسی اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کے فرمودات اور

وِلایت علیؑ اور آئمہ طاہرینؑ

حدیث قدسی

عــن الــرب العلی انه قال لا دخلن الجنته من اطاع

علیا و ان عصانی و لا دخلن النار من عصاه و اِن اطاعنی ٥.

ترجمہ: مَیں اُسے جنت میں داخل کروں گا جو علیؑ کا اطاعت گذار ہو میرا چاہے گنہگار ہی کیوں نہ ہو اور مَیں جہنم میں ڈالوں گا اُسکو جو میرا چاہے اطاعت گذار ہو لیکن علیؑ کا دُشمن ہو۔

حوالہ جات

(1) جواہر السینہ العلامہ الشیخ حُر عاملی صفحہ نمبر 524۔

(2) کوکب دُری۔ صالح محمد کشفی حنفی صفحہ نمبر 163۔

(3) کواکب مفیہ (کواکب مضیہ) محمد حسین ڈھکو سرگودھا صفحہ نمبر 480۔

(4) کشف الیقین علامہ حلی۔ صفحہ نمبر 08۔

(5) المشارق الانوار الیقین علامہ حافظ رجب البرسی حلی۔ صفحہ نمبر 153 اُردو، صفحہ نمبر 145 عربی۔

(6) انوار القران سید راحت حسین سہارنپوری۔

(7) تفسیر کشاف

(8) البرھان مقدمہ مراۃ الانوار در مشکوۃ الاسرار صفحہ 23۔

(9) اکمال الدین بولایۃ امیرالمومنینؑ ۔علامہ سید نثار عباس نقویؒ

(10) الطوبی۔سید ابومحمد نقوی صفحہ 83۔

(11) تفسیر حدی المتقین ۔سید ابومحمد نقوی

(12) اَمالی۔شیخ الصدوق مجلس 94 حدیث 10

(13) امامت وولایت۔علامہ الشیخ الصدوقؒ ،صفحہ نمبر 71

(14) کشف الاحکام۔علامہ باقر نثار زیدی کراچی

حدیث نمبر 2 :

کتاب مشکوٰۃ الانوار۔شیخ الاسلام علامہ محمد اسمٰعیل طبرسی صفحہ نمبر 203 ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے سارے شیعہ جنت میں جائیں گے خواہ وہ نیک ہوں یا بد لیکن جنت میں اُن کے درجات اعمال صالح کی وجہ سے ہوں گے۔

شیعہ کے معنی : جو علیؑ اور اولادِ علی علیہ السلام سے پیار کرے وہ شیعہ ہوتا ہے (لسان العرب+لغت+المنجد وغیرہ)

حدیث نمبر 3 :

امالی شیخ مفیدؒ،صفحہ نمبر 153 فرمان امام ششمؑ مولا جعفر صادق علیہ السلام نے میسر سے فرمایا۔

وہ لوگ جو عملِ صالح کرتے ہیں مگر ہمارا مقام نہیں پہچانتے جہنم میں ہونگے اور وہ لوگ جو ارتکاب گناہ کرتے ہیں۔مگر ہمارا مقام پہچانتے ہیں جنت میں ہوں گے۔

حدیث نمبر 4 :

امالی شیخ صدوقؒ صفحہ نمبر 223 حدیث قدسی۔حضرت امام رضا علیہ السلام نے

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک وہ میرے رسول احمد مجتبیٰ کی نبوت کے ساتھ ولایت (علیؑ) کا اقرار نہ کرے۔

حدیث نمبر 5 :

وسائل الشیعہ جلد اول صفحہ 10 نور الابصار صفحہ 103 ابن مسعود نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آل محمدؐ کی ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر 6 :

امالی شیخ مفید صفحہ نمبر 70+ تفسیر البرہان از علامہ ہاشم البحرانی جلد اوّل صفحہ نمبر 279 امالی الشیخ طوسی صفحہ 367۔

والذی نفس محمد بیدہ لو ان احدھم وافی بعمل سبعین نبیا یوم القیامہ ما قبل اللہ منہ حتی یوافی بولایتی و ولایتہ علی بن ابی طالبؑ.

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے اگر کوئی شخص قیامت کے دن ستر (70) نبیوں کے عملوں (ثواب) کے ساتھ آئے تو خدا اس کے عملوں کو کبھی قبول نہیں کرے گا اگر وہ میرے ساتھ علی علیہ السلام کی ولایت کو نہ مانتا ہو۔

مومن کا گناہ منافق کی نیکی سے بہتر ہے

حدیث نمبر 7۔

کتاب۔احتجاج ،تالیف شیخ جلیل ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالبؑ طبرسی ،جلداول صفحہ نمبر 334۔طبع تہران،ایران (عربی) فارسی

فاذا قال احدکم لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ فلیقل علی امیر المومنین ٥ .

ترجمہ:۔ صفحہ نمبر 334 فارسی۔پس ھرکدام ازشما کہ می گوید ! لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلا فاصلہ بگوید علی امیر المومنین ٥

ترجمہ اُردو۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔تم میں سے جب بھی کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اُس پر واجب ہے (وہ فوراً بغیر توقف کے) وہ فوراً علیؑ امیر المومنینؑ بھی کہے۔

علاوہ ازیں درج بالا حدیث بحار الانوار،اور القطرہ من بحار مناقب النبی والعترۃ آیت اللہ سید احمد مستنبط میں بھی موجود ہے۔

اَب گذارش یہ ہے کہ قرآن کی آیت **اطیعو اللّٰہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم اور انما ولیکم اللّٰہ ---- راکعون ۔**

اور **وھم شھادتھم قائمون** کے تحت مندرجہ بالا فرمان معصوم فرمانِ امام جعفر صادقؑ کے مطابق جہاں بھی **لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول** یا **اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمد الرسول ا**

لـلّٰه آئے گا چاہے وہ کلمہ ہو چاہے اذان چاہے اقامت ہو چاہے تشہد نماز ہر جگہ ہر وقت ا

شهد ان علیاً ولی اللّٰه۔ (علیؑ کا ذکر) ساتھ آنا واجب ہے۔

<u>حدیث نمبر 8 :</u>

القطرہ سید احمد مستنبط جلد اوّل صفحہ 333 بحار الانوار جلد 39 حدیث 2547 امالی شیخ صدوق جلد 2 صفحہ 645 مجلس چورانوے۔

عــن ابن عباس قا ل قا ل ر سـو ل اللّٰه قا ل اللّٰه جل جلا له لوا جتعمع النا س کلهم علی وِلا یت علی ما خلقت النار ہ.

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسولِ خُداؐ نے فرمایا۔ اللہ نے فرمایا اگر تم لوگ علی علیہ السلام کی ولایت پر جمع ہو جاتے تو مَیں دوزخ (جہنم) کو خلق ہی نہ کرتا۔

وجہ یہ ہے کہ کتاب القطرہ من بحار مناقب النبی والعترۃ جلد اوّل صفحہ نمبر 334 اُردو ایڈیشن پر ہے کہ خوارزمی انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔

حـُـب عـلـی ا بـن ا بـی طـا لب حسـنته لا تضر معها سیئته و بغضه سئته لا تنـفـع معها حسـنـته ہ.

مناقب خوارزمی: 75 حدیث 54 مصباح الانوار صفحہ 127 ینابیع المودۃ صفحہ 91

علیؑ ابن ابی طالبؑ کی محبت ایسی نیکی ہے کہ اس کی موجودگی میں کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اس کی دُشمنی ایسی بدی ہے اور گناہ ہے جس کی موجودگی میں کوئی نیکی فائدہ نہیں دے سکتی۔

اَب درج بالا 2 حدیثوں سے یہ بات عیاں ہے کہ جہنم، دوزخ، صرف اور صرف مخالفانِ ولایت علیؑ منکران ولایت علیؑ ہی کے لئے بنائی گئی ہے اگر تمام اللہ تعالیٰ کی مخلوق

ولایت علیؑ پر جمع ہو جاتی تو اللہ تعالیٰ جہنم کو بناتا ہی نہیں۔

اَب جہاں تک قرآن میں **فویل للمصلین** کی آیت ہے تو اِس سے یقیناً وہی نمازی مراد ہونگے جو امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ کی وِلایت کا اِقرار نہیں کرتے کیونکہ علیؑ کی ولایت کے ساتھ تو گناہ نقصان دے بھی نہیں سکتے تو پھر غفلت یا کمزوری کیسی۔

<u>حدیث نمبر 9 :</u>

تفسیر عیاشی جلد اوّل صفحہ نمبر 245.246 حدیث نمبر 149

تفسیر الصافی جلد دوم محمد بن مرتضٰی المعروف مُلا فیض کاشانی صفحہ نمبر 300 تا 301

ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء .

اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ کسی کو اس کا شریک قرار دیا جائے۔ لیکن اِس کے سوا دوسرے گناہوں کو اے علیؑ تمہارے شیعوں اور محبوں میں سے جسے چاہے معاف کر دے گا۔

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا مَیں نے کہا یا رسول اللہؐ کیا یہ ہمارے شیعوں کے لئے ہے تو آپؐ نے فرمایا۔

ای و ربی انہ لشیعتک ۔میرے ربّ کی قسم یہ تمہارے شیعوں کے لئے ہے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد چہارم، صفحہ 295 حدیث نمبر 892)

تفسیر عیاشی میں اَمام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ **ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ** ۔کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص کو معاف نہیں کرے گا۔ جو ولایتِ علیؑ کا اِنکار کرے گا۔ **و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء** ن۔کا مفہوم ہے کہ جو

شخص علیؑ سے محبت کرے گا اُس کے تمام گناہ معاف کر دے گا۔ کتاب التوحید علامہ الشیخ الصدوق صفحہ نمبر 409 حدیث نمبر 9 پر ہے کہ امیر المومنینؑ (علیؑ) سے روایت ہے کہ قرآن کی آیتوں میں سب سے پسندیدہ مجھے یہ آیت لگتی ہے۔

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء.

حدیث نمبر 10:۔

کامل الزیارات۔ تالیف ابوالقاسم جعفر بن محمد بن جعفر بن موسیٰ بن قولویہ القمی متوفی 368ھ۔ صفحہ نمبر 242..241 فرمانِ حضرت امام ابوعبداللہ مسمع بن عبدالمطلب نے روایت کی ہے کہ

"کوثر پر امیر المومنینؑ ہوں گے اُن کے ہاتھ میں عوسج کا عصا ہو گا جس سے وہ ہمارے دُشمنوں کو وہاں سے دُور کریں گے اُن میں سے ایک شخص کہے گا۔ (انی اشہد الشہادتین) میں تو دونوں شہادتیں (یعنی توحید اور نبوت کی شہادت) دیتا ہوں تو آپؑ کہیں گے اپنے امام کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو کہ وہ تمہاری شفاعت کرے تو وہ کہے گا میرا امام جس کا آپؑ ذکر کر رہے ہیں مجھ سے بیزار ہو گیا ہے تو آپؑ اُسے حُکم دیں گے کہ دور ہٹ جا اور جس کو تم نے دُنیا میں اپنا پیشوا بنا رکھا اور جس سے تم دوستی کرتے رہے اُسی سے مانگو اگر وہ تمہارے نزدیک تمام مخلوق میں بہتر تھا تو اَب بھی اُسی سے کہو کہ وہ یہاں تمہاری شفاعت کرے کیونکہ سب سے بہتر تو وہ ہے جس کے پاس شفاعت ہے وہ کہے گا کہ مَیں پیاس سے ہلاک ہو رہا ہوں آپؑ اُسے فرمائیں گے کہ اللہ تیری پیاس کو اور زیادہ کرے (مسمع کا بیان ہے)

مَیں نے عرض کیا مَیں آپؑ پر قربان جاؤں وہ حوضِ کوثر کے قریب کیسے چلا جائے گا ؟ حالانکہ کوئی بھی اس پر قادر نہیں ہوگا آپؑ نے فرمایا۔

وہ دُنیا میں بری چیزوں سے پرہیز کرتا رہا اور جب ہم اہلِ بیتؑ کا ذکر کرتا تو ہمیں برا کہنے سے بھی باز رہتا اور کئی ایسی چیزوں کو اُس نے ترک کیے رکھا جن پر دوسرے لوگ جرأت کر لیتے تھے مگر یہ ہماری محبت کی وجہ سے اور ہمیں چاہنے کی وجہ سے اس طرح نہیں کرتا تھا۔ بلکہ اپنی عبادت میں زیادتی اور تدین کی وجہ سے اِس طرح کرتا تھا تو جب وہ اس طرح اپنے آپکو مشغول رکھتا تو لوگوں کو اچھائی یا بُرائی سے یاد کرنے کی اُسے فرصت ہی نہ ہوتی مگر اُس کا دِل منافق تھا۔ اور اُس کا دین ناصبی تھا۔ وہ ماضی کے خلفاء کا دوست اور ان دو کو سب پر مقدم رکھتا تھا۔

قولِ مترجم صفحہ نمبر 242 علامہ سید اقرار حسینؒ زیدی۔

کوئی بھی معقول انسان اس حدیث کو پڑھ کر سوچ سکتا ہے کہ "شہادتین" پر اکتفا کرنے والے وہی لوگ ہوں گے جو باطل اماموں کے پیروکار ہوں گے جن کے دل میں محبت اہلِ بیتؑ نہیں ہوگی لیکن وہ اپنی عبادت میں شدید مشقت کریں گے اور اسی کو اپنے لئے باعث نجات سمجھیں گے ایسے شخص کو امامؑ نے ناصبی کہا ہے اور یہ وہ شخص ہے جو حوض تک پہنچ تو جائے گا لیکن اُسے وہاں آبِ کوثر پینا نصیب نہیں ہوگا اور اُسے وہاں سے دھکیل دیا جائے گا۔

مومنین اِس حدیث پر سنجیدگی سے غور کریں۔

<u>حدیث نمبر 11:۔</u>

درج بالا کتاب کامل الزیارات کے صفحہ نمبر 592 پر حضرت سیدہ زینبؑ سلام علیھا سے روایت موجود ہے کہ۔

سیدہ زینبؑ سلام اللہ علیہا نے فرمایا۔

جب ابنِ ملجم ملعون نے میرے باباؑ کو ضرب لگائی میں نے ان پر شہادت کے آثار دیکھے تو میں نے کہا اے بابا جان! مجھے اُمِ ایمن نے فلاں فلاں حدیث بیان کی اور میں چاہتی تھی کہ آپؑ کی زبانی سنوں آپؑ نے فرمایا بیٹی زینبؑ حدیث بالکل اِس طرح ہے جس طرح اُمِ ایمن نے تمہیں بتائی ہے گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں تم اہلِ بیتؑ کی دوسری مستورات کے ساتھ اِس شہر میں قیدی بن کر آئی ہو اور تمہیں بے پردہ بازاروں میں پھرایا جا رہا ہے اور یہ ظالم اُمت نبیؐ کے اہل حرم کو رُسوا اور ذلیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اے میریؑ بیٹی ! اِس موقع پر صبر کرنا اس ذات کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور رُوح کو پیدا کیا اس دن تمہارے بغیر اور تمہارے محبوں اور شیعوں کے بغیر زمین پر کوئی بھی اللہ کا ولی نہ ہوگا اور ہمیں رسول اللہؐ نے یہ خبر بتائی تو فرمایا۔

اِبلیس لعین اس دن خوشی سے اُونچا اُڑے گا اور اور اپنے شیطانوں اور عفریتوں کے ساتھ ساری زمین میں گھومے گا اور کہے گا اے شیاطین کی جماعت ہم نے اولادِ آدمؑ سے اپنی فرمائش پوری کروالی اور آخر کار ہم نے ان کی ہلاکت کا مقصد پورا کر لیا اور ان کو ہلاکت کی انتہا تک پہنچا دیا اور ہم نے ان کو آگ کا وارث بنا دیا اَب تم اپنا یہ مشغلہ بنالو کہ لوگوں کو شک میں ڈالو اور لوگوں کو آلِ محمدؐ کی عداوت پر آمادہ کرو اور ان کے خلاف بھڑکاؤ اور ان کے دوستوں پر بھی شک سے حملہ کرو یہاں تک کہ تم مخلوق کی گمراہی اور کفر کو مضبوط کر لو اور ان میں سے کوئی بھی نجات نہ پا سکے۔

(پھر امیر المومنینؑ نے فرمایا)

ابلیس نے سچ کہا حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔

کہ آلِ محمدؐ سے دُشمنی رکھ کہ کوئی عملِ صالح فائدہ نہیں پہنچاتا اور ان سے مودت

رکھنے والے کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

زائد بیان کرتے ہیں کہ امام علیؑ بن حسینؑ علیہ السلام نے یہ حدیث بیان کر کے فرمایا یہ لے لو اگر تم اس کو حاصل کرنے کے لئے ساری زندگی بھی جدوجہد کرتے رہتے تو پھر بھی کم تھا۔

حدیث نمبر 12:۔

تفسیر البرھان جلد 3 صفحہ نمبر 370 علامہ ہاشم البحرانی اور تفسیر المیزان میں ہے کہ

ولایتہ سبب النجاۃ وطاعتہ مفروضہ فی الحیوۃ وغیر المومنین وشفاعتہ المزبنین نجاۃ المحسنین وفوز التابعین لانھا راس الاسلام .

(آئمہ علیہ السلام) کی ولایت نجات کا سبب ہے اور آئمہؑ کی اطاعت زندگی میں واجب ہے۔ مومنین کیلئے عزت ہے۔ گناہگاروں کے لئے شفاعت ہے محبوں کے لئے نجات ہے تابعداروں کے لیے کامیابی ہے کیونکہ (ولایت علیؑ اور آئمہ طاہرین علیہ السلام) یہ اسلام کا سر ہے۔

اسلام بدن اور ولایت سر ہے اَب سر کے بغیر جس نے اسلام میں داخل ہونا ہے وہ تو علی علیہ السلام کی گواہی نہ دیں اور جنہوں نے یہ جان رکھا ہے کہ سر ہے تو انسان ہے سر ہے تو کسی کی پہچان ہے اُس کے لئے تو لازمی ہے کہ یا تو وہ یوم غدیر سے پہلے مر گیا ہوتا یا پھر اَب اگر اعلانِ غدیر کے بعد اس دُنیا میں رہتا ہے تو علی علیہ السلام اور آئمہ کی شہادت (گواہی) دینی ہوگی کیونکہ یہ فرض ہے حکم رسولؐ اور آئمہ سے

حدیث نمبر 13:۔

امالی شیخ صدوق مفید" صفحہ نمبر 111

ولایت علیؑ اور آئمہؑ فرض ہے اور محبت واجب ہے۔

حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا۔

یقو ل ان ا للہ فر ض و لا یتنا و ا و جب مو د تنا ہ.

(اللہ کی قسم) اللہ نے ہماری وِلایت کو فرض کیا ہے اور ہماری مودّت کو واجب قرار دیا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ولایتِ علیؑ کو فرض کیا ہے اور محبت اہلِ بیتؑ کو واجب قرار دیا ہے تو ذرا غور کرو کے اللہ تعالیٰ قرآن میں سورہ طٰہٰ آیت نمبر 124 تا 126 تفسیر البرھان جلد 3 صفحہ نمبر 47 علامہ ہاشم البحرانی طبع ایران عربی ایڈیشن صفحہ 47۔

سورہ طٰہٰ آیت نمبر 124,125,126۔

و من ا عر ض عن ذکر ی فا ن لہ معیشتہ ضنکا و نحشر ہ یو مہ القیٰمتہ ا عمی ہ قا ل ر ب لم حشر تنی ا عمی و قد کنت بصیرا ہ قال کذ ا لک ا تتک ا یتنا فنسیتھا ہ و کذ الک ا لیوم تنسی ہ .

ترجمہ آیت:124 تا 126۔

اور جو کوئی میرے ذکر سے مُنہ موڑے گا تو یقیناً اُس کی زندگی تنگی میں گزرے گی اور بروزِ قیامت اُسے اندھا کر کے اُٹھائیں گے۔ وہ کہے گا اے میرے ربّ کیوں تو نے مجھے اندھا محشور کیا حالانکہ مَیں تو ضرور نظر والا تھا (بینا تھا) اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا اُسی طرح کہ جب تیرے پاس میری نشانیاں (حُجتیں) آئیں تو تو نے اُن کو چھوڑ دیا اُن سے کنارہ

کشی اختیار کر لی تو آج کے دن یعنی بروز قیامت چھوڑ دیا جائیگا۔(اندھا اور بے یارومددگار)

تشریح وتفسیر بمطابق فرمانِ معصوم تفسیر البرہان ہاشم البحرانی جلد 3 صفحہ نمبر 47 عربی، طبع ایران قم مقدس۔

ا بن شھر آ شوب عن ابی صالح عن ابن عباس فی قو لــہ تعالیٰ و من اعرا ض عن ذکری فا ن لہ معیشتہ ضنکا . ای مــن تبــرک و لایتــہ علی علیہ السلام اعصا ء اللّٰہ و اصعہ عن الــھد ی ہ .

ا بن شھر آشوب ایضاً قا ل ابو بصیر عن ابی عبد اللّٰہ عــلیــہ السلام یعنی ولا یتہ امیر المو منین علیہ السلام قلت و مــحشــرہ یو م القیمتہ اعمی ہ قا ل یعنی اعمی البصر فی الا خــر ــۃ ا عمی القلب فی الدنیا عن ولا یتہ امیر المو منینؑ قا ل و ھـــو متعیر فی القیمتہ یقول لم حشر تنی اعمی و قد کنت بــصیــر ا قـــا ل کـذا لک اتتک ایتــنــا فنسیتھــا و کذ ا لک الیــومــہ تــنی ہ یعنی تتر کھا و کذا لک فشرک فی النار کما تر کت الا ئمہ و تم قطع امر ھم و لم تسمع قولھم ہ.

ترجمہ: ابن شہرآشوب نے ابی صالح سے اُس نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ

کے اس حکم (آیت) کے متعلق اور جو بھی میرے ذکر سے مُنہ موڑے گا اُس کی زندگی تنگی میں گزرے گی۔ فرمایا کہ اِس کا مطلب ہے جو کوئی ولایت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام سے منہ موڑے گا اُس سے اللہ کی نافرمانی کی ہے اور ہدائت سے بھی روگردانی کی ہے۔

درج بالا آیت کے متعلق ابن شہر آشوب نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو بصیر نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ اللہ کے ذکر سے مُنہ موڑنے کا مطلب ہے علیؑ کی ولایت سے انکار کرنا اور آگے فرمایا کہ اللہ کے قول کہ روزِ قیامت اُسے اندھا کر کے اُٹھائیں گے۔ فرمایا کہ جو ولایت علیؑ سے اِس دُنیا میں اندھا رہا (انکار کیا) اُسے اللہ قیامت کے دن آنکھوں سے اندھا محشور کرے گا۔ آگے فرمایا کہ اللہ کا قول وہ کہے گا میں تو نظر والا تھا (بینا تھا) اللہ کہے گا اُسی طرح جس طرح میری نشانیاں (حجتیں) تیرے پاس آئیں تو تو نے اُنکو چھوڑا۔ کنارہ کشی کی اُسی طرح میں آج تجھے بے یارو مدد گار چھوڑتا ہوں اندھا کر کے مطلب ہے کہ تو نے دُنیا میں ولایت آئمہ کو ترک کیا آئمہ علیہم السلام کا قول نہیں مانا آئمہ علیہم السلام کا حکم نہیں مانا۔ تو اَب جا جہنم میں تیرا ٹھکانہ اَب جہنم ہی ہے۔

قرآن اور فرمانِ آئمہ طاہرین علیہ السلام سے یہ بات بالکل واضح ہے روشن ہے کہ جو بھی ولایت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام اور ولایت آئمہ طاہرینؑ سے اِس دُنیا میں مُنہ موڑے گا اِنکار کرے گا بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ اُس کو ولایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روگردانی کے جُرم میں بے یارو مدد گار اندھا کر کے جہنم میں ڈالے گا۔ کیونکہ اصولِ کافی اور تفسیر شافی وغیرھم سے لیکر البرھان اور تفسیر امام عسکری علیہ السلام تک ہر کسی نے یہی لکھا ہے کہ کائنات میں کوئی آیت بھی ایسی نہیں جو علیؑ سے بڑی ہو۔

آیتِ کبریٰ علی بن ابی طالبؑ ہیں اور آیات آئمہ طاہرین ہیں۔

حدیث نمبر 14:۔

حوالہ جات۔

احتجاج طبرسی جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 303,304

اُردو ترجمہ احتجاج طبرسی جلد 1 صفحہ 457,458 عربی

نوٹ۔ اِس حدیث کو غور سے پڑھو اِس فرمان معصوم کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سُوچ سمجھ کر مجتہدین کی تقلید کرنا کہ کس مجتہد کی تقلید کرنی ہے۔

یہ وہ حدیث ہے جس کو جملہ مجتہدین نے اپنی تقلید کے وجوب کیلئے لکھا ہے اور صحیح تسلیم کیا ہے اللہ نے آپ کو عقلِ سلیم دی ہے آپ امام صادق علیہ السلام کے فرمان کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنی عاقبت کا فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کیسے مجتہد کی تقلید کرنی ہے۔

فا ما مــن کا ن الفـقـهـا ء صا ئنا لنفسـه حا فظـا لد ینه مخا لفا علی هوا ہ مطیعا لامر ہ مولا.

فـللعو ام ا ن یقلد و ہ ذا لک لا یکون الا بعض الفـقـهاء الشیعته لا جمعیهم فا نه مـن ر کب من القبا ح و الفواحش مـرا کب فسقه العا مته فلا تقـلبو ا منا عنه شیا ء و لا کرا مته .

آگے چل کر معصومؑ فرماتے ہیں و منهم قو م نصا ب لا یقد ر و ن علیٰ الـقـد ح فینا یتعلمو ن بعض علو ا منا الصحیته فیتو جهو ن بـه عند شیعتنا و ینتقمو ن بنا عند لصا بنا ثم یعیفون الیه افحا فته و اصنعاف افتحا فته من الا کا ذیب علینا التی نحن براء

منها فيتقسله المستعلمون من شيعنها على انه من علو منا فضلو او اضلو وهم اضر على صنعفاء شيعتنا من جيش يزيد على الحسين ابن علی علیه السلام و اصحابه با نهم يتسلبو نهم الارواح و الاصوال وهو لاء علماء السوء لنا صبون المتشبهون با لو، لنا موالون و لا عد ائنا معادون يدخلون الشک و الشبهته على ضعفاء شيعتنا فيفلو نهم و يقنعونهم عن قصد الحق المصيب.

کہ فقہا میں سے (یہاں مجتہد کا لفظ نہیں فقیہہ ہے) ہر وہ فقیہہ جو اپنی ذات یا اپنے نفس کو ہر بُرائی سے محفوظ رکھے اور جو اپنے دین کا صحیح معنوں میں محافظ ہو اور اپنی خواہشات کا مخالف ہو جو اپنے مولا کے اَمر کا خود مطیع ہو بس عوام کو چاہیے کہ ایسے فقیہہ کی تقلید کریں۔ تمام شیعہ فقہا کے لئے نہیں بلکہ بعض کیلئے چنانچہ شیعہ فقہا میں سے جو فسق قبیح و فحش اعمال کے مُرتکب ہوتے ہیں اُن کی طرف سے ہمارا کوئی اَمر کوئی حکم حدیث قبول نہ کرنا اور نہ ہی اُن کی عزت کرنا۔

یہ ہے وہ حدیث کا حصہ جو آپ کو عموماً نظر آئے گا مجتہدین کی کتابوں میں یا رسالوں وغیرہ میں آگے والا حدیث کا حصہ پتہ نہیں کس لیے چھوڑ دیا جاتا ہے اور نہیں لکھا جاتا خود ترجمہ پڑھ کر فیصلہ کر لینا کہ حقیقت کیا ہے کیونکہ

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اُصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

ملاحظہ ہو ترجمہ حدیث صادقِ آلِ محمدؑ کا۔

علماء میں سے ایک ایسا ٹولہ بھی ہے جو ہمارے دوستوں موالیوں سے بغض و عناد رکھتے ہیں یہ قوم اِس پر تو قادر نہیں کہ وہ کھلم کھلا ہمارا نام لے کر ہماری برائی بیان کر سکے مگر یہ علماء ہمارے کچھ علوم پڑھ لیتے ہیں ان علوم کی وجہ سے ہمارے شیعوں کے نزدیک قابلِ توجہ بن جاتے ہیں۔

جب دیکھتے ہیں کہ ہمارے کم عِلم سادہ شیعہ اِن کی عزت کرنے لگے ہیں تو پھر یہ (علماء) ہماری ذواتِ مُقدسہ میں عیب و نقص دکھاتے ہیں اور ہمارے دوستوں کے دُشمنوں کے سامنے ہمارے عیوب بیان کرتے ہیں حالانکہ ہم اِن عیوب و نقائص سے مُبرا ہیں (پاک ہیں)

ہمارے سادہ لوح شیعہ اِن کے دَام میں پھنس کر گمراہ ہو جاتے ہیں یہ ٹولہ ہمارے کم عِلم شیعوں کے لئے لشکر یزید لعین ملعون سے بدتر ہے اور زیادہ نقصان پہنچانے والا ہے۔

وہ لشکر یزید ملعون جس نے حسینؑ ابن علیؑ اور اُن کے اصحاب پر ظلم کیا کیونکہ یہ ٹولہ علماء کم عِلم شیعوں کی رُوحِ ایمانی بھی سَلب کر لیتا ہے۔ اور اُن کا مال بھی لُوٹ لیتا ہے۔ یہی ٹولہ علماء سُوء ہے یہی ٹولہ ہمارے موالیوں سے بغض اور دُشمنی رکھتا ہے اِنہیں اپنے دام میں پھنسانے کیلئے کہتا ہے کہ ہم تو اہلِ بیتؑ سے محبت رکھتے ہیں ان کے دُشمنوں سے عداوت رکھتے ہیں یہ ٹولہ بھیس بدل کر ہمارے شیعوں کے دِلوں میں شک و شبہ داخل کر دیتا ہے جس کے بعد وہ ہماری عظمت شان پر ایمان و یقین سے محروم ہو جاتے ہیں یہی ٹولہ اِنہیں گمراہ کرتا ہے اور حق سے اُن کو روک لیتا ہے۔

ذرا تھوڑا سا غور کرنے سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ۔

تقلید اُس (مجتہد) فقیہ کی کرنی ہے۔

(1)۔حدیث احتجاج۔

فا ما الحوادث الواقعتہ فارجعو الی رواۃ احادیثنا ہ .

نئے پیش آنے والے واقعات میں ہمارے احادیث کے راویوں کی طرف رجوع کرو۔

جو اپنی خواہش نفسانی کا مخالف ہو اپنا قیاس کر کے نہیں بلکہ فرمانِ آئمہ طاہرین علیہ السلام کے مُطابق حُکم دے۔

(2)۔ شیعوں سے رُوحِ ایمان سلب نہ کرے کیونکہ تفسیر عیاشی جلد 1 صفحہ 279 پر امام محمد باقر علیہ السلام سے جابر نے آیت، جو ایمان سے انکار کرے اُس کے اعمال ضائع ہو جائیں گے (المائدہ آیت ۵) کی تفسیر پوچھی تو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد ہے جو علی علیہ السلام کی ولایت سے اِنکار کرے۔

یعنی جو شیعوں سے رُوحِ ایمانِ علی علیہ السلام کی ولایت نہ چھین لے اُس کی تقلید کرنی ہے۔

(3)۔ شیعوں کا مال لوٹنے والا نہ ہو یہ نہ ہو کہ سارا خمس چاہے وہ حقِ سادات ہے چاہے حقِ امام ہضم کر جائے اور سادات جن کا اصل میں جملہ خُمس حق ہے ان کو محروم کر دیا جائے۔

(4)۔ شیعوں کے دِلوں میں شک وشبہ ڈالنے والا نہ ہو۔

(5)۔ آلِ محمدؐ کو اپنے جیسا نہ سمجھتا ہو بلکہ اُن کی فضیلت کا قائل ہو کیونکہ اصول کافی۔یعقوب کلینیؒ نے صفحہ 401 بصائرالدرجات صفحہ 21 بحارالانوار جلد 7 صفحہ 372 امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔

والانکار لفا ئلھم ھو الکفر ہ .

جو ہماری فضیلت (فضائل) کا اِنکار کرے وہ کافر ہے۔

(6)۔ اور جو آلِ محمدؐ کی فضیلت بیان کرنے کی بجائے آلِ محمدؐ پر اعتراضات اُن میں نقائص اور عیبوں کی تلاش میں رہتا ہو اور اُنہیں اپنے جیسا سمجھے وہ قابلِ تقلید نہیں ہے۔

لمحۂ فکریہ

اَب جو بھی محمدؐ و آلِ محمدؐ کو اپنے جیسا کہے آلِ محمدؐ کے القابات خود اپنے لئے استعمال کرے یزید ملعون کی حمایت میں تقریریں کرے کربلا میں لشکر تھوڑا تھا لاکھوں پر نہیں تھا۔ ذاکرین غلط روایات پڑھتے ہیں یہ مصیبت آلِ محمدؐ پر آئی بھی نہیں۔ علی علیہ السلام کے ذکر سے نماز باطل ہو جاتی ہے حقِ سیدہؑ کے خلاف تحریریں اور تقریریں کرے سمجھ لینا یہ یزیدی لشکر سے بھی بدتر ہے یہ واجب تقلید ہے ہی نہیں۔ بھلا وہ بھی شیعہ ہے یا شیعہ کا عالم ہے جو حقِ سیدہؑ پر اعتراض کرے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

حدیث نمبر 15

اہمیت ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ در اسلام

کتاب احسن المقال آقائی شیخ عباس قمیؒ۔ ترجمہ سیرت معصومینؑ جلد 1 صفحہ نمبر 20 ترجمہ۔ مولانا سید صفدر حسین نجفی۔

ایک رات حضرت رسول اکرمؐ اپنے والدؑ کی قبر کے پاس گئے اور 2 رکعت نماز پڑھ کر اُنہیں پکارا تو اچانک قبر پھٹ گئی جناب عبداللہ قبر میں بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے

اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک نبی اللہ و رسولہ ۔

آنحضرتؐ نے پوچھا اے والد گرامی آپ کے ولی کون ہیں اُنہوں نے کہا اے بیٹا تمہارا ولی کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا آپ کا ولی علی علیہ السلام ہے تو جناب عبداللہ نے کہا میں

گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام میرا ولی ہے پھر آپؑ نے فرمایا پلٹ جایئے اِس باغ بہشت کی طرف کہ جس میں آپؑ تھے۔

پھر آپؑ اپنی والدہ گرامی کی قبر کے پاس آئے اور جس طرح والد کی قبر پر فرمایا۔ وہی عمل یہاں بھی کیا علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں اِس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ کے والدین ایمان بشہادتین تو رکھتے تھے انہیں دوبارہ لانے سے مقصد یہ تھا کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی اِمامت کے اقرار کے ساتھ اُن کا ایمان کامل تر ہو جائے۔

ثقتہ المحدثین آقائی الشیخ عباس قمیؒ جیسے بزرگ عالم کا یہ واقعہ لکھنا اور رسول اللہؐ کا اپنے والدین کو دوبارہ اِذن خُدا سے زندہ کرنا قبروں سے اُٹھا کر ولایتِ علیؑ کی گواہی (**اشہد ان علیا ولی اللہ**) دِلانا اِس بات کی دلیل ہے کہ جس علی علیہ السلام کی ولایت محمد مصطفیٰؐ اور آپؑ کے والدین کے لئے بھی ضروری بلکہ لازمی ہے اُس علی علیہ السلام کی گواہی کے بغیر ہماری جان بخشی کیسے ہوگی غور تو کرو تدبر تو کرو۔

حدیث نمبر 16

امالی الشیخ طوسیؒ حصہ اوّل شیخ الطائفہ ابی جعفر بن محمد بن الحسن الطوسی ترجمہ عربی سے اُردو علامہ سید شبیر حسین رضوی صفحہ نمبر 276,277۔ حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں مَیں نے رسول خداؐ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہؐ آپؑ مجھے وصیت و نصیحت فرمائیں آپؐ نے فرمایا۔ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی مودت و محبت کو اپنے اوپر لازم قرار دو مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے برحق نبیؐ بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کوئی نیکی قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی محبت کے بارے میں اُس بندے سے سوال کرے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ بغیر سوال کے بھی جاننے والا ہے اگر وہ بندہ علیؑ کی ولایت کو اپنے پاس رکھتا ہوگا تو اُس کے سارے

اعمال قبول کرے گا اور اگر اُس کے پاس علیؑ کی محبت وولایت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اُس سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرے گا اور فوراً اُس کو جہنم کی آگ کا حکم سُنا دے گا۔

اے ابن عباسؓ ! مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے برحق نبیؐ بنا کر مبعوث فرمایا ہے جہنم کی آگ دُشمنِ علی علیہ السلام پر اُس بندے سے بھی زیادہ سخت ہو گی جو اپنے گمان میں اللہ کا بیٹا قرار دیتا ہے۔(یعنی دُشمن علی علیہ السلام کے لئے جہنم کا فرد مشرک سے زیادہ سخت ہو گی۔)

اے ابن عباسؓ !اگر تمام ملائکہ مقرب اور انبیاء مرسلین علی علیہ السلام کے بغض پر جمع ہو جائیں (اگر چہ ایسا ہو گا نہیں) تو اللہ تعالیٰ تمام کو جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔

اے ابن عباسؓ !خبردار علی علیہ السلام کے بارے میں شک نہ کرنا کیونکہ علیؑ کے بارے میں شک کرنا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کفر کرنا ہے۔

حدیث نمبر 17۔

آذان حسین علیہ السلام کتاب بحر المصائب جلد 4 آقائی محمد بن جعفر شہید، طبع ایران۔

امام سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب مَیں رہا ہو کر واپس کربلا آیا مَیں نے اپنے بابا مظلوم کی قبر پر ایک شخص کو دیکھا اور پوچھا کہ تم کون ہو ۔اُس نے بتایا کہ مَیں لشکر یزید لعین کا سپاہی تھا۔ 11 محرم کو جب قافلہ آلِ محمدؐ قید ہو کر بجانب کوفہ روانہ ہو گیا۔مَیں کسی ضروری کام کی خاطر میدان کربلا میں رُک گیا۔جب شام ہوئی مقتل سے ایک اذان بلند ہوئی مَیں نے سوچا یہاں کوئی شئے موجود نہیں ہے یہ آواز آذان کہاں سے آرہی ہے۔مَیں مقتل کیجانب بڑھا ایک سر بریدہ جسم سے یہ کلمات ادا ہو رہے تھے **اشھد ان علیا امیر المومنین ولی اللہ** ۔مَیں نے متعجب

ہوکر کہا اِسی نام کو ختم کرنے کے لئے یہ جنگ ہوئی تھی اِس مؤذن کو ذرا بھر خوف نہ ہوا لیکن وہ مؤذن مقتول امام حسینؑ تھے۔

میرے ماتمی بھائیو عزادارانِ حسینؑ تاریخ طبری میں ہے کہ میدان کربلا میں افواجِ حسینی کے جوان جب میں رجز پڑھتے تھے اور کہتے تھے۔

انا علی دین علی ابن ابی طالبؑ.

اور فوج یزید لعین یہ رجز پڑھتے ہوئے میدانِ جنگ میں آتے کہ

انا علی دین معاویہ.

میری گذارش ہے کہ مقتل اور تاریخ شاہد ہے کہ جنگِ کربلا ولایت علیؑ پر ہوئی ہے اور آپ حسینؑ کو رونے والو ذرا غور کرو کہ کہیں آپ سے روح دین رُوحِ عزاداری حسینؑ روح مذہب روح اسلام ولایت علی علیہ السلام کچھ لوگ چھیننا تو نہیں چاہتے خدارا ان سے ہوشیار ہو جاؤ اور آؤ مل کر عہد کریں کہ جب تک ہیں ولایت علیؑ اور عزاداری حسینؑ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے اور ولایتِ علیؑ ابن ابی طالبؑ اور عزاداری کے خلاف اُٹھنے والی آواز کی ہر لحہ مخالفت کرتے ہوئے ہمیشہ ہمیشہ ولایت علیؑ اور عزاداری حسینؑ محبتِ اہل بیتؑ پر قائم رہیں گے۔

حدیث نمبر 18۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

ان الکروبیین قوم من شیعتنا من الخلق الاول جعلهم وا لله خلف العرش لو قسم نور واحد منهم علی اهل الارض لکفاهم ہ ثم قال ان موسیٰ لما سئل ربه ما مثل امر و

احد من الکرو بین تجلی للجبل فجعله دکا ہ.

کروبین ہمارے پہلے شیعوں میں سے ہیں خُدا نے ان کو عرش کے پیچھے جگہ دی ہے ان میں سے ایک کا نور اگر اہل زمین پر تقسیم کیا جائے تو سب کے لئے کافی ہوگا۔ پھر آپؑ نے فرمایا۔ جب موسیٰ ؑ نے خُدا سے دیکھنے کی درخواست کی تو خُدا نے اُن کروبین میں سے ایک کو حُکم دیا کہ اِس پہاڑ پر اپنا جلوہ دکھائے جب اس نے اپنا جلوہ دکھایا تو پہاڑ زمین کے ساتھ برابر ہو گیا۔

القطرہ جلد 2 صفحہ 68۔ بصائر الدرجات صفحہ 69۔ بحار الانوار جلد نمبر 26 صفحہ 342۔ تفسیر البرھان جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 35۔

اور سرکار امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار 12,000 جہاں ایسے خلق فرمائے ہیں وہاں کے رہنے والے یہ نہیں جانتے کہ خُدا نے آدمؑ اور ابلیس کو پیدا کیا ہے آگے سرکار امام جعفر صادق علیہ السلام یمنی (سوال کرنے والے) کو فرماتے ہیں جب یمنی نے پوچھا آپ علیہ السلام اُن کو جانتے ہیں نعم۔ ہاں مَیں اُنہیں جانتا ہوں۔

ما افترض علیھم الا ولایتنا والبراۃ من عدونا ہ.

اُن پر (اللہ تعالیٰ) نے ہماری ولایت اور ہمارے دُشمنوں سے بیزاری کے علاوہ کچھ واجب نہیں کیا۔

(1) اُصولِ کافی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 550 اُردو

(2) القطرہ جلد 2 صفحہ نمبر 64 اُردو۔

(3) امالی مفیدؒ صفحہ 142 عربی۔

(4) بحارالانوار جلد 100 صفحہ 262 عربی/فارسی

(5) امالی طوسی صفحہ 671 مجلس نمبر 36 عربی

وَ لا یتنا و لا یته اللّٰه التی لم یبعث نبی قط الا بها ۰

ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے کوئی بھی نبیؑ اِس ولایت کے بغیر مبعوث نہیں ہوا۔

درج بالا احادیث سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے

(کنت کنز ا مخفیا فا جبت ان اعرف فخللقت یا محمد

اور فرمان رسُول اللہؐ **انا و علی من نور و احد ہ)**۔

یہ کائنات محبت محمدؐ و آل محمدؐ میں خلق کی ہے اور خود اپنی پہچان کے لئے ان ہستیوں کو اپنے اور مخلوق کے درمیان وسیلہ بنا کر بھیجا۔ فرمان امام جعفر صادقؑ ۔

القطرہ جلد 2 صفحہ نمبر 64۔ تفسیر عیاشی جلد 1 صفحہ 167 تفسیر البرھان جلد 1 صفحہ 277 اور بحارالانوار جلد 27 صفحہ 95۔

ای واللّٰہ و ھل الدین الا الحب ہ ۔ ہاں خُدا کی قسم کیا محبت کے علاوہ بھی کوئی چیز دین ہے۔ اور پوری کائنات پر محبت آل محمدؐ فرض کی (**قل ا سئلکم علیه اجرا اله المودۃ فی القربی**) اے رسولؐ اِن کو کہو کہ مَیں تم سے اپنا اجر (مزدوری) صرف اور صرف اپنی آل کی موَدّت مانگتا ہوں۔

تو اَب اللہ تعالیٰ کے عدل کے عین مطابق جنت اور جہنم کی تقسیم کا معیار بھی انہی کی محبت اور ولایت اور دُشمنی اور عداوت کی بنا پر ہونا چاہیے۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ علی علیہ السلام کی محبت اور ولایت علیؑ پر کار بند رہنا ہی نیکی ہے جس کی موجودگی میں دوسرے سارے گناہ بھی نقصان نہیں دے سکتے۔ اور اگر کسی بد بخت کے پاس محبت علیؑ اور اولادِ علی علیہ السلام اور ولایت علیؑ اور ولایت آئمہ طاہرین علیہ

السلام کی دولت نہیں تو وہ اگر 70 انبیاء کے اعمال کے ثواب کے ساتھ بھی بروز قیامت آئے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے قرآن کی اِس آیت (**عاملتہ ناصبتہ تصلیٰ ناراً حامیہ**) کے تحت جہنم میں اوندھے منہ اوندھا کر کے ڈالے گا اور وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہے گا۔

سرکار حضرت سُلطان باہوؒ

عِلم دے پڑھے اَشرف نہیں ہوندے جیہڑے ہوون اصل کمینے ہو

پتّل دا سونا مول نیں ہوندا توڑے جڑیں نال نگینے ہو

کم ذات توں نیں سخاوت ہوندی توڑے ہو وس لکھ خزینے ھُو

بن حُب حیدر نیں جنت ملدی بھاویں مریں وچ مدینے ھُو

فرمانِ مولا علی علیہ السلام

عِلم کمینے کی کمینگی اور شریف کی شرافت میں اِضافہ کرتا ہے۔

فیصلہ قرآن اور فرمان رسول اکرمؐ

لیکفر اللہ عنھم اسوا الذی عملو ویخبریھم اجرھم باحسن الذی کانوا یعملون ہ۔

اللہ تعالیٰ اُن کے بُرے کاموں (گناہ) کو معاف کر دے گا اور اُن کو اُن کے عمل سے بہتر اجر دے گا۔

کتاب مشارق الانوار الیقین صفحہ 151۔ الدامعتہ السا کبہ جلد 2 صفحہ 56۔ القطرہ مناقب اہل بیتؑ جلد اوّل صفحہ 240۔

رسول اللہؐ نے فرمایا۔! جو مومن ولایت اور معرفت امیر المومنینؑ رکھتا ہے حقیقت میں وہ

عبادت گزار ہے اگرچہ عبادت نہ بھی کرے وہ نیکوکار اور نیک ہے اگرچہ بُرائی کرے اور وہ نجات یافتہ ہوگا اگرچہ گنہگار ہی کیوں نہ ہو۔اور تفسیر البرھان ہاشم البحرانی جلد 3 صفحہ 176 آیت سورہ الفرقان اولئک یبدل اللّٰہ سیاتھم حسنٰت ۔(اللہ تعالیٰ اُن کے سارے گناہ نیکیوں سے بدل دے گا) کی تفسیر لکھتے ہوئے ہاشم البحرانی لکھتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا حبنا اھل البیت یکفرو الذنوب ویضاعف الحسنات وان اللّٰہ تعالی عن محبینا اھل البیت ما علیھم من مظالم العباد الا ما کان منھم فیھا علی اقرار وظلم المومنین فیقول للسیات کونی یتمل حسنات.

اہل بیت علیہم السلام کی محبت گناہوں کو ختم کرتی ہے اور نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ برائیاں ختم کر دیتا ہے اہل بیتؑ کے محبوں کی بشرطیکہ وہ مومنین پر ظلم پر اصرار نہ کریں اور فرمایا بُرائیاں نیکیاں ہو جاتی ہیں۔تو معلوم ہوا کہ علیؑ کی ولایت کی گواہی محبت علیؑ اور آئمہ علیہ السلام عزاداری حسینؑ ایک ایسی عبادت ہے جو مومن کبھی بھی قضا نہیں کرتا ۔یہی وجہ ہے کہ اُس کے دامن میں اگر نیکیاں نہ بھی ہوں تو اللہ اور رسول اللہؐ اور آئمہ طاہرینؑ کے فرمودات کیمطابق وہ جنت ضرور بضرور جائے گا۔

علت الصلوٰۃ کہ نماز فرض کیوں ہوئی

کتاب علل الشرائع علامہ الشیخ الصدوق علیہ الرحمہ صفحہ نمبر 371۔

ہشام بن حکم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز کا سبب پوچھا۔امام

" نے فرمایا" اللہ تعالیٰ نے نماز فرض اِس لئے کی کہ، اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو نہ بھولیں انہیں یادر کھیں اور روزانہ پانچ وقت ان کے نام کا اعلان کریں اور نماز میں اس کی عبادت کریں اللہ کا ذکر کریں تا کہ اللہ سے غافل نہ ہوں اور اسے نہ بھولیں ورنہ ان کا ذکر بند ہو جائے گا۔

محمد مصطفیٰ وآلِ محمدؐ کے ذکر کو جاری رکھنے کے لئے نماز کو فرض کیا گیا ہے۔ کیونکہ رسول اللہؐ کی شہرہ آفاق حدیث جملہ مذاہب کی کتابوں میں تحریر ہے کہ علیؑ کا ذکر میرا ذکر ہے اور میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کا ذکر عبادت ہے۔

بھائی غور کرو درج بالا تحریر کو بار بار پڑھو اصل میں نماز ہے ہی علی علیہ السلام کی ولایت کے ذکر کا نام۔

اَب اگر نماز پڑھنی ہے یا قائم کرنی ہے تو **فمن اقام حب علی فقد اقام الصلوٰۃ .**

جس نے محبت علیؑ قائم کر لی اُس نے نماز قائم کر لی۔

حوالہ جات

(1) اکمال الدین بولایۃ امیر المومنین صفحہ 147۔

(2) مشارق الانوار الیقین رجب البرسی

(3) القطرہ من البحار آقائی مستنبط

(4) بحار الانوار جلد 7 علامہ مجلسیؒ

اَذان واَقامتِ نماز

میرے محترم بھائیو بزرگو اور عزیزو گذارش ہے کہ اَذان میں پہلا جملہ ہے۔اللہ اکبر اور نماز کی ابتداء ہے تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر۔اللہ اس سے بڑا ہے کہ اسے بیان کیا جا سکے۔

(1) کتاب معانی الاخبار علامہ الشیخ صدوق ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ القمی جلد 1 صفحہ نمبر 43 (اردو ترجمہ) پاکستان

(2) کتاب التوحید علامہ الشیخ صدوق ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ القمی صفحہ 191 (اُردو ترجمہ) پاکستان۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ سرکارؑ یہ اللہ کے معنی کیا ہیں سرکار نے فرمایا لفظ اللہ کے اصل میں باطنی معنی ہیں۔

الالیف آلاء اللّٰہ علی خلقه بولایتنا و لام لزومه علی خلقه بولایتنا و الهاء هوان لمن خلف آل محمدؐ .

اَلف سے آلا ہے یعنی وہ نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو ہماری ولایت کی صورت میں عطا کی ہیں اور لام سے یہ مُراد ہے کہ اُس نے مخلوق پر (صرف انسانوں پر نہیں) ہماری ولایت واجب نہیں لازم کردی کیونکہ واجب ساقط بھی ہوسکتا ہے لازم ساقط نہیں ہوتا) اور 'ھا' سے مراد ہے کہ جو بھی آلِ محمدؐ کی مخالفت کرے اللہ اُسے رُسوا کر دیتا ہے۔

.اشهد ان لا اله الا للّٰه

و اشهد ان محمدا عبده و رسوله

و اشهد ان امیر المومنین علیا ولی اللّٰہ و اولادہ المعصومین

حی علی الصلوٰۃ

حی علی الفلاح

حی علی خیر العمل.

عربی کتاب القطرہ سید احمد مستنبط جلد 1 صفحہ 295 حضرت امیر المومنین علیؑ نے ارشاد فرمایا۔

انا حی علی الصلوٰۃ = حی علی الصلوٰۃ میں علیؑ ہوں۔

انا حی علی الفلاح = حی علی الفلاح میں علیؑ ہوں۔

انا حی علی خیر العمل = حی علی خیر العمل میں علیؑ ہوں۔

محترم مومنین بھائیو گزارش ہے کہ کتاب

(1) علل الشرائع الشیخ الصدوقؒ صفحہ نمبر 435 اور 436۔

(2) معانی الاخبار الشیخ الصدوقؒ صفحہ نمبر 79 پر علامہ الشیخ الصدوق لکھتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حی علی خیر العمل کے معنی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؑ سے ارشاد فرمایا۔

حی علیٰ خیر العمل کے معنی ہیں آؤ ولایتِ (علیؑ) کیطرف اور آؤ فاطمہ سلام اللہ علیہا اور اُن کی اولاد علیہم السلام کے طرف (نیکی کرو)

یعنی۔حی علیٰ خیر العمل کا مطلب ہے ولایتِ علی علیہ السلام حضرت فاطمہؑ الزہرا

" اوراولادِ زہرا سلام اللہ علیھا آئمہ طاہرین کی ولایت کی طرف آنا۔

بعد از اذان و اَقامت تکبیرۃ الاحرام کہنے کے فوراً بعد سورہ الحمد سے پہلے دُعائے توجہ پڑھی جائے۔

کتاب من لا یحضر الفقیہ الشیخ الصدوق جلد 1 صفحہ 202 (کتب اربعہ) (انی) و

جهت و جهی للذی فطر السموات و لا رض علی ملته ا

براهیم و دین محمد و منهاج علی حنیفاً مُسلما . . .

. . الخ من المسلمین ۔تک بعد از اں

اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورہ الحمد شروع کی جائے۔

ترجمہ۔۔۔ مَیں نے اپنا رُخ اُس ذات کی طرف موڑا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے میں ملت ابراھیمؑ دین محمدؐ اور مَسلک علیؑ ابن ابی طالبؑ پر قائم رہتے ہوئے سیدھا مسلمان ہوں ۔الخ

یعنی نماز کی ابتدا تین گواہیوں توحید۔ملت ابراہیمؑ اور دین محمدؐ اور مسلک علیؑ ابن ابی طالبؑ سے شروع ہوتی ہے۔

آگے اَب نماز شروع ہوتی ہے رکعت اوّل ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،اُونچی آواز سے پڑھنا لازمی ہے اور بسم اللہ کی 'ب' کا نقطہ میرا مولا علیؑ بن ابی طالبؑ ہے۔

آگے سورہ الحمد کی قرامت کرنی ہے ذرا بھی اگر غور کرلیا جائے تو یہ بات واضح ہے کہ۔

صلوٰۃ کے معنی ہیں دُعا غور کیجئے نماز کے واجب ارکان میں قرات شامل ہے سورہ الحمد کی اور اس میں ہم ایک ہی تو دُعا مانگتے ہیں حقیقت میں اور وہ یہ ہے کہ

اهدنا الصراط المستقیم .

تمام تفاسیر اہل بیت " اُصول کافی سے لیکر اہل سنت کی مستند کتابوں تک تفسیر البرھان، تفسیر انوار القرآن، نور الثقلین، فرات، صافی، عیاشی اور تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام تک مذہب حقہ کی ہر تفسیر نے یہی لکھا ہے کہ صراط مستقیم علی ہیں۔

تفسیر البرھان جلد 1 صفحہ 48۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا **فی قولہ الصراط المستقیم قال ھو امیر المومنین** "۔ اور اس صفحہ نمبر 48 پر تفسیر البرھان میں ہے **فی قولہ غیر المغضوب و غیر الضالین** ۔ سے مُراد ہے کہ **الذین لا یعرفون الامام۔**

وہ ہیں جنہوں نے اپنے امام کی معرفت حاصل نہیں کی جو علی علیہ السلام اور اولاد علی " سے دور ہو گئے۔ بقول کس۔۔۔

تخلیقِ پنجتن " پے خُدا کو غرور ہے
اوصاف کبریا کا اِنہیں سے ظہور ہے
تطہیر کے نزول نے یہ کر دیا عیاں
وہ رجس ہے جو آلِ محمد " سے دُور ہے

آگے ہے رکوع۔

اور حکم ہے رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ اور اصل میں وہی تو ہیں رکوع کرنے والے جو حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں تو اُن کا نام نماز میں کیوں نہیں آ سکتا جن کے بارے میں علمی کے سوال جواب میں کتب اربع من لا یحضر الفقیہ الشیخ صدوق نے صفحہ 211 پر لکھا کہ معصوم نے جواب میں کہا۔

ہاں اِن کا کا اجمالی طور پر ذکر کرو یعنی خوبصورت طریقہ سے اور مختصر مطلب ہوا کہ سارے آئمہ علیہم السلام کے نام لینے کی بجائے۔

اشھد ان علیا ولی اللہ واولادہ المعصومین

حجج اللہ ۔کتنا خوبصورت اور مختصر ذکر ہے آئمہ طاہرین علیہ السلام کا۔

جہاں تک سجدہ ہے تو سجدہ ہوتا بھی اَصل میں وہی ہے جو اللہ (توحید) کے حُکم کی بجا آوری ہو۔اَب سجدہ دو قسم کا ہے ذرسا غور کرنے سے بات بالکل آسانی سے سمجھ میں آجائے گی۔

(1) سجدہ رحمانی ہے (2) دوسرا سجدہ شیطانی ہے

رحمانی سجدہ ہے اللہ جسے کہے سجدہ کر اُسے سجدہ کرو۔

شیطانی سجدہ ہے صرف اللہ کو جھکنا ہے اللہ کا حُکم نہیں ماننا۔

کیا قصور تھا شیطان کا کیا نمازی نہیں تھا

چیلنج

جاؤ روز اَلست سے لیکر خاتم المرسلین تک اور رسول اللہؐ سے لیکر آج تک جملہ کُتب تواریخ اور حدیث کا مطالعہ کرو۔شیطان نمازی تھا۔نمازی ہے اور اِتنا توحید پرست تھا کہ اللہ کی بھی نہیں مانی کہ مَیں تو صرف تجھے سجدہ کروں گا۔ تیری حجت (حضرت آدمؑ) کو سجدہ نہیں کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اُسے لعنتی کہہ کر نکال دیا وجہ کیا تھی اللہ کی حُجت حضرت آدمؑ کو سجدہ نہیں کروں گا۔

آؤ میرے بزرگو عزیزو بھائیو مل کر فیصلہ تو کرو مَیں تفاسیر اہلِ بیتؑ جملہ کا ضامن ہوں کہ آدمؑ کو سجدہ اُس نور کی وجہ سے کرایا گیا جو آدمؑ کی پیشانی میں چمک رہا تھا

وہ نور تھا۔

حضرت محمد مصطفیٰ ؐ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ، حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا، حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کا۔ وہ نور تھا چودہ 14 معصومینؑ کا۔

کبھی سوچا ہے شیطان نے کم از کم عبادت نمازیں سجدے جو کیے ہیں اُنکی تعداد کا حساب لگا ذرا 6 لاکھ سال تک سجدے اور وہ بھی زمین کے چپے چپے پہاڑوں، آسمانوں اور ملائکہ کے ساتھ مگر اللہ تعالیٰ نے نورِ محمدؐ اور نورِ علیؑ نورِ معصومینؑ کو سجدہ نہ کرنے کے جُرم میں سارے کے سارے ضائع کر دیئے اور اپنی بارگاہ سے دُھتکار کر نکال دیا۔

اَب باری ہے دوسری رکعت اور اُس میں قنوت کی۔ کتاب من لا یحضر الفقیہ الشیخ الصدوق صفحہ نمبر 210 قنوت ایک واجب اَمر ہے جو عملاً اِس کو ترک کرے گا اُسکی نماز نہیں ہوگی۔ آگے لکھا کہ ''اپنے قنوت و رکوع و سجود و قیام و قعود میں دُنیا و آخرت کے لئے دُعا کرو اپنی حاجت بیان کرو۔''

اب۔ قنوت۔ رکوع۔ سجود۔ قیام اور قعود میں دُعا کرنی ہے دُنیا آخرت اور اپنی حاجت کیلئے، لو اپنے دَام میں آپ صیاد آ گیا۔

کتاب کنز العمال اور مفاتیح الجنان میں ہے کہ رسول اللہؐ جب بھی دُعا مانگتے تو ۔فرماتے اللھم بحق علیؑ ابن ابی طالب .

بحار الانوار جلد 36 صفحہ 73 حدیث 24 اور تاویل الایات جلد 2 صفحہ 610۔ کتاب الفضائل۔ اُردو ترجمہ مناقب اہل بیتؑ حصہ اوّل صفحہ 260۔

عبداللہ بن مسعود نقل کرتے ہیں کہ اللہ کا قول

القیا فی جھنم کل کفار عنید ۵ (سورہ ق آیت ۲۴)

تم دونوں (محمدؐ اور علیؑ) ہر ناشکرے (اپنے دشمن) کو جہنم میں ڈال دو۔

کی تفسیر مَیں نے رسول خدا کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ مجھے حق کے بارے میں آشنا کر دتا کہ واضح اور روشن طریقے سے دیکھ سکوں آپؐ نے فرمایا:

اے ابن مسعود اِس کمرے میں جا کر دیکھو کہتا ہے مَیں داخل ہوا تو مَیں نے دیکھا کہ علیؑ رکوع اور سجود کر رہے ہیں اور رکوع اور سجود میں خشوع کے ساتھ خُدا سے یہ دُعا مانگ رہے ہیں۔

اللھم بحق نبیک الا ما غفرت للمذ بین من شیعتی .

اے اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کے صدقے میرے گنہگار شیعوں کو معاف فرما دے۔ عبداللہ ابن مسعود روایت کرتا ہے کہ مَیں کمرے سے باہر گیا تا کہ جو کچھ مَیں نے دیکھا تھا رسول اللہؐ سے عرض کروں لیکن دیکھتا ہوں کہ رسول خداؐ رکوع اور سجود میں مشغول ہیں خشوع و خضوع کے ساتھ خدا سے یہ دُعا مانگ رہے ہیں۔

اللھم بحق علی و لیک الا ما غفرت للمذ بین من امتی .

پروردگار اپنے ولی علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کے صدقے میں میری اُمت کے گنہگاروں کو بخش دے۔

عبداللہ ابن مسعود کہتا ہے مَیں یہ دیکھ کر بڑا حیران اور پریشان ہوا رسول خداؐ نے نماز کو مختصر کیا اور ختم کر کے مجھے فرمایا۔ اے ابن مسعود۔ کیا ایمان رکھنے کے بعد کفر سے دو چار ہونا چاہتے ہو؟

مَیں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہؐ آپ کی جان کی قسم ! مجھے تعجب صرف یہ ہے کہ مَیں نے دیکھا علیؑ آپؐ کا واسطہ دے کر خُدا سے دُعا مانگ رہے ہیں اور آپ علی علیہ السلام کا واسطہ دے کر خُدا سے دُعا کر رہے ہیں مَیں سوچ رہا ہوں کہ آیا آپؐ دونوں ہستیوں میں سے کون خُدا کے نزدیک زیادہ فضیلت والا ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا۔۔۔

خُدا نے مجھے علیؑ اور حسنینؑ کو اپنے پاک نور سے پیدا کیا ہے جب خدا نے کائنات کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو میرے نور سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا مَیں خُدا کی قسم آسمانوں اور زمین سے افضل اور برتر ہوں۔ پھر علی علیہ السلام کے نور سے عرش اور کرسی کو پیدا کیا۔ خدا کی قسم علی علیہ السلام عرش اور کُرسی سے افضل اور بلندتر ہیں اس کے بعد نورِ حسنؑ کو تقسیم کیا اور اُس سے فرشتے اور حُور العین تولد ہوئے خدا کی قسم حسنؑ کا مرتبہ فرشتوں اور حور العین سے بلندتر ہے اِس کے بعد حسینؑ کے نور کو شگافتہ کیا اِس سے لوح وقلم کو پیدا کیا خدا کی قسم حسینؑ لوح وقلم سے افضل تر ہیں۔

اُس وقت ہر طرف تاریکی اور اندھیرا تھا۔ فرشتوں نے چیخنا اور پکارنا شروع کیا اور کہنے لگے اے ہمارے پروردگار اور آقا ! نورانی اشخاص کا واسطہ ہمیں تاریکی سے نجات عطا فرما۔ خُدا نے ایک دوسرا کلمہ ارشاد فرمایا اور اُس سے رُوح کو پیدا کیا۔ پھر اس روح کے نور سے حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو پیدا کیا اور اسے عرش کے سامنے قرار دیا اس وقت تمام کائنات روشن ہوگئی اِسی وجہ سے انہیں زہراؑ کہا جاتا ہے اے ابن مسعود ! جب قیامت برپا ہوگی تو خدا مجھے اور علیؑ کو حکم دے گا جو کوئی تمہارا دُشمن ہے اُسے جہنم میں پھینک دو اسکی دلیل خدا کا یہ فرمان ہے **القیا فی جهنم کل کفار عنید ہ ۔** تم دونوں ہر ناشکرے سرکش کو جہنم میں پھینک دو۔

میں نے عرض کیا ! یارسول اللہؐ ! آیہ شریفہ میں کفار عنید و سے کون مُراد ہے؟

آپؐ نے فرمایا **الکفار من کفر بنبوتی و العنید من عاند علی ابن ابی طالب** "۔کفار سے مُراد وہ ہے جو میری نبوت کا انکار کرے اور عنید سے مراد وہ ہے جو علیؑ ابن ابی طالبؑ سے دُشمنی رکھتا ہے۔

اَب سنتِ رسولؐ خدا کے مطابق دُعا علیؑ" ابن ابی طالب" کے وسیلہ سے مانگی ہے تو قنوت۔رکوع۔سجود۔قیام۔قعود میں الغرض پوری نماز میں علیؑ" علیؑ" کا ذکر ہر رُکن میں کیا جاسکتا ہے۔

یہ تھے وہ حقائق جن کی بنیاد پر ہم علی علیہ السلام اور اولادِ علیؑ" کا ذکر نماز تشہد۔ اذان ۔اقامت۔ ہر عمل میں کامیابی وکامرانی کی ضمانت سمجھ کر اور لازم اور واجب سمجھ کر کرتے ہیں۔

باب نمبر4

شھادۃ الثالثہ فی الصلوٰۃ اور مجتہدین عُظام

یعنی توضیح المسائل + کُتب مسائل الشیعہ اور فقہ کی مستند کتابیں اور علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کی گواہی در الصلوٰۃ در تشہد

اِس باب میں جو بھی حوالہ دیا جائے گا اُس حوالہ کی متعلقہ کتاب کے سر ورق اور صفحہ نمبر حوالہ کی فوٹو کاپی باب نمبر 5 میں بالترتیب چسپاں ہوگی مُلاحظہ کر کے اپنے یقین میں اِضافہ کیجئے اور آج سے نماز۔قنوت۔تشہد۔سجدہ شکر میں علیؑ ابن ابی طالبؑ کی گواہی ضرور دینا شروع کر دینا تا کہ بروزِ قیامت تم اپنے آپ کو علی علیہ السلام والے کہلوا سکو۔

حوالہ نمبر 1

القطرہ من بحار مناقب النبی والعترۃ کا ترجمہ مناقب اہل بیت علیہم السلام

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ جلد 2 صفحہ 93۔

مستحب ہے کہ تشہد میں وہ جو ابوبصیر نے امام صادقؑ سے نقل کیا ہے اضافہ کیا جائے جو یہ ہے۔

بسم اللّٰه و باللّٰه و الحمد للّٰه و خير الاسماء كلها للّٰه اشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له و اشهد ان محمد عبده و رسوله ارسله بالحق بشير و نذيرا بين يدى الساعته و اشهد ان ربى نعم الرب و ان محمد نعم الرسول و ان عليا نعم الوصى و نعم الامام اللهم صل على محمد و آل محمد و تقبل شفاعته فى

امته و ارفع د ر جته الحمد لله ر ب ا لعا لمين ه.

حوالہ نمبر 2

احتجاج۔ شیخ جلیل ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب

طبری مجلد اوّل (عربی فارسی) طبع۔ ایران صفحہ 334 فـا ء قـا ل ا حـد

کـم لا ا لـه ا لا الله مـحمد ر سو ل الله فليقل علی ا میـر ا

لمو منين ؑ ه.

پس هر کدام از شما که می گوید در لا اله الا الله محمد رسول الله بلا فاصله بگوید در علی امیر المومنین ؑ ه

یعنی

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جو بھی جس وقت جہاں بھی جب بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے فوراً بغیر کسی فاصلہ کے علی امیر المومنین کہے۔

کیا کوئی فرمان ہے کہ تشہد میں علیؑ کا نام نہیں لینا۔۔۔؟

حوالہ نمبر 3

انوار شریعہ در فقہ جعفریہ علامہ حسین بخش جاڑا صفحہ نمبر 58

مستدرک الوسائل میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول جہاں دوسرے تشہد میں آپ نے باقی اذکار مستحبہ کا ذکر فرمایا ہے وہاں

ا شـهـد انـک نعم الر ب و ا ن محمد ا نعم الر سول و ا ن

علی بن ابی طالب نعم الـو لی .

کا تشہد واجب کے بعد پڑھنا بھی مستحب قرار دیا ہے اور درود شریف کے بعد بھی

اللھم صل علی محمدن المصطفیٰ و علی المرتضیٰ و فاطمۃ الزھراءؑ و الحسنؑ والحسینؑ و الائمۃ الراشدین من آل طہ و یسین الخ. کا پڑھنا بھی ذِکر فرمایا.

حوالہ نمبر 4

مُستدرک الوسائل تصنیف العالم العامل والفقیہ الفاضل ثقۃ الاسلام وعلم الاعلام حُجتہ المحدثین الاستادالمحدث المبحر المفلح صاحب الفیض الحاج میرزا حسن النوری الطبرسی۔ صفحہ نمبر 332 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ طہران اسلامی جمہوریہ ایران۔

نوٹ:

کتاب احسن الفوائد صفحہ 40 طبع دوم پر محمد حسین ڈھکو سرگودھا لکھتا ہے کہ مستدرک الوسائل اِس قدر عظمت کی حامل ہے کہ فقہاء عظام کا فیصلہ ہے کہ استنباط احکام کے وقت جب تک وسائل کے ساتھ اس کی طرف بھی رجوع نہ کرلیا جائے تو اس وقت تک فقیہ اپنے فرائض سے عہدہ برا نہیں ہوسکتا۔

لوآپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

مستدرک الوسائل صفحہ نمبر 332 پرامام رضا علیہ السلام سے منقول تشہد۔

اشھد انک نعم الرّب و ان محمدا نعم الرسول و ان علی بن ابی طالب نعم الولی ہ.

حوالہ نمبر 5

مُستند الشیعہ فی احکام الشریعہ جلد 1 طبع قم ایران (عربی)

علامہ الفقیہ المتولی احمد بن المولی محمد مہدی النزاقی قدس سرہ

کتاب الصلوٰۃ باب تشہد صفحہ نمبر 379 اشہد انک نعم الرّب و ان محمد انعم الرسول و ان علی بن ابی طالب ؑ نعم الولی و ان الجنتہ حق و النار حق ....الخ.

فوٹو کاپی ساتھ لف ہے تشہد کافی وضاحت سے لکھا ہوا ہے میں نے فقط وہ حصہ لکھا جو اس کتاب کے متعلق تھا۔

حوالہ نمبر 6

ہزار و یک مسئلہ فقہی طبع قم مقدس ایران فارسی مرجع عالی قدر حضرت حاجی شیخ حسین نوری ہمدانی۔ سوال صفحہ 137 جواب صفحہ 38

سوال نمبر 137۔

در تشہد نماز اگر شہادت ثالثہ اشھد ان علیا ولی اللہ بہ قصد قربت خوانده شود جایز است یا خیر۔

جواب۔۔۔۔۔بہ قصد ورود نباشد اشکال ندارد

ترجمہ : پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جائز ہے۔

حوالہ نمبر 7

فقہ کامل فارسی بقلم مرحوم علامہ محمد تقی مجلسی اوّل رضوان اللہ علیہ۔

صفحہ نمبر 31 کتاب الصّلوٰۃ فقہ در تشہد و سلام

ابو بصیر آنحضرت امام جعفر صادقؑ نقلکرده۔

بسم اللّٰہ و با للّٰہ و الحمد للّٰہ و خیر الاسماء

کلها للّٰہ اشھد ان لا الہ الا للّٰہ وحدہ لا شریک لہ و ا
شھد ان محمد عبدہ و رسولہ ارسلہ بالحق بشیرًا و
نذیراً بین ید الساعتہ و اشھد ان ربی نعم الرب و ان
محمدا نعم الرسول و ان علیا نعم الوصی و نعم الامام
اللھم صل علی محمد و آل محمد و تقبل شفاعتہ فی
امتہ و ارفع درجتہ .

حوالہ نمبر 8

توضیح المسائل فقیہ اہل بیت عصمت و طہارت حضرت مبشر کاشانی صفحہ
197 (فارسی) مسئلہ نمبر 949۔

بسم اللّٰہ و باللّٰہ والحمد للّٰہ و خیر الاسماء
کلھا للّٰہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و
اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ارسلہ بالحق بشیرا و
نذیر بین یدی الساعتہ و اشھد ان ربی نعم الرّب و ان
محمدً نعم الرسول و ان علیا نعم والوصی و نعم الامام
اللھم صلی علیٰ محمد و آل محمد و تقبل شفاعتہ فی
امتہ وارفع درجتہ الحمد للّٰہ رب العالمین .

حوالہ نمبر 9

رسالتہ توضیح المسائل فقیہہ اہل بیت عصمت ،طہارت حضرت مبشر کاشانی (فارسی) صفحہ نمبر 109۔

نماز جنازہ (نماز میت)

مسئلہ نمبر 513۔

نماز میت پنج تکبیر دارد اگر نماز گذار پنج تکبر باایں ترتیب بگوید کافی است۔

بعداز بنت وگفتن تکبیر اول بگوید اشھد ان لا الہ الا للّٰہ و ان محمد رسول اللّٰہ و ان علیا امیر المومنین ولی اللّٰہ. وبعداز تکبیر دوم بگوید

اللھم صلی علی محمد و آل محمد ۔وبعداز تکبیر چہارم اگر میت مرد است بگوید۔ اللھم اغفر لھذا المیت.

اگر زن است بگوید

اللھم اغفر لھذہ المیت .

وبعد تکبیر پنجم را گوید۔۔۔۔۔الخ

کتاب ایضا صفحہ نمبر 168۔

مسئلہ نمبر 777۔

اشھد ان علیا ولی اللّٰہ .جزو اذان اوقامہ فی باشد و واجب است بعد از اشھد ان محمد رسول اللّٰہ گفتہ شود.

کہ اشھد ان علیا ولی اللہ جزو اذان ہے اور اشھد ان محمد رسول اللہ کے بعد کہنا واجب ہے۔

حوالہ نمبر 10

کتاب احکام الشباب مطابقۃ لفتاویٰ سماحۃ حضرت السید صادق الحسینی الشیرازی۔عربی

آذان واقامت صفحہ نمبر 125 جزو نمبر 2

یتالف الاذان من عشر ین فصلاً هو .

(1) اللّٰه اکبر.اربع مرات

(2) اشـهد ان الا الـه ا لا للّٰه .مرتان

(3) ا شهـد ان مـحمد رسـول اللّٰه.مرتان

(4) ا شهــد ان علـیا ولی اللّٰه والا فضل ا شهـد ان علیا و فا طمته الزهـرا ء و اولاد هما المعصو مین حُجج اللّٰه .مرتان

حی علی الصلوٰة.مرتان

حی علی الـفلا ح .مرتان

حی علی خیر العمل.مرتان

اللّٰه اکبر.مرتان

لا اله الا اللّٰه .مرتان

کتاب ایضاً صفحہ نمبر 147 باب تشہد جزو(2)۔

ھنا ک تشھد و تسلیم ر وا ہ جا مع ا حا دیث

الشیعتہ عن مصبا ح المتھجد و قد جا ء فی تشھد قبل

الصلوٰۃ علی محمد و آلہ عبارۃ و ان علیا نعم الو لی فیجو ز

التشھد بہ و جا ء فی تسلمیہ قبل (السلام علینا) عبارۃ

السلام علی الا ئمتہ الھا دین المھدیین فیجوز التسلیم بہ

الیفاً فیکون خلا صتہ التشھد و السلیم لمذکور ھکذا

اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ و حد ہ لا شریک لہ ، و ا شھد ان

محمد عبدہ و رسو لہ و ان علیا نعم الولی اللھم صلی علی

محمد و آل محمد .

ترجمہ: تشہد اور اسلام سے جامع احادیث شیعہ میں روایت کیا گیا ہے درود پاک سے پڑھنے سے پہلے و ان علیا نعم الولی ۔اور اِس طرح تشہد جائز ہے اسلام سے پہلے السلام علی الا ئمتہ الھا دین المعصو مین ۔اسطرح سلام جائز ہے اور تشہد اور سلام کا خُلاصہ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وَ آلہ وسلم اللہ کے عبد اور رسول ہیں اور علیؑ اللہ جل جلالہُ کے ولی ہیں درود پاک

حوالہ نمبر 11

المجلد الخامس جامع احادیث الشیعتہ طبع قم ایران (عربی) محقق علامہ الحاج آقا

الطباطبائی البروتی جروی کتاب الصلوۃ صفحہ نمبر 331 فی التشہد والتسلیم

سرکار حضرت امام رضا علیہ السلام تشہد اسطرح پڑھتے تھے فا ذا صلیت الر ئصتہ الرا بعتہ فقل فی تشہد ہ بسم اللّٰہ و با بو تہ وا لصمد للّٰہ و الا سماء الحسنی کلھا للّٰہ اشھد ان لا الہ ا لا للّٰہ و حد ہ لا شر یک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ ور سو لہ با لحق بشیراً و نذیراً بین یدی السا عتہ التحیات اللّٰہ و الصلوا ت الطیبات الزا کیا ت الغا دیات الرائحات السا حا ت النا عما ت المبار کات الصا لعات اللّٰہ ماطاب و زکی و طھر و نمی و خلص و ما خبث فلغیر اللّٰہ ا شھد انک نعم الرّب و ان محمد ا نعم الرّسو ل و ان علی بن ابی طا لب نعم المو لی (الولی) و ان الجنتہ حق و النار حق و الموت حق و البعث حق ون الساعتہ آتیہ لا ریب فیھا و ان اللّٰہ یبعث من فی القبو ر (و خ) الحمد للّٰہ الذی ھدا نا لھذ ا و ما کنا لتھد ی لو لا ان ھد نا للّٰہ ہ .اللھم صل علی محمد و آل محمد و بار ک علی محمد و آل محمد و ارحم علی محمد و آل محمد افضل ما صلیت و بار کت و تر حمت و

سلمت علی ابراهیم و ال ابراهیم فی العالمین انک حمید مجید اللهم صلی علی محمد ان مصطفیٰ و علی المرتضیی و فاطمته الزهرا والحسن والحسین و علی الائمته الاشیدین من آل طه و یسین .

حوالہ نمبر 12

رسالہ توضیح المسائل حضرت محمد علی گرامی قمی (فارسی) صفحہ نمبر 201۔

احتیاط واجب آن است کہ ہر وقت ہر جا شہادت رسالت و نبوت حضرت محمدؐ دادا می شود شہادت بہ ولایت و امامت حضرت علیؑ نیز دادہ شود مگر در ضرورت تقیہ و ما نندان ولی در نماز ایں احتیاط لازم نیست و اگر بخواہد از جہت بنا پر احتیاط عمل نماید در نماز بہ صورت دُعا لگوید مثل۔

اللھم صل علی محمد رسولک و علی امیر المومنین ولی اللہ ہ۔ و بہتر آن است کہ ہم جا بہ دنبال نام مبارک علی علیہ السلام اشارہ ای بہ اماماں دیگر نیز بنماید، مثلاً در اذاں و اقامہ بگوید اشھد ان علیا امیر المومنین و اولادہ المعصومین اولیاء اللہ ہ۔

(12) توضیح المسائل حضرت محمد علی گرامی قمی صفحہ نمبر 235۔

تشہد

مسئلہ 1137۔

دربرخی گروہ ھای شیعہ، شہادت ثالثہ مرسوم است، یعنی در تشہد نماز ھم بہ دنبال شہادتین می گویند، اشھد ان علیا ولی اللہ ۔ اگر چہ احتمال دارکہ اشکال بناشد ،لیکن احتیاط لازم آن است کہ اگر بخواھد بگوید، بہ صورت دُعاء گفتہ شود۔ مثلاً اللھم صل علی ولیک علی امیر المومنین ۔

نوٹ :صفحہ 201 پر موصوف نے کہا کہ جس وقت جہاں بھی محمد رسول اللہ ؐ کی گواہی دی جائے ساتھ علی ولی اللہ کی گواہی بھی دی جائے آگے علیؑ تشہد میں آتے تو اشکال نہیں حرج نہیں پھر بھی الفاظ کی تبدیلی چہ معنی۔

حوالہ نمبر 13

بحارالانوار جلد 84 تالیف علامہ محمد باقر المجلسی طبع (طہران۔ایران)

عربی۔کتاب الصلوٰۃ

اشھد انک نعم الرّب وان محمداً نعم الرّسول وان علی بن ابی طالب نعم الولی وان الجنتہ حق والنار حق والموت حق والبعث حق وان الساعہ آیتہ لا ریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور الصمد للہ الذی ھدنا لھذا وما کنا لنھتدی لو لا ان ھدینا اللہ.

آگے درود شریف پڑھیں جس میں اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم۔

حوالہ نمبر 14

کتاب پرواز در ملکوت آداب الصلوٰۃ جلد 2 حضرت آیت اللہ مجتہد اعظم آقائے خمینی" ۔صفحہ نمبر 49تا50.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

فرمود: سبحان اللہ۔ خدای عزوجل چون خلق فرمود عرش را نوشت بر آں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین پس ذکر فرمود کتابت این کلمات را بر آب و کرسی ولوح وجبہ اسرائیل و درجناح جبرائیلؑ واکناف آسمانھا وزمینھا وسرکوھھا وبرشمس وقمر۔

پس فرمود قمی یکی از شما گفت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بگوید علی امیر المومنینؑ ہ

حوالہ نمبر 15

سر الایمان الشھادۃ الثالثۃ فی الاذان عبدالرزاق الموسوی المقرم صفحہ 78۔

ثم قال ! قال ابوجعفر الباقر علیہ السلام :

ذکرنا من ذکر اللّٰہ و ذکر عدو نا من ذکر الشیطان و ھذا التنزیل المستفاد صریحاً من ھذہ الروایۃ الشریفۃ یقفی بخروج ذکرھم (صلوات اللّٰہ علیھم) عن دائرہ الکلام المکروہ و المحرم و لحوقہ بذکر اللّٰہ سبحانہ و تعالیٰ فی جمیع ما رتب علیہ من الاحکام و قد جاء فی

روایتہ الحلبی عن ابی عبد اللّٰہ الصاد ق علیہ السلام کل ما ذکرت اللّٰہ عزو جل بہ و النبی فھو من الصلا ۃ و من منا یظھر لک و جہ القو ل بجواز ذا کرا لشھادۃ الثا لثہ فی الصلا ۃ فضل عن الا ذا ن ولاقامتہ.

حوالہ نمبر 16

توضیح المسائل رسالہ مطابق فتاویٰ اُستادا لمحققین رئیس المفسر ین فقیہہ اہل بیت حضرت یعسوب الدین رستگار جلد اوّل صفحہ نمبر 314۔

فارسی قم۔ایران

تشہد

اشہد ان لا ا لہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمد عبد ہ و رسو لہ اللھم صل علی محمد و آل محمد .

وکمتر ازیں کفایت نمی کند واحتیاط واجب آں اُست بہمین ترتیب بگوید، و جائز است پس از شہادتین بگوید۔

و اشہد ان امیر المو منین علیا و او لا د ہ المعصو مین حجج اللّٰہ صلوات اللّٰہ علیھم اجمعین ہ .

کتاب الیفا صفحہ نمبر 278 مسئلہ نمبر 1350۔

توضیح المسائل یعسوب الدین رستگار جلد اوّل۔

اذان واقامہ، مستحب مؤکداست کہ اگر گفتہ نشود نماز صحیح است ولی اگر اذان واقامہ گفتہ شود اما شہادت ثالثہ گفتہ نشود نماز باطل است وکسی کہ شہادت ثالثہ را در اذان واقامہ نگوید اقتدا کردن باد جائز نیست واگر اقتداء کنند، نماز باطل است وباید اعادہ نمایند ہ۔

ترجمہ :۔

اذان اور اقامت سنت موکدہ ہے اگر نہ پڑھی جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔
اگر اذان اور اقامت کہو اور علی ولی اللہ کی گواہی نہ دو تو نماز باطل ہے۔

کتاب توضیح المسائل علامہ یعسوب الدین رستگار جلد اول صفحہ 186۔

نماز میت (جنازہ) اور گواہی ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ

ولی بہتر است بعد از تکبیر اوّل بگوید اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ ارسلہ بالحق بشیراً ونذیراً بین یدی الساعتہ و اشہد ان علیا امیر المومنین و اولادہ المعصومین حُجَجُ اللّٰهِ صلوات اللہ علیھم اجمعین ہ۔

حوالہ نمبر 17

تحفہ احمدیہ عالم ربانی فقیہہ اہل بیت اطہارؑ ناصر الملت السید ناصر حسین الموسوی لکھنوی۔

سن تالیف 1305 لکھنو۔ صفحہ نمبر 212 تا 213۔

تشہد طولانی پڑھنا بہتر ہے۔

بسم اللّٰہ و با للّٰہ و خیر الا سما ء کلها للّٰہ ا شهد ان لا الـه الا اللّٰہ و حـد ہ لا شر یک له و اشهد ان محمد اعبده و ر سو لـه ا ر سله با لحق بشیراً و نذ یـر بین ید ی السا عته و اشهد ان ربی نعم الر ب و انّ محمد ا نعم الر سو ل و ان علیا و لا ئمته من ذ ر یته نعم الا ئمته

اللـــهم صـل علـی مـحمـد و آل محمد و تقبل شفا عته فی امته و ارفع د ر جته ہ.

حوالہ نمبر 18

رسالہ القوانین الشرعیہ الحاج السید محمد علی الطباطبائی الحسنی دام ظلہ

الجزالاوّل العبادات (عربی)

صفحہ نمبر 326 حکم نمبر 304 تشہد۔

و قا ل (ع) فا ذا صلیت الرکعه الرا بعته فقا ل فی تشهد بسـم اللّٰہ و با للّٰہ و الحمد للّٰہ و الا سماء الحسـنی کلها للّٰہ اشهـد ان لا الـه ا لا اللّٰہ و حـد ہ لا شر یک له و ا شهد ان مـحمداً عبد و رسـو له ا ر سله با لحق بشیراً و نـذ یـر اً بیـن یـد ی الســا عته التحیّات و الصلوا ت الز ا کیا ت

الفا دیا ت الرابحات التا مات النا عمات المبارکات الصالحات للّٰہ ما طاب و زکی وطھرو نی و خلص و ساخست فللغیر اللّٰہ اشھد انک یا رب نعم الرب و ان محمداً نعم الرسو ل و ان علی بن ابی طالب نعم الولی و ان الجنتہ حق و النا ر حق و المو ت حق وا لبعث حق و ان السا عتہ آتسیتہ لا ریب فیھا و ان اللّٰہ یبعث من القبو ر و الحمد للّٰہ الذی ھد انا لھذا و ما کنا لتھدی لو لا ان ھد انا اللّٰہ اللھم صل علی محمد و آل محمد وبا رک علی محمد و آل محمد وارحم محمد و آل محمد افعل ما صلیت و با رکت تر حمت و سلمت علی ابراھیم و آل ابراھیم فی العا لمین انک حمید مجید اللھم صل علی محمد و آل محمد المصطفیٰ و علی مرتضیٰ و فا طمتہ الز ھرا و الحسنؑ والحسینؑ والا ئمتہ الراشدین من آل طہ و یاسین ہ الخ.

حوالہ نمبر 19

فقہ کامل فارسی بقلم مرحوم علامہ مولی محمد تقی مجلسی اوّل صفحہ نمبر 28.

دُعائے توجہ در نماز اوّل سورہ الحمد

بعد از تکبیر بگوید۔

و جهت وجهی للذی فطر السموٰات والارض علی ملته ابراهیم و دین محمد و منهاج علی حنیفاً مسلماً و ما انا من المشرکین ان صلوٰتی و نسکی و محیامی و مماتی لله رب العالمین لا شریک له و بذالک امرت و انا من المسلمین ۰.

پھر بسم اللہ سے سورہ الحمد شروع کرے۔

حوالہ نمبر 20

الاعتقادات فی دین الامیہ

شیخ الجلیل ورئیس المحدثین ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی الصدوق المتوفی ۳۸۱ صفحہ نمبر 37 تا 38۔

و انها سئلت عن ربها فقالت الله ربی و سئلت عن نبیها ؟فاجابت محمد و سئلت عن ولیها و امامها ؟ فاجابت محمد و سئلت عن ولیها و امامها ؟ فارتج علیها و توقفت فقلت لها ابنک فقالت ولدی امامی ۔

حوالہ نمبر 21

الشہادہ الثالثہ المقدسہ مقدن الاسلام الکامل وجوہرایمان الحق علامہ عبد الحلیم الغزی۔(قم مقدس۔عربی)

صفحہ نمبر 229 ومن التشہد۔

اشہد انک نعم الرب وان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نعم الرسول وان علی ابن ابی طالب علیہ السلام نعم المولی.....الی ان یقول علیہ السلام فی ھذاء التشھد الشریف اللھم صل علی محمد المصطفیٰ وعلی المرتضیٰ وفاطمتہ الزھرا والحسنؑ والحسینؑ وعلی الائمتہ الراشدین من آل طہ ویسین ہ۔ .

حوالہ نمبر 22

کتاب مستطاب مصباح المتھجد وسلاح المتعبد

۔الشیخ الطائفہ رئیس مذھب الامیہ ابی جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوس ۱۳۱۳

صفحہ نمبر 34۔آداب نماز ظہر۔

بسم اللہ وباللہ والحمد للہ ------ واشہد ان اللہ ابی نعم الرب واشہد ان محمدا نعم الرسول وان علیا نعم الولی ہ۔

حوالہ نمبر 23

الفقہ الرضاء (حضرت امام علی رضا علیہ السلام)

صفحہ نمبر 108۔

اشہد انک نعم الرب وان محمدا نعم الرسول وان علیا نعم المولی وان الجنته حق و النار حق والموت حق و البعث حق وان الساعته آیته لاریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبوره۔

حوالہ نمبر 24

نشان ازلی نشانھا جلد دوئم شرح حال وکرامات ومقالات وطریقہ سیر وسلوک عرفانی عارف ربانی ومقتدای اھل نظر مرحوم حاجی شیخ حسنعلی اصفھانی قدس سرہ

مؤلف۔علی مقدادی اصفھانی۔فارسی (قم ایران)

صفحہ نمبر 201 تا 202۔

درتشہد۔۔۔وبگوید۔ بسم اللّٰہ و باللہ یعنی به نام خدا و به توفیق او الحمد الله ثنا ها و حمد ها همه از آن خدا ست و اخیر الاسماء اللّٰہ و بهترین نا مها حق راست اشهد ان لا اله الا اللّٰہ شهادت می دهم به اینکه معبودی و موجودی به جز خدا و ند نیست و قد در حالیکه یکتا و منفرداست لا شریک

لہ کہ اور الہ در عبادت نہ در خلق نہ در افعال و نہ در صفات شریکی نیست و اشھد ان محمدا عبد و رسو لہ یعنی شہادت فی دھم کہ محمدؐ بند ہ فر سادہ خدا وندا ست و برخی ا ز علماء لفتہ اندا گرپس از شہادت بہ رسالت حضرت محمدؐ شہادت سو ی ھر ولایت امیر المو منینؑ علی علیہ السلام کہ ،و اشھد ان امیر المو منین علیا ولی اللّٰہ فی باشد بہ قصد نیین و تبر ک کفتہ شو و نہ تنھا خللی در نماز بنا شد بلکہ موجب کما ل ان با شد و معنا ی آن گرا می می دھم کہ امیر المو منین علی علیہ السلام ولی خدا وند است .

و از حضرت امام صادق صلوات اللّٰہ و سلا مہ علیہ روایت شد ہ است کہ حضر کش فرمود من قا ل لا الہ الا اللّٰہ محمد رسو ل اللّٰہ فلیقل علی ولی اللّٰہ یعنی ھر کس کہ خدای را بہ یکتا ھی و تو حید پاد کردہ محمد را رسو ل و فرستادہ خدا می گوید باید کہ پس از آن بہ ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ نیز لب بگشا یدہ .

حوالہ نمبر 25

انوار الهدایته فی الا مامته والولا یته

المولف۔ اُستاالفقہ فی النجف ومشہد حضرت غلام رضا الباقری النجفی ۱۳۹۸

صفحہ نمبر 344 تا 345 حدیث نمبر 3۔

قو لـه (ص) :(ا لها الناس بـما تشـهدو ن) ؟

قـــا لو ا :شهـد ا ن لا الـه الا اللّٰـه قا ل ثم مه ؟ قا لو : دأن مـحـــمدا ً عبده و ر سـو له قا ل فـمن و ليكم؟ قا لو : اللّٰه و رســـو له مولا نا ،ثـم ضرب بيد ه الى عقد على عليه السلام فأ قا مه فقال : من يكن اللّٰه و رسو له مو لا ه فا ن هـذ ا ءمـو لا ه و فى لفظ افر ثم قا ل : ايها الناس ان اللّٰه ولاى و انا مولى المو منين و انا أولى بهم من انفسهم فـمـن كنت مـولاه فهـذ اء مو لاه.يعنى على عليا ه

فا لـمو لـو يتـه الـمـطـلقته التى يحب الا شهاد بهافى حد الشهاده با لتوحيد و الر سالته و يحب تصديقها والا يمان بها فتكون الشهادة بالو لايته شهادة ثالـثه تا ليته للشها دتين ملاز مته معهما .

حوالہ نمبر 26

جامع المسائل اُردو مطابق فتاویٰ حضرت فاضل لنکرانی

صفحہ نمبر 108۔

سوال۔ اذان واقامت میں حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کی شہادت کس قصد سے دی جائے کیا تشہد میں حضرت رسول کریمؐ کی نبوت کے بعد شہادت ولایت بھی کہا جائے تو کیسا ہے۔؟

جواب۔ جس طرح توضیح المسائل کے مسئلہ نمبر 938 میں لکھا گیا کہ شہادت ولایت آذان واقامہ کا جز نہیں ہے لیکن بہتری ہے کہ بقصد قربتہ کہا جائے اور نماز کے تشہد کو اِس طرح پڑھا جائے جس طرح توضیح المسائل میں تحریر ہے۔

حوالہ نمبر 27

منہاج الصالحین العبادات فتاوی مرجع عالی قدر سید ابوالقاسم الموسوی الخوئی

صفحہ نمبر ۱۵۰۔

و تستحب الصلاة علی محمد و آلِ محمد عند ذکر اسمه الشریف و اکمال الشهادتین بالشهادة لعلیؑ بالولایته و امیر المومنین فی الاذان و غیره .

حوالہ نمبر 28

جلد اوّل مجمع المسائل فقیہہ اہل بیتؑ عصمت حضرت الحاج سید محمد رضا

گلپائگانی مدظلہ العالی۔

صفحہ نمبر 177۔

اشہد ان ربی نعم الرب و ان محمدا نعم الرسول

و ان علیا و اولادہ نعم الائمتہ ہ۔

حوالہ نمبر 29

صراط النجاۃ فی اجوبۃ الاستفتاءات (الجزء الثانی) صفحہ نمبر 81 السید ابوالقاسم

الموسوی الخوئی علیہ رحمتہ۔

سوال 240. من یزکر فی کل تشھد فی الصلاۃ بعد

الشھادۃ بالوحدانیۃ و الرسالۃ الشھادۃ لعلیؑ بالولایۃ ھل

یحکم ببطلان صلاتہ، لو کان ذلک منہ جھلا بالحکم، و

اعتقادا بلزومھااو استحبابھا، ام تصح تلک الصلاۃ؟

الخوئی. ازا کان معتقدا بصحتۃ الصلاۃ معھا، صحت و

لا اعادۃ علیہ فیھا.

حوالہ نمبر 30

شناخت امیر المومنینؑ صفحہ نمبر 102 طبع ایران

علامہ عباس قمری بنی ہاشم مدظلہ العالی۔

درتشہد نماز واجب است کہ انساں شہادتؑ بولایت علیؑ واولادعلیؑ بدھید

ترجمہ: نماز کے تشہد میں واجب ہے کہ بندہ علیؑ اور اولادعلیؑ کی ولایت کی گواہی دے۔

اختتامیہ کتاب

آج مورخہ 24-10-2013 (24 اکتوبر 2013ء) ۱۸ ذی الحج 1434ھ کی صبح نماز فجر کے بعد حقیقی نماز علیؑ کی گواہی عمل سے دے کر اپنی کتاب، ولایت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام، کی گواہی یعنی شہادۃ ثالثہ مقدسہ فی الصلوٰۃ۔ کو علیؑ ابن ابی طالبؑ۔ مصطفیٰ اور خالق لم یزل کے حضور بوساطت سرکار امام زمانہ علیہ السلام پیش کر رہا ہوں اس یقین کامل کے ساتھ کہ میں نے اپنی عقل وفہم سے وجہ تکمیل دین اسلام کی شہادت کو شیعہ اثنا عشریہ کی معتبر کتابوں۔ بنیادی کتابوں اور توضیح المسائل تک کی کتابوں سے ثابت کر دیا۔ کہ جہاں بھی جب بھی کوئی بھی توحید کی گواہی (اشـــهـد ان الا الــه الا الله)رسالت کی گواهی (اشـهـد ان محمد رسول الله) دے فـلیقل .اُس کے لیے لازمی هے که وه فوراً کهے **اشهد ان علیا ولی الله.**

آخر پر اتنی گذارش کے ساتھ کہ کتاب مشاق الانوار الیقین فی اسرار امیر المومنینؑ میں علامہ حافظ رجب البرسی الحلی نے صفحہ نمبر 209 اُردو صفحہ 159 عربی اور سید احمد مستنبط نے القطرہ میں سرکار علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے حوالے سے لکھا کہ قــال علیه السلام الـصلـوٰۃ با لحقیقته حب علی ابن ابی طالبؑ. نماز

حقیقت میں محبت علیؑ کا نام ہے اور اِسی کتاب میں اِس صفحہ پر ہے کہ

فمن اقام حب علی فقد اقام الصلوٰۃ .

جس نے محبت علیؑ قائم کر لی اُس نے نماز قائم کر لی اور کتب اربعہ کے مصنف علامہ الشیخ الصدوق علیہ الرحمۃ اپنی کتاب امالی شیخ صدوق میں لکھتے ہیں کہ۔

عن الرضا علیہ السلام : قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لا اقبل عمل عامل منھم الا بالاقرار بولایتہ مع نبوۃ احمد رسولی .

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوجہاں نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کسی عمل کرنے والے کا عمل قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ میرے رسول احمد مجتبیٰ کی نبوت کے ساتھ علی علیہ السلام کی وِلایت کا اِقرار نہ کرے۔اس کے ساتھ ساتھ قران مقدس میں روزِ محشر کے حالات وواقعات بیان کرتے ہوئے خالق ربُ العزت اللہ فرماتا ہے۔

وقفوھم انھم مسئولون ۔کھڑا کرو انہیں روکو ان سے ابھی سوال کرنا ہے۔ابن حجر مکی اپنی کتاب صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ وہ سوال کیا ہوگا عن ولایت علی ابن ابی طالبؑ ۔ان سے پوچھو یہ علی ولی اللہ پڑھتے تھے یا نہیں ۔اور سرکار رسالت مآبؐ فرماتے ہیں کہ بحارالانوار جلد 28 صفحہ 172 قال رسول اللہؐ والذی بعثنی بالحق لا یقبل اللہ من عبد فریضتہ الا بولایتہ علیؑ ۔حضورؐ فرماتے ہیں اللہ کی قسم جس نے مجھے نبوت عطا کی اللہ تعالیٰ کسی بندے کا فریضہ بغیر ولایت علیؑ قبول نہیں کرتا۔اور المستدرک الوسائل جلد اوّل صفحہ ۲۳ علامہ حسین نوری نے رسول اللہؐ کے حوالے سے لکھا کہ۔

قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وَ آلہ و سلم و الذی نفس محمد بیدہ لو ان عبدا جاء یوم القیامتہ بعمل سبعین نبیاً ما قبل اللّٰہ منہ یلقاہ بولایتی و لایتہ اھل بیتی ہ .

رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد محمدؐ کی جان ہے اگر کوئی شخص قیامت والے دن ستر انبیاء کے اعمال لے کر آجائے اللہ اُس سے قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ اس کے پاس میری ولایت اور میرے اہل بیتؑ کی ولایت نہ دیکھ لے اور کتاب بحارالانوار جلد 27 صفحہ نمبر 113 پر سرکار امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

عن امیر المومنین علیہ السلام و اللّٰہ نور جلی علی لیقن من ولایتنا اھل البیت خیر من لہ عبادۃ الف سنتہ.

سرکار علیؑ فرماتے ہیں اللہ کی قسم اگر کسی آدمی کا یقین ہماری ولایت پر ہو وہ بہتر ہے اس عبادت سے جو 1000 ہزار سال کی ہو۔ یعنی ولایت علیؑ پر یقین رکھنا ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے۔ اور اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ طبع ایران صفحہ نمبر 112 پر صالح محمد کشفی حنفی نے رسول اللہؐ کی حدیث مبارکہ لکھی ہے کہ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وَ آلہ وسلم لا ادخل الجنتہ من تارک ولایت علی ابن ابی طالبؑ ۔ حضور فرماتے ہیں کہ علیؑ کی ولایت کو ترک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

تفسیر البرہان کے مقدمہ مراۃ الانوار میں لکھا ہے کہ ان اعظم الذنوب ترک

الولایتہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ۔کہ علیؑ کی ولایت کو ترک کرنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اور سرکار امام محمد باقرؑ اصول کافی میں فرماتے ہیں نحن ذکر اللہ و نحن اکبرہ۔

(تفسیر البرہان جلد 3 صفحہ 353 پر بھی ہے)

ذکر خدا ہم ہیں اور ہم ہی اکبر ہیں اور یعقوب کلینیؒ "اُصول کافی میں امام محمد باقرؑ سے ایک اور روایت بھی لکھی ہے کہ ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور ہمارے دُشمن کا ذکر شیطان کا ذکر ہے اور کون نہیں جانتا اور کون سی کتاب ہے جس میں رسول اکرمؐ کا یہ فرمان نہیں جسکی راوی اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ہیں کہ علی علیہ السلام کا ذکر میرا ذکر ہے میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کا ذکر عبادت ہے۔کبھی غور کیا ہے اللہ نے جو تمہیں بار بار فرمایا کہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرو تدبر کرو سوچو کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا۔سورہ طہ و اقم الصلواۃ لذکری ۔کہ نماز کو قائم کرو میرے ذکر کے لئے ،تو ذکر تو علی علیہ السلام اولادِ علی علیہ السلام ہیں اُن کے ذکر سے نماز مکمل ہو گی نہ کے باطل اور قرآن کی دوسری آیت سورہ عنکبوت آیت 45 ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء و المنکر ولذکر و اللہ اکبرہ ۔کہ یقیناً نماز روکتی ہے بے حیائی اور بُرے کاموں سے اور اللہ کا ذکر اس سے بھی بڑا ہے اور وہ ذکر اصول کافی نحن ذکر اللہ و نحن اکبر ۔کے تحت علیؑ اور اولادِ علیؑ ہیں ۔تو نماز ان کے ذکر سے اپنے اوج کمال اور رفعت کی بلندیوں پر پہنچ کر معراج بن جائے ان کے ذکر سے جس کے متعلق معصوم نے فرمایا آقائے خمینیؒ نے پرواز در ملکوت میں لکھا کہ الصلوٰۃ معراج المومن ۔کہ نماز مومن کی معراج ہے مگر شرط ہے کیونکہ سرکار امام رضا علیہ السلام حدیث نیشاپور میں فرمایا تھا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ امان پا گیا

مگر اسکی کچھ شرطیں ہیں وانا من شروطیھا اور اُن میں مَیں بھی ایک ہوں یعنی توحید و رسالت کے قلعے کے ساتھ شرط ہے علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت اور اولادِ علیؑ کی ولایت تب یہ جائے امن بنے گی اللہ تعالیٰ اپنے قرآن میں ارشاد فرماتا ہے کہ۔ سورہ البقرہ آیت نمبر125 و اذ جعلنا البیت مثابتہ للناس و امنا۔ اے رسولؐ یاد رکرو وہ وقت جب ہم نے بیت کعبہ کو جائے امن اور جائے ثواب قرار دیا یعنی کعبہ تھا تو آدمؑ سے بھی پہلے حدیث ہے رسول اللہؐ کی ان الکعبتہ منزلتہ من السماء۔ کعبہ آدمؑ سے بھی پہلے آسمان سے نازل ہوا ہے۔ ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ نے تو کعبہ کی دیواریں بلند کی ہیں مگر کعبہ کعبہ تھا جائے امن اور جائے ثواب اُس وقت بنا جب اس میں علیؑ ابن ابی طالبؑ کا نزول ہوا۔ تو پتہ چلا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ اور توحید و رسالت کی گواہی بغیر گواہی علیؑ ابن ابی طالبؑ اور اولادِ علیؑ مکمل نہیں۔ یہی وجہ تھی کہ مسلسل 23 سال تک محمد مصطفیٰؐ نے اپنے اللہ کے جُملہ احکامات اوامر نواہی نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ خمس۔ جہاد۔ تولا۔ تبرا سب کچھ پہنچائے مگر جب آخری حج سے واپس مقام خم غدیر پر پہنچے تو آوازِ قدرت آئی۔

سورہ المائدہ۔

یا یھا الرسول بلغ ما نزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ان اللہ لا یھدی القوم الکفرین ۵ .

اے رسول جو پیغام آپ پر نازل کیا گیا ہے تمہارے ربّ کی طرف سے پہنچا دہ اگر آپ نے یہ فعل نہ کیا تو تو نے گویا کہ اِس کی رسالت کا کوئی کام بھی نہیں کیا۔ اللہ آپ کو

لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا بے شک اللہ قوم کافرین کو ہدایت نہیں کرتا۔

تھوڑا سا غور کرلیا جائے تو سمجھ آجاتی ہے کہ

اے رسولؐ تو نے میرے دین کی ہر وہ چیز ہر وہ رُکن جو مَیں نے تمہیں حکم دیا تو نے پہنچا دیا مگر مَیں نے تمہیں معراج پر کہا پھر حکم دیا کہ۔ سورہ الم نشرح آیت ۷،۸

فاذا فرغت فانصب ٥ والی ربک فارغب ٥۔

جب تو حج سے فارغ ہو جائے تو اُسے مقرر کردے کتاب شواہد التنزیل جلد 2 صفحہ 349 پر علامہ حسکانی نے سرکارِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ذات احدیت کی طرف سے آپؐ کو یہ حکم ہوا کہ حجتہ الوداع کے بعد ولایت علیؑ کا تقرر کردے علان ولایت کردینا۔ رسول اللہؐ حج سے فارغ ہو کر چل پڑے جب پہنچے خمِ غدیر پر تو دوبارہ آیت بلغ ما انزل ۔۔۔۔۔ الخ۔ کا نزول ہو گیا کہ اے میرے رسولؐ مَیں اللہ تیری 23 سال کی مشقت و مزدوری محنت کار نبوت جو تو نے لوگوں تک پہنچائے ضائع اور بیکار کر دوں گا اور اگر تو نے ابھی ابھی اعلان ولایتِ علیؑ نہ کیا تو فما بلغت رسالته یعنی گویا تو نے میری رسالت کا کوئی کام کیا ہی نہیں۔ ذرا سا غور کرلینے سے بات عیاں ہو جاتی ہے کہ جب اشھد ان علیا ولی اللہ۔ کہنے کے بعد بغیر ولایت علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کے اعلان کے بغیر رسولؐ کی رسالت و نبوت نہیں بچتی تو ہم اور آپ کی نمازیں اعمال ولایتِ علیؑ کی گواہی کے بغیر بچ جائیں گے کیا۔۔۔؟

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی وعدہ کیا کہ اے میرے حبیب تو اعلانِ ولایت علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کر مَیں تجھے واللہ یعصمک من الناس ۔ لوگوں کے شر سے محفوظ رکھوں گا۔ کیونکہ یہ بات تو یقینی ہے کہ لوگ علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کی ولایت پر انکار بھی کریں گے اے میرے حبیب تجھے بھی نقصان دینے کے لئے طرح طرح کے منصوبے

بنائیں گے کیونکہ علیؑ النبا ء العظیم ۔ ہے اور لوگ نباء عظیم میں اختلاف

کریں گے ۔ مگر میرا وعدہ ہے تیرا کچھ بھی نہیں کر سکیں گے تیرا محافظ مَیں اللہ ہوں اور میرا

وعدہ ہے تجھ سے کہ ان اللہ لا یھدی القوم الکافرین ۔ کہ اللہ

کافروں کو ہدایت کرتا ہی نہیں ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کہنا یہ چاہتا ہے کہ کیونکہ اُس وقت قافلہ رسولؐ

میں بظاہر کافر کوئی بھی نہیں تھا مگر اللہ جانتا تھا کہ کچھ لوگ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی

ولایت کا انکار کریں گے ۔ وہی اللہ کی نظر میں کافر ہیں ۔

اچھا علماء جانتے ہیں کہ قرآن کا اسلوب کچھ اسطرح کا ہے کہ ایک آیت دوسری آیت کی خود

تشریح کرتی ہے ۔ سورہ آلِ عمران کی آیت نمبر 86 اور 87 پر ذرا غور کرنے سے بات بالکل

واضح ہو جاتی ہے ۔

کیف یتھدی اللّٰہ قو ماً کفرو بعد ایما نھم و شھدو ان الر سول حق و جاء ھم البینت ہ واللّٰہ لا یھدی القو مہ الظلمین ہ اُولئک جزا ؤھم ان علیھم لعنتہ اللّٰہ و الملا کتہ و النا س اجمعین ہ.

ترجمہ ۔ اللہ اُس قوم کو ہدایت کیسے کرے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئی اسلام کے بعد

نہیں ایمان کے بعد کافر اسلام کے بعد کا کفر اور ہے اُس کا ذکر بھی قرآن میں ہے جہاں

ایمان کے بعد کافر ہونے والوں کی بات ہے اللہ نے فرمایا ۔

و شھد ان الرسول حق ہ ۔ یہ جو ایمان کے بعد کافر ہوئے

ہیں یہ رسول اللہؐ کے حق ہونے کی گواہی تو دیتے ہیں یہ تو کہتے ہیں اشھد ان

محمدا عبد و الرسول ہ ۔ گواہی دیتے ہیں رسولؐ کی مگر یہ ایمان لانے

کے بعد کافر (انکاری) ہو گئے ہیں ۔جرم ہے ایمان کے لانے کے بعد کافر ہو گئے ہیں ۔اِس لئے اللہ ظالمین کو ہدایت نہیں کرتا اللہ فرماتا ہے اِن لوگوں کے اعمال کی جزاء یہ ہے کہ أولئک جزآھم ان علیھم لعنته الله و الملئکته والناس اجمعین ۔ایسے لوگوں کے لئے اللہ جزا بول رہا ہے،اور جزا ہوتی ہے اعمال نیک کی اللہ کہتا ہے ان پُر اللہ ملائکہ اور انسان لعنت کرتے ہیں ۔اور ذرا غور کرو اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا ۔جو اعلان خمِ غدیر اِعلانِ ولایتِ علی ابن ابی طالبؑ کا بظاہر رسول اللہؐ کے سامنے اِقرار کر کے مکر گے انکار کر گئے ۔اللہ کی نظر میں وہ کافر ہیں۔ہاں قرآن کی آیت المائدہ ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله وھو فی الاخره من الخسرین۔تفسیر عیاشی جلد اوّل صفحہ نمبر 279 حضرت جابر حضرت ابو جعفر باقرؑ سے آیت کی تفسیر پوچھی فرمایا۔جو ایمان سے انکار کرے اُس کے اعمال ضائع ہو گے

اِس سے مُرادعلیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت ہے۔

ہاں بات ہو رہی تھی آیت بلغ ما انزل۔۔۔الخ پر کہ اے رسولؐ کر اعلان ولایت علیؑ رسولؐ نے ایک طویل خطبہ دیا جو جملہ فریقین کی کتابوں میں ہے جس کے آخری جملے تھے۔

خطبہ غدیر

فا علمو امعاشر الناس ذالک فا ن اللّٰہ قد نصبه لکم ولیا و اماماً و فرض طاعته علی کل احد ص کلمه جائز قو له ملعو ن من خلفه مرحوم من صدقه.

پس جان لو اللہ تعالیٰ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو تمہارا ولی و امام مقرر کر دیا ہے ان کی اطاعت ہر شخص پر واجب قرار دی ان کا حکم نافذ ہے آگے فرمایا

ملعون من خالفه مرحوم من صدقه.

جس نے مخالفت کی رحمتِ حق سے محروم ہو گیا اور جس نے تصدیق کی وہ مستحق رحمت ٹھہرا۔ آگے فرمایا لوگو!

اسمعو ا و اطیعو ا فا ن اللّٰہ مولا کم و علی اما مکم ثم الا ما مته فی و لدی من صلبه الی القیا مته ٥.

لوگو سن لو اور اطاعت کرو کیونکہ اللہ تمہارا مولا ہے علیؑ امام ہے پھر امامت میری اُس اولاد میں جو صلب علیؑ سے ہے قیامت تک رہے گی۔ لہذا ثابت ہوا اللہ بھی مولا رسول اللہ بھی مولا۔ علی بھی مولا۔ پس تینوں کی اطاعت واجب ہے اس کا نام شہادت ثالثہ مقدسہ ہے اور ہاں **فلا تضلو ا عنه لا تستنکفو امنه ٥** ۔ علی علیہ السلام کو چھوڑ کر گمراہ نہ ہو جانا اور نہ ہی علی علیہ السلام سے منحرف ہونا۔ اور آخر پر سرکار ختمی المرتبتؐ نے فرمایا۔

قال النبیؐ لن یتو ب اللّٰہ علی احد نکر ه و لن یغفر له حتی علی اللّٰہ ان یفعل ذا لک و ان یعذ به عذاباً نکر ا ابد لا بدین ٥.

اللہ تعالیٰ کبھی اُس شخص کی توبہ قبول نہیں کرے گا۔ جو علیؑ کا منکر ہو اور نہ ہی کبھی اُس کی مغفرت کرے گا اللہ تعالیٰ نے یہ حتمی فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ اس منکر (ولایت علیؑ) کو

ہمیشہ ہمیشہ بدترین عذاب سے سزا دے گا۔

اے میرے رسولؐ تو نے اِعلان ولایت علیؑ کر دیا اور سورہ المائدہ

الیوم یئس الذین کفروا من دینکم فلا تخشو هم واخشو ن.

آج کے دن کچھ لوگ جو تمہارے دین سے مایوس ہو کر کافر ہو چکے ہیں پس ان سے مت ڈر مجھ سے ڈر اے میرے حبیب محمد مصطفیٰ تو نے میرا حکم سُنا دیا بیشک تیرے خدشہ کے مطابق جنہوں نے علیؑ کی ولایت کا اِقرار نہیں کرنا تھا اُنہوں نے اِنکار کر دیا کسی نے ظاہراً اور کسی نے منافقتاً پس جو انکار کر کے کافر ہو گئے اُن سے مت ڈر مَیں تیرے ساتھ ہوں مجھ سے ڈر اور ہاں مَیں اللہ تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم اسلام دینا ہ** ۔(سورہ مائدہ ۳) کہ مَیں نے آج کے دِن (ولایت علیؑ) سے تیرا دین مکمل کر دیا ہے اور آپ پر نعمتیں تمام کر دیں اب مَیں تیرے دین پر (جس میں ولایت علیؑ واجب ہے) راضی ہوں یہی وجہ تھی کہ رسول اللہؐ نے فوراً اِس آیت کے نزول پر خوشی خوشی فرمایا۔ تفسیر البرہان **الحمد للّٰہ علی اکمال الدین وتمام النعمته ورضی الرّب برسالتی والولایته بعلی بعدی**۔ حمد ہے اللہ کی دین مکمل کرنے اور نعمتیں تمام کرنے پر میری رسالت اور علیؑ کی ولایت پر راضی ہونے پر۔

جب علیؑ کی ولایت کا اعلان ہو چکا ظہر کا وقت قریب تھا ابوذرؓ نے اذان دی حی علی خیر العمل ۔آؤ ولایت علیؑ کی طرف (بقول شیخ صدوق) لوگ دوڑے کچھ رسول کی طرف کچھ میدان غدیر سے منکرِ ولایت علیؑ بن کر۔

اَب چونکہ قرآن کی آیت **ولا تجهر بصلاتک ولا تخا**

فت بها و ابتغ بین ذالک سبیلا ۔اے رسولؐ اپنی نمازیں نہ تو بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ چھپاؤ بلکہ درمیانی آواز سے اور تفسیر حسن عسکری علیہ السلام البرھان سے لے کر تفسیر عیاشی اور نور الثقلین جلد ۳ صفحہ 235 تک ہر کسی نے لکھا ہے کہ حمزہ ثمالی پوچھتے ہیں مولا وہ کیا امر تھا آپ کی جد اطہر کو قال فرمایا و لا تجھر بو لا یته علی ؑ ۔اپنی نماز میں علیؑ کی ولایت با لجھر نہ پڑھو۔بذ الک تخا فت بھا و لا تکتمھا علیا ۔لیکن اتنی خفیف آواز سے بھی نہیں کہ علی علیہ السلام نہ سُن سکیں اِتنی آواز سے پڑھو کہ علیؑ کی گواہی علیؑ سن گئے اور پہلے وضاحت حصہ القرآن میں گزر چکی ہے کہ ان تجھر با مر علی بو لا یته فا ذ ن له با ظھا ر زالک یوم غدیر خم فھو قو له یو مئذ اللھم من کنت مولا ہ فعلی مولا ہ اللھم و ال من و الاہ و عا دہ من عادہ ۔آخری عبارت تفسیر نور الثقلین سے واضح ہے کہ حضور اکرمؐ پہلے بھی نماز میں حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دیتے تھے چونکہ اللہ کا حکم تھا مگر آہستہ پڑھتے تھے صرف علی علیہ السلام کو پتہ تھا۔مگر اَب یومِ غدیر خم گواہی بلند تر آواز میں دینے کا حکم آ گیا ۔اس لئے امیر شام نے غدیر والی نماز حضورؐ کے ساتھ پڑھنے سے اِنکار کر دیا۔اور تفسیر عیاشی میں جناب جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آیت و لا تجھر بصلوٰ تک ۔کو منسوخ کر دیا گیا اور بابانگ دُھل آواز سے شہادت ولایتِ علیؑ فی الصلوٰۃ ادا کرنے کا حکم جاری فرما دیا گیا۔

اَب صرف دو ہی راستے ہیں یا تو لوگ اِعلان خم غدیر سے پہلے مر گئے ہوتے اور اگر خم غدیر کے اعلان کے بعد زندہ ہیں تو بحکم جلی اور بافعل نبیؐ علیؑ کی ولایت کا اعلان توحید و رسالت کے ساتھ ہر جگہ ہر دفعہ ہر موقعہ پر ہر عمل میں کرنا ہو گا۔ورنہ ہر شیعہ اثنا عشریعہ کان کھول کر غور سے سُن لے کہ اللہ کا حکم حدیث قدسی ہے کہ۔

عن الر ب العلی انه قا ل لا د خلن الجنته من اطا ع علیا و ان عصا نی و لا د خلن النار من عصا ہ و ان اطاعنی ۔
مَیں اُسے جنت میں داخل کروں گا جو علی علیہ السلام کا اطاعت گزار ہو چاہے میرا گنہگار بھی کیوں نہ ہو اور مَیں جہنم میں داخل کروں گا اُسے جو میرا اطاعت گذار ہو لیکن علی علیہ السلام کا دُشمن ہو۔ یہ وہ حدیث قدسی ہے جس کو علامہ حُر عاملی سے لیکر محمد حسین ڈھکو تک اور تفسیر البرھان سے لے کر انوار القران تک اور شیعہ سے لے کر سُنی عالموں تک سبھی نے لکھا ہے۔ تو آؤ فیصلہ کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنی لاریب کتاب میں فرماتا ہے۔ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یو م القیا مته و زنا ہ ۔ پس اُن کے اعمال حبط ہوں گے اور اُن کیلئے کوئی وزن قرار نہیں دیا جائے گا اور دوسری جگہ ارشادِ ربُّ العزت ہوتا ھے. حبطت اعمالھم فی الد نیا و الا خرۃ ہ (آلِ عمران) ۔ اُن کی دُنیا و آخرت کی ساری نیکیاں ضائع ہو گئیں۔

کیوں اِس لئے کہ رسولؐ نے فرمایا۔ یا علی بغضک سیئته لا تنفع معھا حسنته ۔ اے علیؑ تیرا بغض ایسی بدی بُرائی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی فائدہ دے سکتی ہی نہیں ۔ اور قرآن میں سورہ زمر میں ارشادِ خداوندی ہے کہ لیکفر اللہ عنھم اسو الذی عملو و یخجر یھم اجرھم با حسن الذی کانو یقملون ہ ۔ خدا اُن کے بُرے کاموں کو معاف کر دے گا۔ (بُرائیوں کو معاف) اور اُن کے اعمال سے بہتر اُن کو اَجر دے گا ۔ اور سورہ الفرقان میں ہے کہ یبد ل اللہ سیا تھم حسنت ۔ اللہ تعالیٰ اُن کے سارے گناہ نیکیوں سے بدل دے گا۔ مولا علیؑ کی محبت فرمان رسولؐ یا علیؑ حبک حسنته لا تضر معھا سیئته ۔ اے علیؑ تیری محبت ایسی نیکی ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے کوئی برائی نقصان دے بھی نہیں سکتی اور حکم خدا ہے سورہ توبہ میں فصد و عن سبیله انھم سا ء ما کا نو ا یعملو ن ۔ جنہوں نے لوگوں کو

اللہ کی سبیل سے روکا ہے وہ بیشک جو بھی عمل کرتے ہیں وہ گناہ ہیں ۔اَب جملہ تفاسیر اہل بیت ؑ میں ہے کہ سبیل سے مُرادعلیؑ ابن ابی طالبؑ ہےتو اَب پتہ چلا کہ جو عالم بھی کسی کو علیؑ کی ولایت سے روکے تو رُکنے والے اور روکنے والا دونوں کے اعمال ضائع ہیں کیونکہ اُنہوں نے اللہ اور رسولؐ کا حُکم بابت ولایتِ علیؑ جو ٹھکرادیا ہے۔

جہاں تک علماء کرام مجتہدین عظام اور تقلید کا تعلق ہے تو اس بابت عرض ہے کہ ایک تو مَیں نے اِس کتاب میں 25 مجتہدین و علماء کرام کی کتابوں کے حوالے اثبات شہادۃ ثالثہ میں پیش کردیئے ہیں تا کہ کسی قسم کا شبہ نہ رہے اور ساتھ ہی اصل کتابوں کی فوٹو کاپیاں بھی لف کردی گئی ہیں پھر بھی اگر کسی کے دِل میں کوئی حُجت ہے تو لیجئے ۔علامہ سید افتخار نقوی پرنسپل مدرسہ جامعہ خمینی ماڑی انڈس ضلع میانوالی کی کتاب تبصرہ بر اصلاح الرسوم صفحہ 60 پر لکھتے ہیں کہ آقائی سید عبدالاعلی سبزواری نجف اشرف والے اپنی کتاب تہذیب الاحکام جلد 6 باب الاذان و اقامت میں فرماتے ہیں کہ

الاخبار الواردۃ الموارد والمتخر فتہ یستفاد من معجوعھا تلذ ذم التشریع بالشھادات الثلاثتہ ۔

مختلف اور متفرق احادیث سے استفادہ ہوتا ہے کہ شرعی طور پر ہر جگہ توحید و رسالت اور ولایت (شہادات) کی تینوں شہادتیں ایک دوسرے کے ساتھ لازمی اور لازم و ملزوم ہیں ۔یہ تھے علامہ افتخار نقوی ماڑی انڈس جنہوں نے تسلیم کیا کہ جب اور جہاں بھی توحید و رسالت کی گواہی ہوگی وہیں علیؑ کی ولایت کی گواہی بھی لازمی ہے اور موصوف نے اپنی کتاب معرفت کی جانب ایک قدم (سید افتخار حسین نقوی النجفی) ناشر شریکۃ الحسین پبلی کیشنز پکی شاہ مردان میانوالی کے صفحہ نمبر 121 پر نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد لکھا ہے کہ

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ ارسلہ بالحق بشیراً و نذیراً بین یدی الساعتہ و اشھد ان امیر المومنین علیا

و او لا ده المعصو مین حُجج اللّٰہ

اَب زندگی کی آخری نماز جس کے بعد اللہ سے مُلاقات ہوتی ہے میں تو بندہ مرنے والے کیلئے شہادت علی علیہ السلام بھی دے اور اُسے تلقین میں نصیحت بھی کرے کہ اللہ کے حضور علی علیہ السلام کی ولایت کے سوال کے جواب میں کہنا ہے ک میرا ولی اور امام علی علیہ السلام ہے اور خود تھوڑی دیر بعد جب روزانہ کی نماز ادا کرے تو علیؑ کی گواہی چھوڑ دے یہ کہیں اللہ تعالٰی کے ساتھ مکر تو نہیں جس کا ذکر اللہ نے اِن الفاظ کے ساتھ کیا ہے۔ کہ جو لوگ میرے ساتھ مکر کرتے ہیں مَیں اُن سے بڑا مکر کرنے والا ہوں اور علامہ سید افتخار حسین نقوی نے اپنی کتاب صحیفہ خمس میں لکھا ہے کہ کتاب صحیفہ خمس صفحہ نمبر 326 عنوان ہے کہ۔

ضروری دین میں تقلید نہیں

ایک اور بات بھی یہاں بتا دوں کہ جو چیز ضروری دین ہوتی ہے اُس میں تقلید نہیں ہوتی ------ یہ مسئلہ تقلیدی ہے ہی نہیں ---۔ اگر آپ کو ایک مجتہد کہہ دے کے نماز واجب نہیں ہے آپ اس کی بات نہیں مانیں گے۔؟ مجتہد آپ کی رہنمائی تو کر سکتا ہے کہ خمس ضروریات دین سے ہے لیکن یہ مسئلہ تقلیدی ہے ہی نہیں جو چیز ضروری دین ہوتی ہے اُس میں تقلید نہیں ہوتی ۔آپ عقائد کی کتابوں میں بھی پڑھو گے وہاں لکھا ہوتا ہے کہ عقائد میں تقلید نہیں ہوتی اور جو ضروریات دین ہیں ان میں بھی تقلید نہیں ہے اور آگے ہے کہ توضیح المسائل سے لے کر عروۃ الوثقٰی تک اور فقہ کی ساری کتابیں آپ دیکھیں گے کہ اُن میں درج ہے کہ تقلید فروع دین میں ہے لیکن ضروریات دین مین تقلید نہیں ہے فقہا کہتے ہیں ضروری دین میں تقلید نہیں ہوتی آگے صفحہ 327 پر لکھتے ہیں کہ۔

" خمس ضروریات دین سے ہے خمس کا وجوب قرآن سے اور اَحادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔"

پتہ چلا جس چیز کا وجوب احادیث کثیرہ اور قرآن سے ثابت ہو وہ ضروری دین

جھتا ہے اور اُس میں تقلید کی ضرورت ہے ہی نہیں قارین خود فیصلہ کر لینا کہ ولایت علی علیہ السلام پر قرآن میں کتنی آیات اور کتب میں کتنی احادیث ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ 317 پر علامہ موصوف سید افتخار حسین نقوی النجفی لکھتے ہیں کہ۔

امام حسین ؑ کی عزاداری آئمہ کی عصمت بلافصل جانشین رسولؐ ہونا علی ؑ کا۔ حضرت علی ؑ مولا کی ولایت کی گواہی۔ شفاعت اہل بیت ؑ اور توسل کا عقیدہ مذہب شیعہ کے ضروریات سے ہیں۔

پڑھنے والے حضرات سے التماس ہے کہ درج بالا تحریر کو بار بار پڑھیں اور فیصلہ کریں کہ ان میں تقلید کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ ہمارے مذہب کی رُوح ہیں اور رُوح کے بغیر بدن مُردہ ہو جاتا ہے۔

اِس دُعا کے ساتھ کہ آل محمدؐ کا خالق آل محمدؐ کے صدقے میں مجھے اور میرے ساتھیوں کو اور خاص طور پر میرے فرزند محمد عون عباس خان اُنکی والدہ محترمہ اور میرے والدین بھائیوں اور بہنوں کو بروز قیامت اُنکے ساتھ محشور فرمائیں جو صحیح معنوں میں ولایت علی علیہ السلام عزاداری مولا حسین ؑ اور محمد و آل محمدؐ کو دوست رکھنے والے اور اُنکے دُشمنوں سے برائت کرنے والے ہوں۔ مولائے کائنات وارثانِ کائنات محمدؐ و آلِ محمدؐ کے صدقے میں میرے اُستادِ محترم جناب مولانا محمد سلیمان میانوالی کے علم و معرفت میں اضافہ کریں اور اپنی نظرِ کرم سے اُن کی توفیقات میں اضافہ فرمائیں جنہوں نے ہر مشکل میں میری ہر قسم کی اصلاح فرمائی۔ آمین

احقر، ظہور اختر خان ایم اے رکھڑی میانوالی

رابطہ نمبر: 0333-4953414#

القطرة

من بحار مناقب النبي والعترة عليهم السلام

تأليف

آية الله العلامة السيد أحمد المستنبط رحمة الله عليه

الجزء الأول

كمتين ثمّ قال: يا ربّ إنّ فلاناً أتاني بالّذي أتاني عن الحسن، وهو يظلمني وقد غفرت له فلا تأخذه ولا تقايسه[1] يا ربّ. قال: فلم يزل يلحّ في الدعاء على ربّه، ثمّ التفت إليّ فقال: انصرف رحمك الله فانصرفت ثمّ زاره بعد ذلك.[2]

ثمّ إنّي أختم هذا الباب بذكر تشهّد الصلاة للصادق ﷺ حيث اشتهر في ألسنة بعض الناس إنكار الشهادة بالولاية في الأذان والإقامة مع ما ورد في خبر القاسم بن معاوية المرويّ عن احتجاج الطبرسي عن أبي عبدالله ﷺ: «إذا قال أحدكم لا إله إلّا الله محمّد رسول الله فليقل عليّ أمير المؤمنين وليّ الله»[3] غافلاً عن كونها جزءً من الصلاة استحباباً على ما روي عن الصادق ﷺ.

وإنّما أوردُ الرواية لندرة وجودها، وشرافة مضمونها، وكثرة فوائدها في زماننا لمن تدبّر فيها حتّى أنّ العلّامة النوري ﷺ غفل عنها فلم ينقلها في المستدرك والرواية مذكورة في رسالة معروفة: بفقه المجلسي ﷺ مطبوعة في صفحة ٢٩ ما هذا لفظه:

«ويُستحبّ أن يُزاد في التشهّد ما نقله أبو بصير عن الصادق ﷺ وهو: «بسم الله وبالله والحمد لله وخير الأسماء كلّها لله، أشهد أن لا إله إلّا الله وحده لا شريك له وأشهد أنّ محمّداً عبده ورسوله، أرسله بالحقّ بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة وأشهد أنّ ربّي نعم الربّ، وأنّ محمّداً نعم الرسول، وأنّ عليّاً نعم الوصيّ ونعم الإمام، اللهمّ صلّ على محمّد وآل محمّد، وتقبّل شفاعته في أمّته وارفع درجته، الحمد لله ربّ العالمين».

---

(١) القيس: الشدّة.

(٢) مشكاة الأنوار: ٢١٦، عنه البحار: ٣٨٥/٩١ ح ١٦، والمستدرك: ٣٩٥/٦ ح ٣٤.

(٣) الإحتجاج: ٢٣٠/١، عنه البحار: ١/٢٧ ح ١.

ترجمه و متن کتاب شریف

احتجـــــاج

تألیف

شیخ جلیل أبو منصور أحمد بن علیّ بن أبي طالب طبرسیّ؛

از علمای اوائل قرن ششم

مجلّد أوّل

مترجم : بهـــراد جعفری

ناشر : دارالکتب الإسلامیّـه

فَإِذا قالَ أَحَدُكُمْ: لا إِلٰهَ إِلاّ اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، فَلْيَقُلْ: عَلِيٌّ أَميرُ المُؤْمِنينَ». ★

٦٣ـ وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الصّامِتِ قالَ: رَأَيْتُ أَباذَرٍّ آخِذاً بِحَلْقَةِ بابِ الْكَعْبَةِ، مُقْبِلاً بِوَجْهِهِ لِلنّاسِ وَهُوَ يَقُولُ:

أَيُّها النّاسُ، مَنْ عَرَفَني فَقَدْ عَرَفَني، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْني فَسَأُنَبِّئُهُ بِاسْمي: أَنا جُنْدَبُ بْنُ السَّكَنِ بْنِ عَبْدِاللهِ، أَنا أَبُوذَرٍّ الْغِفارِيُّ، أَنا رابِعُ أَرْبَعَةٍ مِمَّنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ـ وَذَكَرَ الْحَديثَ بِطُولِهِ إِلىٰ قَوْلِهِ: ـ

أَلا أَيَّتُها الأُمَّةُ الْمُتَحَيِّرَةُ بَعْدَ نَبِيِّها، لَوْ قَدَّمْتُمْ مَنْ قَدَّمَ اللهُ، وَأَخَّرْتُمْ مَنْ أَخَّرَ اللهُ، وَجَعَلْتُمُ الْوِلايَةَ حَيْثُ جَعَلَها اللهُ، لَما عالَ وَلِيُّ اللهِ، وَلَما ضاعَ فَرْضٌ مِنْ فَرائِضِ اللهِ، وَلا اخْتَلَفَ اثْنانِ في حُكْمٍ مِنْ أَحْكامِ اللهِ، إِلاّ كانَ عِلْمُ ذٰلِكَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ، فَذُوقُوا وَبالَ ما كَسَبْتُمْ، وَسَيَعْلَمُ الَّذينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ.

پس هر کدام از شما که می‌گوید «لا إِلٰهَ إِلاّ اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ» بلافاصله بگوید: «عَلِيٌّ أميرالمؤمنين».

٦٣ـ از عبدالله بن صامت نقل است که گفت: أبوذرّ را دیدم در حالیکه حلقهٔ باب کعبه را گرفته وروی به مردم داشت گفت:

ای مردم، هرکه مرا شناخت که هیچ، وهرکه مرا نشناخت اورا به‌نام خود آگاه کنم، من جندب بن سکن بن عبدالله: همان أبوذرّ غِفاریّ هستم، من چهارمین فرد هستم که همراه رسولخدا ﷺ مسلمان شدم، من خود از آنحضرت شنیدم که می‌فرمود ـ وهمهٔ آنرا تا آنجا ذکر کرد که ـ:

ای امّتی که پس از پیامبرش حیران وسرگردان شدید، اگر در مسألهٔ خلافت وولایت همان را که خدا برهمه مقدّم داشته بود مقدّم می‌داشتید، وآنرا که خداوند مؤخّر داشته بود کنار می‌گذاشتید، وولایت را در همان منظور نظر خداوند قرار داده بودید، هرگز ولیّ خدا محتاج به کمک خلق نمی‌شد، وهیچ فرضی از فرائض الهی ضایع وتباه نمی‌گشت، وهرگز دو نفر در حکمی از احکام الهی به اختلاف نمی‌افتادند، زیرا که علم هر مشکل در نزد اهل بیت پیامبر شما است، پس وبال کردار خود را بچشید، وَسَيَعْلَمُ الَّذينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ.

انوارِ شرعیہ

دی

فقہ جعفریہ

از قلم حقیقت

حجۃ الاسلام والمسلمین استاذ العلماء والمجتہدین آیۃ اللہ علامہ حسین بخش جاڑا

مجتہد العصر

پرنسپل۔ درسگاہ امامیہ دریا خان۔ ضلع میانوالی۔

ناشر

مکتبہ انوار النجف دریا خان ضلع میانوالی

قیمت ------ بیس روپے صرف

اُردو

7

من لا یحضرہ الفقیہ

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی
ابن الحسین بن موسیٰ بن بابواالقمی
المتوفی ۳۸۱ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

الکساء پبلیشرز

آر-۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

[illegible] نے فرمایا کہ ہر شے قرار ہے جب تک کہ اسکے لئے کوئی منع وارد ہوئی ہو۔ اور نماز کے اندر فارسی میں دعا اس کے لئے کوئی نہی نہیں وارد ہوئی ہے۔ سلحمد للہ رب العالمین۔

(۴۳۸) ابو علی نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا ہم نماز میں ائمہ علیہم السلام کا نام لے سکتے ہیں آپؑ نے فرمایا ان کا اجمالی طور پر ذکر کرو۔ جیسے کل کیا۔

(۴۳۹) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تم نماز میں اپنے رب سے جو مناجات بھی کرو وہ ایسا کوئی کلام نہیں (جو نماز میں مخل ہو)۔

(۴۴۰) ابو منصور بن یونس بزرج نے آپؑ سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو نماز فریضہ میں رونے والے کی صورت بناتا ہے یہاں تک کہ رونے لگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں پھر فرمایا جب ایسا ہو تو تم دعا میں مجھے بھی یاد کر لیا کرو۔

(۴۴۱) اور روایت کی گئی ہے کہ نماز میں میت پر رونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور نماز میں جنت جہنم کے ذکر پر رونا بہترین عمل ہے۔

نیز روایت کی گئی ہے کہ ہر شے کا ایک ناپ اور ایک تول ہوتا ہے سوائے خوف خدا میں رونے کے اس لئے کہ اس کا ایک قطرہ جہنم کے سمندروں کو بجھا دیتا ہے اور اگر کسی قوم کا ایک شخص بھی خوف خدا میں روتا ہے تو پوری قوم پر رحم کیا جاتا ہے۔

(۴۴۲) اور ہر آنکھ قیامت کے دن روتی ہوگی سوائے تین آنکھوں کے ایک وہ آنکھ جو خوف خدا سے روئی ہوگی دوسری وہ آنکھ جس نے اسکے دیکھنے سے خود کو بچایا ہو جسے دیکھنا اللہ نے حرام کیا ہے۔ تیسری وہ آنکھ جس نے راہ خدا میں جاگتے [illegible] بسر کی۔

(۴۴۳) صفوان جمال سے روایت کی گئی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پیچھے بہت دنوں تک نماز پڑھی وہ ہر نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے خواہ وہ نماز باواز بلند پڑھی جاتی ہو یا بلند آواز سے نہ پڑھی جاتی ہو۔

(۴۴۴) زرارہ سے روایت کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہر قنوت باواز بلند ہے اور سوائے روز جمعہ کے تمام دنوں کی نماز فریضہ میں قنوت ان الفاظ میں ہونا چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِوُلْدِیْ وَلِاَھْلِ بَیْتِیْ وَلِاِخْوَانِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْکَ الْیَقِیْنَ وَالْعَفْوَ وَالْمُعَافَاۃَ وَالرَّحْمَۃَ وَالْمَغْفِرَۃَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ۔

(بار الہا میں اپنے لئے اپنے والدین کیلئے اور اپنے گھر والوں کیلئے اور اپنے برادران مومنین کیلئے التجا کرتا

الشافی

باب

التشهد في الركعتين الأولتين والرابعة والتسليم

١ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن الحسين بن سعيد، عن عثمان بن عيسى، عن منصور بن حازم، عن بكر بن حبيب قال: سألت أبا جعفر (عليه السلام) عن التشهد فقال: لو كان كما يقولون واجباً على الناس هلكوا إنما كان القوم يقولون أيسر ما يعلمون إذا حمدت الله أجزأ عنك.

٢ ـ وفي رواية أخرى عن صفوان، عن منصور، عن بكر بن حبيب قال: قلت لأبي جعفر (عليه السلام): أي شيء أقول في التشهد والقنوت؟ قال: قل بأحسن ما علمت فإنه لو كان موقتاً لهلك الناس.

٣ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن السمّان، عن ثعلبة بن ميمون، عن يحيى بن طلحة، عن سورة بن كليب قال: سألت أبا جعفر (عليه السلام) عن أدنى ما يجزىء من التشهد، فقال: الشهادتان.

٤ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن النعمان، عن داود بن فرقد، عن يعقوب بن شعيب قال: قلت لأبي عبد الله (عليه السلام): أقرأ في التشهد: ما طاب فلله وما خبث فلغيره؟ فقال: هكذا كان يقول علي (عليه السلام).

٥ ـ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حفص بن البختري، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: ينبغي للإمام أن يسمع من خلفه التشهد ولا يسمعونه هم شيئاً.

٦ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن فضالة بن أيوب، عن الحسين بن عثمان، عن ابن مسكان، عن الحلبي قال: قال لي أبو عبد الله (عليه السلام): كلما ذكرت الله به والنبي (صلى الله عليه وآله) فهو من الصلاة وإن قلت: السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فقد انصرفت.

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة للشيخ المفيد رضوان الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قدس سره

المتوفى سنة ٤٦٠ هـ

مع مقدمة

لسماحة العلامة آية الله العظمى السيد شهاب الدين المرعشي النجفي مد ظله العالي

المجلد الأول

عني بنشره

الحاج آقا شمس الفراهاني

مدير مكتبة الفراهاني

طهران سوق [illegible]

الاستبصار

فيما اختلف من الأخبار

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قده

المتوفى ٤٦٠ هـ

الجزء الأول

حققه وعلق عليه الحجة السيد حسن الخرسان

دار الأضواء
بيروت - لبنان

١٢٨٧ ٤ — عنه عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام جعلت فداك التشهد الذي في الثانية يجزي أن اقوله في الرابعة ؟ قال : نعم . 17

١٢٨٨ ٥ — فأما مارواه محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن الحسين ابن سعيد عن عثمان بن عيسى عن منصور بن حازم عن بكر بن حبيب قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن التشهد فقال : لو كان كما يقولون واجبا على الناس هلكوا إنما كان القوم يقولون أيسر مايعلمون إذا حمدت الله اجزأك .

فالوجه في هذا الخبر ان نفي الوجوب إنما توجه الى مازاد على الشهادتين لأنه مستحب وليس بواجب مثل الشهادتين ، والذي يدل على ذلك :

١٢٨٩ ٦ — مارواه أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن أبي أيوب الخزاز عن محمد بن مسلم قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام التشهد في الصلاة ، قال مرتين قال : قلت وكيف مرتين ؟ قال : إذا استويت جالسا فقل اشهد ان لا إله إلا الله وحده لاشريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ثم تنصرف قال : قلت له قول العبد التحيات لله والصلوات الطيبات لله قال : هذا اللفظ من الدعاء يلطف العبد ربه .

١٢٩٠ ٧ — فأما مارواه محمد بن علي بن محبوب عن محمد بن الحسن عن صفوان عن عبدالله ابن بكير عن عبيد بن زرارة قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام الرجل يحدث بعدما يرفع رأسه من السجدة الاخيرة قال : تمت صلاته وإنما التشهد سنة في الصلاة فيتوضأ ويجلس مكانه أو مكانا نظيفاً فيتشهد .

فالوجه في هذه الرواية ان نحملها على من احدث بعد الشهادتين وان لم يستوف باقي الشهادة فانه يتم صلاته ولو كان الحدث قبل ذلك لكان يجب عليه الاعادة من أولها

---

* — ١٢٨٧ — ١٢٨٨ — التهذيب ج ١ ص ١٦٣ واخرج الاخير الكليني في الكافي ج ١ ص ٩٣ — ١٢٨٩ — ١٢٩٠ — التهذيب ج ١ ص ٢٢٦ .

مستدرك الوسائل

ومستنبط المسائل

تأليف

خاتمة المحدثين

الحاج ميرزا حسين النوري الطبرسي

المتوفى سنة ١٣٢٠ هـ

تحقيق

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

الجزء الخامس

وبالله ، والحمد لله ، والاسماء الحسنى كلها لله ، اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ، واشهد ان محمدا عبده ورسوله ، ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة ، التحيات [لله][1] والصلوات الطيبات ، الزاكيات الغاديات الرائحات ، التامات الناعمات المباركات الصالحات ، لله ما طاب وزكي وطهر ونمى وخلص ، وما خبث فلغير الله ، اشهد انك نعم الرب ، وان محمدا نعم الرسول ، وان علي بن ابي طالب نعم الولي ، وان الجنة حق والنار حق ، والموت حق ، والبعث حق ، وان الساعة آتية لا ريب فيها ، وان الله يبعث من في القبور ، والحمد لله الذي هدانا هذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله .

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد ، وبارك على محمد وعلى آل محمد ، وارحم محمداً وآل محمد ، افضل ما صليت وباركت ورحمت[2] وترحمت وسلمت ، على ابراهيم وآل ابراهيم ، في العالمين انك حميد مجيد .

اللهم صل على محمد المصطفى ، وعلي المرتضى ، وفاطمة الزهراء ، والحسن والحسين ، وعلى الائمة الراشدين من آل طه ويس ، اللهم صل على نورك الانور ، وعلى حبلك الاطول ، وعلى عروتك الاوثق ، وعلى وجهك الكريم[3] ، وعلى جنبك الاوجب ، وعلى بابك الادنى ، وعلى (مسلك الصراط)[4] .

---

(١) أثبتناه من المصدر .

(٢) ليس في المصدر .

(٣) في المصدر : الأكرم .

(٤) في نسخة : سبيلك والصراط الانور ... [illegible]

مستند الشيعة

في أحكام الشريعة

للعلامة الفقيه المولى أحمد بن المولى محمد

مهدي النراقي قدس سرهما

المجلد الأول

منشورات مكتبة آية الله العظمى المرعشي النجفي

قم المقدسة - ايران ١٤٠٥ هـ ق

هزار و یک مسئله

(مجموعه استفتاءات)

با تجدید نظر و اضافات

مرجع عالیقدر

حضرت آیة‌اللّه العظمی

حاج شیخ حسین نوری همدانی (دام ظله)

میز یا چهارپایه کوچک گذاشته و مهر را روی آن قرار داده آیا می‌تواند مهر را بردارد و بر پیشانی بگذارد؟

ج: اگر قدرت ندارد پیشانی خود را بر زمین بگذارد چانه خود را روی مهر بگذارد و اگر از آن هم عاجز است جای دیگر از صورت خود را بر زمین بگذارد. اگر از خم شدن عاجز است میزی یا متکائی زیر مهر بگذارد و روی آن سجده کند. اگر از همه اینها عاجز است همانطور که نشسته است مهر را با دست روی پیشانی بگذارد و ذکر سجده بگوید.

س۱۳۵: شخصی در رکعت اوّل یک، سجده را فراموش کرده بلند شد، و در رکعت دوم متذکّر شد حال آیا میتواند سجده را بجاآورد یا نمازش اشکال دارد؟

ج:اگر پیش از رکوع رکعت دوّم بیادش آمد برگردد و سجده را بجا بیاورد و دو سجده سهو برای قیام بجا بیاورد و اگر بعد از رکوع متذکر شد نمازش را تمام کند و بعد از نماز سجده فراموش شده را قضا کند و دو سجده نیز بجا بیاورد.

س۱۳۶: اگر شخصی در رکعت سوم نماز هنگامی که در رکوع است و یا بعد از آن متوجّه شود که در رکعت دوم تشهّد را نخوانده است، وظیفه‌اش چیست؟

ج: بعد از نماز قضای تشهد را با دو سجده سهو بجای بیاورد.

س۱۳۷: در تشهّد نماز اگر شهادت ثالثه (اشهد ان علیاً ولی اللّه) به قصد قربت خوانده شود جایز است یا خیر؟

ج: به قصد ورود نباشد اشکال ندارد.

س۱۳۸: نسبت به نمازهایی که می‌خوانم زیاد شک می‌کنم البته نه شک در رکعات و یا رکن‌های نماز بلکه شک در این که آیا تمام قسمت‌های نماز را صحیح اداء کرده‌ام یا خیر؟ آیا باید به این شک‌ها اعتنا کنم؟

ج: شک اگر ناشی از وسوسه باشد، نباید اعتنا کنید.

س۱۳۹: شخصی در نماز عصر یادش می‌افتد که نماز احتیاط ظهر را نخوانده است وظیفهٔ او چیست؟

ج: احتیاط آن است که نماز عصر را بهم بزند و نماز احتیاط ظهر را بجا بیاورد سپس نماز ظهر را مجدداً اعاده نماید و بعد نماز عصر را بخواند.

س۱۴۰: شخصی از طرف میّت نماز آیات خوانده و بعد از تقسیم سورهٔ توحید از جهت ندانستن مسئله بعد از هر رکوع سمع اللّه لمن حمده گفته و بعد بقیهٔ سوره را خوانده و بعد از خواندن نمازها متوجه شده که اشتباه کرده حالا نمی‌داند که چه مقدار نماز بوده و اسم شخصهائی که اجیر شده هم از یادش رفته آیا نیاز به نماز قضا دارد یا احتیاج نیست؟

ج: اشکال ندارد.

س۱۴۱: شخصی برای چند نفر اجیر می‌شود که مدّتی صوم و صلاة بجا آورد ولی مدت صوم و صلاة را فراموش نموده و نمی‌داند برای چه مقدار اجیر شده، تکلیف چیست؟

ج: اگر مراد مقدار صوم و صلاة است می‌تواند به قدر متیقّن اکتفاء کند، لکن احتیاط آن است که به قدری بجا آورد که یقین حاصل شود بریٔ الذمّه شده است.

با نظرِ مبارک مرجعِ عالیقدرِ شیعیان حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید شہاب الدین مرعشی نجفی دام ظلہ العالی

یکدورہ

فقہ کامل فارسی

بقلم

مرحوم علامہ مولی محمد تقی مجلسی اول

رضوان اللہ علیہ

رسالہ

توضیح المسائل

مطابق فتاویٰ

حضرت آیت اللہ العظمیٰ محمد رضا گلپائیگانی
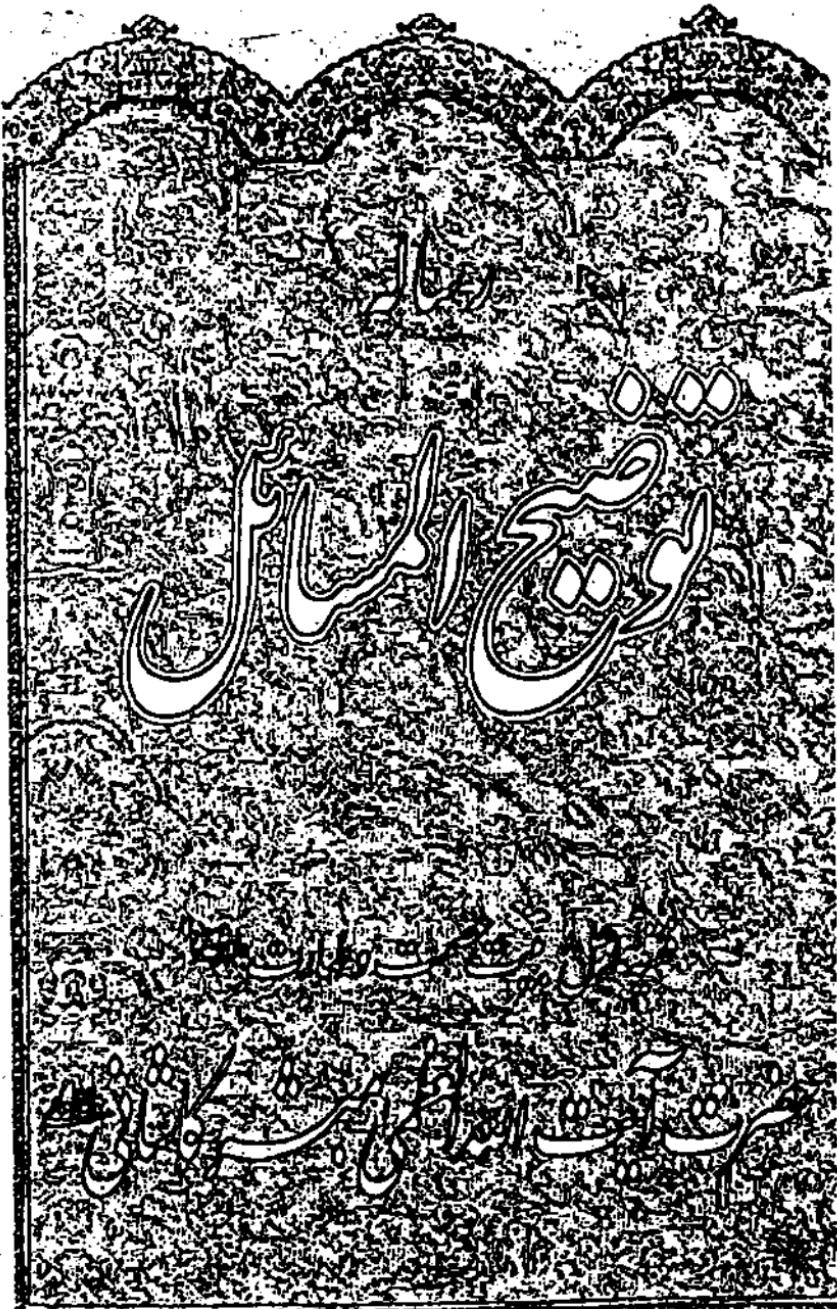
مسأله ۹۴۶ـ در سجده واجب قرآن باید طوری عمل کند که بگویند سجده کرد.

مسأله ۹۴۷ـ هرگاه در سجده واجب قرآن پیشانی را به قصد سجده به زمین بگذارد، اگرچه ذکر نگوید کافی است. و گفتن ذکر مستحب است. و بهتر است بگوید: «لا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ حَقّاً حَقّاً لا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ إِیماناً وَ تَصْدِیقاً لا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ عُبُودِیَّةً وَ رِقّاً سَجَدْتُ لَکَ یا رَبِّ تَعَبُّداً وَ رِقّاً لا مُسْتَنْکِفاً وَ لا مُسْتَکْبِراً بَلْ أَنَا عَبْدٌ ذَلِیلٌ ضَعِیفٌ خائِفٌ مُسْتَجِیرٌ».

تَشَهُّد

مسأله ۹۴۸ـ در رکعت دوم تمام نمازهای واجب و مستحب و رکعت سوم نماز مغرب و رکعت چهارم نماز ظهر و عصر و عشا و پایان نماز وتر باید انسان بعد از سجده دوم بنشیند و در حال آرام بودن بدن تشهد بخواند؛ یعنی بگوید: «اَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِیکَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ».

مسأله ۹۴۹ـ در تشهد می‌توان به روایت أبی‌بصیر که مرحوم مجلسی اول(قدس‌سره) درکتاب فقه الامامیه (فقه کامل) نقل فرموده، عمل نموده و چنین بگویند:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ خَیْرُ الْأَسْماءِ کُلُّها لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِیکَ لَهُ وَ أَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِیراً وَ نَذِیراً بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ وَ اَشْهَدُ اَنَّ رَبِّی نِعْمَ الرَّبُّ، وَ اَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ وَ اَنَّ عَلِیّاً نِعْمَ الْوَصِیُّ وَ نِعْمَ الْإِمامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ شَفاعَتَهُ فی اُمَّتِهِ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِینَ.

أحكام الشباب

طبقاً لفتاوى

سماحة آية الله العظمى

السيد صادق الحسيني الشيرازي دام ظله

الأجانب، فهل يجوز دخول الكافر إلى هذه المساجد لرؤية الآثار؟

ج: لا يجوز دخول الكافر إلى المسجد.

س: ما حكم الصلاة في مساجد أبناء العامة؟

ج: يجوز.

الأذان والإقامة

١. يستحب للرجل أن يؤذن ويقيم قبل الإتيان بالصلوات الواجبة اليومية، بل لا ينبغي ترك الإقامة، ولكن قبل الدخول في الصلوات الواجبة غير اليومية كصلاة الآيات يستحب أن يقول: «الصلاة» ثلاث مرات.

٢. يتألف الأذان من عشرين فصلاً هو:

اللهُ أكبَر، أربع مرات

أشْهَدُ أنْ لا إلهَ إلاَّ اللّه، مرتان

أشْهَدُ أنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّه، مرتان

أشْهَدُ أنَّ عَليّاً وَليُّ اللّه، وَالأفْضَلَ: أشْهَدُ أنَّ عَلِيّاً وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ وَأولادَهُمَا الْمَعْصُومِينَ حُجَجُ الله، مرتان

حَيَّ عَلى الصَّلاة، مرتان

حَيَّ عَلَى الْفَلاح، مرتان

حَيَّ عَلى خَيْرِ الْعَمَل، مرتان

يسجد السجدتين ثم يجلس للتشهّد، فان التشهّد واجب في الركعة الثانية من كل الصلوات الواجبة، وكذا المستحبة، وفي الركعة الثالثة من صلاة المغرب، والركعة الرابعة من صلاة الظهر والعصر والعشاء فاذا جلس من السجدة الثانية، يتشهّد ويقول وهو مستقر البدن: «أشْهَدُ أنْ لا الهَ إلاّ اللّهُ وَحْدَهُ لا شَريكَ لَهُ وأشْهَدُ أنّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ ورَسُولُهُ، اَللّهُمّ صَلّ على مُحَمَّد وآل مُحَمَّد»فاذا كانت صلاته ثنائية ـ كالصبح ـ سلّم بالكيفية الآتية وخرج من الصلاة.

٢. هُناكَ تَشَهّدَ وتَسْليمْ رَوَاهُ جَامِعُ أحَاديثُ الشّيعةِ عَنْ مِصْبَاحُ الْمُتَهَجّد[١] وَقَدْ جَاءَ فِي تشهّده قَبلَ الصَّلاةَ عَلَى مُحَمّدٍ وآلِه عبارة: «وَأنّ عَلِيّاً نِعْمَ الْوَلِيْ» فَيَجُوزُ التّشَهّد به، وَجَاءَ فِيْ تَسْليمه قَبلَ «السلام علينا» عبارة: «السّلامُ عَلى الائِمّةَ الْهَادِيْنَ الْمَهْدِيّيْنَ» فيجوز التسليم به ايضاً، فيكون خلاصة التشهّد والتسليم المذكور هكذا: «أشهدُ أن لا اله إلا اللهُ وحدَهُ لاشريك لهُ، وأشهدُ أنّ محمداً

---

١. جامع احاديث الشيعة ج المجلد ٥ ص ٣٣١ ح ٨ عن مصباح الشيخ الطوسي: ص ٤٩.

عبدُهُ ورسولُهُ، وأنَّ علياً نعمَ الوليُّ، اللهم صلِّ على محمد وآل محمد، السلامُ عليك ايها النبيُّ ورحمة الله وبركاته، السلامُ على الأئمة الهادين المهديّين، السلامُ علينا وعلى عباد الله الصالحين، السلامُ عليكم ورحمة الله وبركاته»

٣. إذا نسي التشهد وقام وتذكر قبل الركوع أنه لم يتشهد، جلس وتشهد، ثم يقفُ ويقرأ ما يجب قراءته في تلك الركعة ويتم الصلاة، ثم يأتي بسجدتي السهو بعد الصلاة للقيام في غير محله على الأحوط وجوباً، وإذا تذكر أثناء الركوع أو بعده وجب أن يتم الصلاة وبعد التسليم يقضي التشهد ويأتي بسجدتي السهو للتشهد المنسي.

استفتاء حول التشهد

س: شاب مؤمن كان يصلي ويتشهد بعد الركعة الثانية والثالثة ثم يتشهّد التشهد الأخير مع التسليم بعد الرابعة أي ثلاث مرات جهلاً فما الحكم؟

ج: صلواتك السابقة صحيحة إن شاء الله تعالى وتصحح الصلوات الآتية.

هو المعين

المجلد الخامس

من كتاب

جامع أحاديث الشيعة

الذي ألف تحت إشراف سيدنا ومولانا

فقيد الإسلام والمسلمين الحجة الإمام آية الله العظمى

الحاج آقا حسين الطباطبائي البروجردي

أعلى الله مقامه الشريف

الرّسول الاّ البلاغ المبين.

اللّهمّ صلّ على محمّد وآل محمّد وارحم محمّداً وآل محمّد وبارك على محمّد وآل محمّد كأفضل ما صلّيت وباركت ورحمت و ترحّمت و تحنّنت على ابراهيم وآل ابراهيم انّك حميد مجيد السّلام عليك ايّها النّبيّ ورحمة الله وبركاته السّلام على جميع أنبياء الله وملائكته ورسله السّلام على الأئمّة الهادين المهديّين السّلام علينا و على عباد الله الصّالحين

مصباح الشيخ ٤٤: فاذا جلست للتّشهّد في الرّابعة على ما وصفناه قلت بسم الله وبالله (وذكر مثله).

(٩)٨٧٠٦ البحار ٢٩٣ ج ٨٥ـ المهذّب لابن البرّاج في التشهّد الأوّل يقول بسم الله وبالله والأسماء الحسنى كلّها لله أشهد أن لاإله الاّ الله وحده لاشريك له وأشهد انّ محمّداً عبده ورسوله أرسله بالحقّ بشيراً ونذيراً بين يدي السّاعة اللّهمّ صلّ على محمّد وآل محمّد وتقبّل شفاعته في أمّته وارفع درجته وفي الثّاني مثله الى قوله عبده ورسوله أرسله بالهدى و دين الحقّ ليظهره على الدّين كلّه (وذكر نحوه).

(١٠)٨٧٠٧ فقه الرّضا عليه السّلام ١٠٨ـ فاذا تشهّدت في الثّانية فقل بسم الله وبالله والحمد لله والأسماء الحسنى كلّها لله أشهد أن لاإله الاّ الله وحده لاشريك له وأشهد انّ محمّداً عبده ورسوله أرسله بالحقّ بشيراً و نذيراً بين يدي السّاعة ولاتزيد على ذلك (الى ان قال عليه السّلام).

فاذا صلّيت الرّكعة الرّابعة فقل في تشهّدك بسم الله وبالله والحمد لله والأسماء الحسنى كلّها لله أشهد أن لاإله الاّ الله وحده لاشريك له وأشهد انّ محمّداً عبده ورسوله أرسله بالحقّ بشيراً ونذيراً بين يدي السّاعة التّحيّات لله والصّلوات الطّيّبات الزّاكيات الغاديات الرّائحات التّامّات النّاعمات المباركات الصّالحات لله ما طاب و زكى وطهر ونمى وخلص

فلله وما خبث فلغيرالله أشهد أنك نعم الرب وأن محمداً نعم الرسول وأن علي بن أبي طالب نعم المولى(١) وأن الجنة حق والنار حق والموت حق والبعث حق وان الساعة آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور (و- خ) الحمدلله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله.

اللهم صل على محمد وآل محمد وبارك على محمد وآل محمد وارحم على محمد(٢) وآل محمد افضل ما صليت وباركت وترحمت و سلمت على ابراهيم وآل ابراهيم في العالمين انك حميد مجيد اللهم صل على محمد المصطفى وعلي المرتضى وفاطمة الزهراء والحسن والحسين وعلى الأئمة الراشدين من آل طه ويس.

اللهم صل على نورك الأنور وعلى حبلك الأطول وعلى عروتك الأوثق وعلى وجهك الإكرم(٣) وعلى جنبك الأوجب وعلى بابك الأدنى وعلى مسلك(٤) الصراط اللهم صل على الهادين المهديين الراشدين الفاضلين الطيبين الطاهرين الأخيار الأبرار اللهم صل على جبرائيل و ميكائيل و اسرافيل و عزرائيل و على ملائكتك المقربين و انبيائك المرسلين و رسلك اجمعين من اهل السموات والأرضين واهل طاعتك أكمعين (٥) واخصص محمداً صلى الله عليه وآله بأفضل الصلوة والتسليم السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام عليك وعلى أهل بيتك الطيبين السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين ثم سلم.

٨٠٧٨/(١١) الفقيه ٢٩ سفانيا صليت الركعة الرابعة فتشهد وقل بسم الله وبالله والأسماء الحسنى كلها لله أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد ان محمداً عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة التحيات لله الصلوات الطيبات الطاهرات لله الزاكيات الغاديات

(١) المولى - ف (٢) وارحم محمداً - ف (٣) الكريم - ف (٤) سبل - خ (٥) واجمعين - ف

رسالہ

توضیح المسائل

آیت ا... محمد علی گرامی

مسئله ۱۱۳۴ - بنابراحتیاط واجب درسجدهٔ قرآن باید ذکر بگوید، هر ذکری چند مختصر باشد، کافی است و بهتر است بگوید: «لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ حَقّاً حَقّاً لاَ إِلاَّ اللّٰهُ إِيمَاناً وَ تَصْدِيقاً لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ عُبُودِيَّةً وَ رِقّاً سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّداً قّاً لاَ مُسْتَنْكِفاً وَلاَ مُسْتَكْبِراً بَلْ أَنَا عَبْدٌ ذَلِيلٌ ضَعِيفٌ خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ».

تشهّد

مسئله ۱۱۳۵ - دررکعت دوّم تمام نمازهای واجب ورکعت سوّم نماز مغرب و ت چهارم نماز ظهر و عصر و عشاء، باید انسان بعد از سجدهٔ دوّم بنشیند و در ل آرام بودن بدن، تشهّد بخواند، یعنی بگوید: «أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ يكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مَّدٍ». و کمتر از این کفایت نمی‌کند، و احتیاط واجب آن است که به همین یب بگوید.

مسئله ۱۱۳۶ - کلمات تشهّد باید به عربی صحیح وبطوری که معمول است، ت سر هم گفته شود.

مسئله ۱۱۳۷ - دربرخی گروههای شیعه، شهادت ثالثه مرسوم است، یعنی در هّد نماز هم به دنبال شهادتین می‌گویند: «وَ أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ» گرچه ثال دارد که اشکالی نباشد، لیکن احتیاط لازم آن است که اگر بخواهد بگوید، به رت دعاء گفته شود. مثلاً «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ وَلِيِّكَ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ».

مسئله ۱۱۳۸ - اگر تشهّد را فراموش کند وبایستد وپیش از رکوع یادش بیاید که هّد را نخوانده، باید بنشیند و تشهّد را بخواند و دو باره بایستد و آنچه باید در آن ت خوانده شود، بخواند و نماز را تمام کند و بنابر احتیاط مستحبّ، بعد از نماز ی ایستادن بیجا، دو سجدهٔ سهو بجا آورد، و اگر در رکوع یا بعد از آن یادش بیاید، ز را تمام کند و بعد از سلام نماز، تشهّد را قضا کند، و بنابر احتیاط واجب

المجلد الثامن عشر من

بحار الأنوار

تأليف

علم الأعلام العلامة شيخ الإسلام المولى محمد باقر المجلسي

المتوفى سنة ١١١٠

من منشورات

المكتبة الإسلامية

طهران شارع ١٥ خرداد

تلفون : ٥٥٦٢١٩٦٦

الجزء الرابع والثمانون

٨٤

المطبعة الاسلامية

الزاكيات الغاديات الرائحات التامّات النّاعمات المباركات الصّالحات لله ماطاب وزكي، و طهر ونمى ، وخلص ، وماخبث فلغيرالله .

أشهد أنّك نعم الرّبّ ، و أنّ محمّداً نعم الرّسول ، و أنّ عليّ بن أبي طالب نعم الوليّ و أنّ الجنّة حقّ و النّار حقّ و الموت حقّ و البعث حقّ و أنّ السّاعة آتية لاريب فيها وأنّ الله يبعث من في القبور ، الحمدلله الّذي هدانا لهذا وماكنّا لنهتدي لولا أن هدينا الله .

اللّهمّ صلّ على محمّد و على آل محمّد و بارك على محمّد وعلى آل محمّد و ارحم محمّداً و آل محمّد أفضل ما صلّيت و باركت و رحمت و ترحّمت و سلّمت على إبراهيم و آل إبراهيم في العالمين ، إنّك حميدٌ مجيد ، اللّهمّ صلّ على محمّد المصطفى ، و عليّ المرتضى ، و فاطمة الزهراء ، و الحسن و الحسين ، و على الأئمّة الراشدين من آل طه و يس ، اللّهمّ صلّ على نورك الأنور ، و على حبلك الأطول ، و على عروتك الأوثق ، و على وجهك الأكرم ، و على جنبك الأوجب ، و على بابك الأدنى و على سبيلك الصّراط اللّهمّ صلّ على الهادين المهديّين الرّاشدين الفاضلين الطيّبين الطاهرين الأخيار الأبرار .

اللّهمّ صلّ على جبرئيل و ميكائيل و إسرافيل و عزرائيل و على ملائكتك المقرّبين ، و أنبيائك المرسلين ، و رسلك أجمعين ، من أهل السّموات و الأرضين ، و أهل طاعتك أكتعين ، و اخصص محمّداً بأفضل الصّلاة و التسليم ، السّلام عليك أيّها النبيّ و رحمة الله و بركاته ، السلام عليك و على أهل بيتك الطيّبين ، السّلام علينا و على عباد الله الصّالحين ، ثمّ سلّم عن يمينك ، و إن شئت يميناً و شمالاً ، و إن شئت تجاه القبلة .

• و إذا فرغت من صلاة الزّوال ، فارفع يديك ثمّ قل «اللّهمّ إنّي أتقرّب إليك بجودك و كرمك ، وأتقرّب إليك بمحمد عبدك ورسولك ، و أتقرّب إليك بملائكتك و أنبيائك و رسلك ، و أسألك أن تصلّي على محمّد و على آل محمّد ، وأسألك أن تقيل عثرتي ، و تستر عورتي ، و تغفر ذنوبي ، وتقضي حوائجي ، ولاتعذّبني بقبيح فعالي ،

پرواز در ملکوت

یا

اسرار معنوی نماز

ازآغاز اذان تا پایان سلام

جلد دوّم

دراین جلد تفسیر سورهٔ حمد وتوحید وقدر، بقلم امام خمینی روحی فداه وبسیاری از معارف الهیّه را از امام ودیگران میخوانید.

مؤلّف : سیّد احمد فهری

نباید باشد والاخلافت باصالت برگردد و این برای احدی از موجودات امکان ندارد .

پس سالك الی الله باید مقام خلافت کبرای احمدیّة را بباطن قلب وروح برساند وبواسطهٔ آن کشف حجاب وخرق ستور نماید و از حجب تعیّن خلقی بکلی خارج شود پس ابواب جمیع سموات برای اومفتوح شود و بمقصد خود بی‌حجاب نائل گردد .

فرع فقهی واصل عرفانی

در بعضی ازروایات غیرمعتبرة وارد شده است که پس ازشهادت برسالت دراذان بگویندأَشْهَدُ أَنَّ عَلِیّاً وَلِیُّ اللهِ مَرَّتَیْنِ ودربعضی روایات است که أَشْهَدُ أَنَّ عَلِیّاً أَمیرُالمؤمنینَ حَقّاً مَرَّتَیْنِ .

ودربعض دیگراست مُحمّدٌ وآلُ مُحَمَّدٍ خَیْرُ البَرِیَّةِ وشیخ صدوق رحمه‌الله این روایات را ازموضوعات مفوّضة قرار دادند وتکذیب آنهاراکردندومشهور بین علماء رضوان‌الله‌علیهم عدم اعتماد باین روایات است .

وبعضی ازمحدثین آن راجزء مستحبی قرار دادند بواسطه تسامح در ادلّهٔ سُنَنْ واین قول بعید ازصواب نیست گرچه بقصد قربت مطلقة گفتن اولی‌واحوط است زیرا پس از شهادت برسالت مستحب است شهادت بولایت و امارت مؤمنین .

* چنانچه در حدیث احتجاج وارد است که‌قاسم بن‌معویه‌گفت که بحضرت صادق عرض کردم که اهل سنت حدیثی درمعراج نقل کنند که چون رسول خدا را بمعراج بردند دید برعرش لاإله إلّاالله محمدٌ رسولُ‌اللهِ أبوبکرُ الصدّیق .

فرمود : سُبْحانَ‌الله تغییر دادند هرچیز را حتی‌این رانگفت : آری‌فرمود خدای عزّوجلّ چون خلق فرمود عرش رانوشت برآن لاالٰه‌الاالله محمّد رسول‌الله علیٌّ أمیرُالمؤمنین .

پس ذکر فرمود کتابت این کلمات را بر آب و کرسی و لوح و جبههٔ اسرافیل ودو جناح جبرئیل واکناف آسمانها و زمینها وسر کوهها وبرشمس وقمر.

پس فرمود وقتی یکی از شما گفت: لا اله الّا الله محمّدٌ رسول الله بگوید: عَلیٌّ أمیرُ المؤمنینَ. بالجمله این ذکر شریف مطلقاً پس از شهادت برسالت مستحب است ودرفصول اذان بالخصوص بعید نیست که مستحب باشد گرچه بواسطه تکذیب علماء اعلام این روایات را احتیاط اقتضا کند که بقصد قربت مطلقهٔ گویند نه خصوصیّت دراذان.

و اما نکتهٔ عرفانیهٔ برای نوشتن این کلمات برکلّیهٔ موجودات از عرش اعلا تامنتهی ارضین آن است که حقیقت خلافت وولایت، ظهور الوهیّت است و آن اصل وجود وکمال آن است وهرموجودی که حظّی ازوجود دارد از حقیقت الوهیت و ظهور آن که حقیقت خلافت وولایت است حظّی دارد ولطیفهٔ الهیّهٔ درسرتاسر کائنات ازعوالم غیب تا منتهای شهادت برناصیهٔ همه ثبت است و آن لطیفهٔ الهیّهٔ حقیقت وجود منبسط ونفس الرحمان ز حقّ مَخلوقٌ بِهِ است که بعینه باطن خلافت ختمیّه وولایت مطلقهٔ علویّه است.

وازاینجهت است که شیخ عارف شاه آبادی دام ظله میفرمودند که شهادت بولایت در شهادت برسالت منطوی است زیرا که ولایت باطن رسالت است ونویسنده گوید: که در شهادت بألوهیّت شهادتین منطوی است جمعاً ودرشهادت برسالت آن دوشهادت نیز منطوی است چنانچه درشهادت بولایت آن دوشهادت دیگر منطوی است والحمدلله اوّلاً وآخراً.

ادامهٔ معارف ازاستاد روحی فداه دربعضی ازآداب حیعلات فرماید:

چون سالك الی الله بانکبیرات اعلان عظمت حق تعالی را توصیف نمود وباشهادت بألوهیت قصر توصیف وتحمید بلکه هرتاثیر رادرحق نمود وخود را از لیاقت قیام به امر انداخت وبا شهادت برسالت و ولایت اختیار رفیق

سر الایمان

الشهادة الثالثة فی الأذان

مجموعة فتاوی العلماء الاعلام من الماضين والحاضرين
في استحباب الشهادة بالولاية لعلي بن ابي
طالب عليه السلام في الاذان وغيره

عبد الرزاق الموسوي المقرم

و ذكر النبي (صلى الله عليه وآله وسلم)، مع أن للمنع من خروجه عن هذا العنوان مجالا واسعا:

أما أولا: فلامكان دعوى انصراف الكلام المحكوم عليه بالكراهة أو الحرمة عن مثل الشهادة بالولاية لعلي (عليه السلام) كما اعترف به غير واحد من أهل العلم.

و أما ثانيا: فلما دل على أن ذكره و ذكر الائمة من ولده (عليهم أفضل الصلاة والسلام) من ذكر الله تعالى و ذلك ما رواه في الكافي عن أبي بصير عن أبي عبدالله الصادق (عليه السلام): «ما اجتمع قوم في مجلس لم يذكروا الله و لم يذكرونا الا كان ذلك المجلس حسرة عليهم يوم القيامة».

ثم قال: قال أبوجعفر الباقر (عليه السلام): «ذكرنا من ذكر الله، وذكر عدونا من ذكر الشيطان» و هذا التنزيل المستفاد صريحا من هذه الرواية الشريفة يقتضي بخروج ذكرهم (صلوات الله عليهم) عن دائرة الكلام المكروه والمحرم ولحوقه بذكر الله سبحانه و تعالى في جميع ما رتب عليه من الاحكام. و قد جاء في رواية الحلبي عن أبي عبدالله الصادق (عليه السلام): «كل ما ذكرت الله عز وجل به والنبي فهو من الصلاة» و من هنا يظهر لك وجه القول بجواز ذكر الشهادة الثالثة في الصلاة فضلا عن الاذان والاقامة. والله العالم.

مطابق با فتاوای

استاد المحققین رئیس المفسرین فقیہ اہل البیت علیہم السلام

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ یعسوب الدین رستگار جویباری مدظلہ العالی

جلد اول

۸- تشهد:

(مسئلهٔ ۱۵۵۷) در رکعت دوم تمام نمازهای واجب و مستحب، و در رکعت سوم نماز مغرب و رکعت چهارم نماز ظهر و عصر و عشاء باید انسان نمازگزار بعد از سجدهٔ دوم بنشیند و در حال آرام بودن بدن، تشهد بخواند، و در نماز وتر نیز تشهد لازم است یعنی بگوید:

«أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اَللّهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ».

و کمتر از این کفایت نمی‌کند، و احتیاط واجب آنستکه بهمین ترتیب بگوید، و جائز است پس از شهادتین بگوید: «وَ أَشْهَدُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيّاً وَ أَوْلادَهُ الْمَعْصُومِينَ حُجَجُ اللهِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ».

(مسئلهٔ ۱۵۵۸) کلمات تشهد باید بعربی صحیح و بطوری که معمول است پشت سر هم گفته شود.

(مسئلهٔ ۱۵۵۹) اگر تشهد را فراموش کند و بایستد، و پیش از رکوع یادش بیاید که تشهد را نخوانده، باید بنشیند و تشهد را بخواند، و دوباره بایستد، و آنچه باید در آن رکعت خوانده شود بخواند، و نماز را تمام کند، و بنا بر احتیاط واجب، بعد از نماز برای ایستادن بیجا، یا قرائت تسبیحات زیادی، دو سجدهٔ سهو بجا آورد، و اگر در رکوع یا بعد از آن یادش بیاید، باید نماز را تمام کند، و بعد از سلام نماز، تشهد را قضا کند، و برای تشهد فراموش شده، دو سجدهٔ سهو بجا آورد.

(مسئلهٔ ۱۵۶۰) هرگاه شک کند که تشهد را خوانده یا نه در صورتی که وارد رکعت بعد شده، اعتناء نکند، و اگر هنوز بر نخاسته باید آنرا بخواند.

(مسئلهٔ ۱۵۶۱) مستحب است در حال تشهد بر ران چپ بنشیند، و روی پای راست را بکف پای چپ بگذارد، و پیش از تشهد بگوید: «اَلْحَمْدُ لِلّهِ» یا بگوید: «بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّهِ وَ خَيْرُ الأَسْماءِ لِلّهِ» یا بگوید: «بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّهِ وَ خَيْرُ

السادات حصہ اثنا عشریہ المسمی جلد اول

تحفۂ احمدیہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ پس سلام اسطرح
کرے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ جب سلام پھیر چلے تو دو رکعت نماز تمام
ہو گئی پس سنت ہے کہ بعد فراغ ہر دو رکعت کے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھے اور اگر اس
دعا کو بھی بعد ہر دو رکعت کے پڑھے تو سنت ہے اور بہتر ہے اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَلَمْ
يُسْئَلْ مِثْلُكَ اَنْتَ مَوْضِعُ مَسْئَلَةِ السَّائِلِيْنَ وَمُنْتَهٰى رَغْبَةِ الرَّاغِبِيْنَ اَدْعُوْكَ وَلَمْ
يُدْعَ مِثْلُكَ وَاَرْغَبُ اِلَيْكَ وَلَمْ يُرْغَبْ اِلٰى مِثْلِكَ وَاَنْتَ مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ
وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اَسْئَلُكَ بِاَفْضَلِ الْمَسَائِلِ وَاَنْجَحِهَا وَاَعْظَمِهَا يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ
وَبِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَاَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَنِعَمِكَ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى وَبِاَكْرَمِ اَسْمَائِكَ عَلَيْكَ
وَاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَاَقْرَبِهَا مِنْكَ وَسِيْلَةً وَاَشْرَفِهَا عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَاَجْزَلِهَا لَدَيْكَ
ثَوَابًا وَاَسْرَعِهَا فِي الْاُمُوْرِ اِجَابَةً وَبِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْاَكْبَرِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَ
كْرَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ تُحِبُّهٗ وَتَهْوَاهُ وَتَرْضٰى عَمَّنْ دَعَاكَ بِهٖ وَاسْتَجَبْتَ لَهٗ دُعَاءَهٗ
وَحَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ لَا تَرُدَّ سَائِلَكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَ
الزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ وَبِكُلِّ اسْمٍ دَعَاكَ بِهٖ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتُكَ وَ
اَنْبِيَائُكَ وَرُسُلُكَ وَاَهْلُ طَاعَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُعَجِّلَ
فَرَجَ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ وَتُعَجِّلَ خِزْيَ اَعْدَائِهٖ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا اور بجائے
کذا و کذا اپنی حاجت کو ذکر کرے بعد دعا مانگنے کے دو سجدہ شکر بجا لائے اور اگر ایک سجدہ
میں ان دونوں سجدوں سے اس دعا کو پڑھے تو بہتر ہے اسواسطے کہ یہ دعا حضرت امام زین العابدین
کی طرف منسوب ہے اور مشتمل مضامین عالیہ اور تضرع و زاری پر ہے وہ دعا یہ ہے اِلٰهِيْ وَعِزَّتِكَ
وَجَلَالِكَ وَعَظَمَتِكَ لَوْ اَنِّيْ مُنْذُ بَدَعْتَ فِطْرَتِيْ مِنْ اَوَّلِ الدَّهْرِ عَبَدْتُكَ دَوَامَ
خُلُوْدِ رُبُوْبِيَّتِكَ بِكُلِّ شَعْرٍ فِيْ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ سَرْمَدَ الْاَبَدِ بِحَمْدِ الْخَلَائِقِ وَ
شُكْرِهِمْ اَجْمَعِيْنَ لَكُنْتُ مُقَصِّرًا فِيْ بُلُوْغِ اَدَاءِ شُكْرِ خَفِيِّ نِعْمَةٍ مِنْ نِعَمِكَ
عَلَيَّ وَلَوْ اَنِّيْ كَرَبْتُ مَعَادِنَ حَدِيْدِ الدُّنْيَا بِاَنْيَابِيْ وَحَرَثْتُ اَرْضَهَا بِاَشْفَارِ

آمنتُ ولکَ اسلمتُ وعلیکَ توکّلتُ وانتَ ربّی سَجَدَ وجھی للذی خلقہٗ وشقّ سمعہٗ وبصرہٗ الحمدُ للہِ ربِّ العالمینَ تبارکَ اللہُ احسنُ الخالقینَ بطور ذکر تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبحانَ ربّیَ الاعلیٰ وبحمدہٖ کہے اور جسوقت کہ دونوں سجدوں سے فارغ ہو تو دوسری رکعت کے لیے اٹھ کھڑا ہو اور سورہ حمد اور دوسرا سورہ پڑھے اور قنوت پڑھے اور دعائے قنوت مشہور ہے اور اگر اس دعا کو قنوت میں پڑھے تو افضل ہے کہ قنوت میں طول دینا بہتر ہے بجہت اسکے کہ وقت بہت وسیع ہے اور حضرت رسول سے منقول ہے کہ جس شخص کا تم میں سے دنیا میں قنوت زیادہ اور طولانی ہے قیامت کے دن اسکو راحت زیادہ ہے اور ادعیہ قنوت کے کتب ادعیہ میں حضرت ائمہؑ سے بکثرت منقول ہیں اور یہ قنوت کہ ان قنوتوں سے مختصر ہے اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے اگر اسکو بجا لائے تو بہتر ہے اَللّٰھُمَّ اغفِر لَنا وَارحَمنا وَعافِنا وَاعفُ عَنّا فِی الدُّنیا وَالآخِرَۃِ اِنَّکَ عَلیٰ کُلِّ شَیءٍ قَدیرٌ بعد اسکے قنوت میں یہ دعا پڑھے اِلٰھی کَیفَ اَدعُوکَ وَقَد عَصَیتُکَ وَکَیفَ لا اَدعُوکَ وَقَد عَرَفتُ حُبَّکَ فی قَلبی وَاِن کُنتُ عاصِیاً مَدَدتُ اِلَیکَ یَداً بِالذُّنُوبِ مَملُوَّۃً وَعَیناً بِالرَّجاءِ مَمدُودَۃً مَولایَ اَنتَ عَظیمُ العُظَماءِ وَاَنَا اَسیرُ الاُسَراءِ اَنَا الاَسیرُ بِذَنبی المُرتَھَنُ بِجُرمی اِلٰھی لَئِن طالَبتَنی بِذَنبی لَاُطالِبَنَّکَ بِکَرَمِکَ وَلَئِن طالَبتَنی بِجَریرَتی لَاُطالِبَنَّکَ بِعَفوِکَ وَلَئِن اَمَرتَ بی اِلَی النّارِ لَاُخبِرَنَّ اَھلَھا اِنّی کُنتُ اَقُولُ لا اِلٰہَ اِلّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ الطّاعَۃَ تَسُرُّکَ وَالمَعصِیَۃَ لا تَضُرُّکَ فَھَب لی ما یَسُرُّکَ وَاغفِر لی ما لا یَضُرُّکَ یا اَرحَمَ الرّاحِمینَ پس جسوقت کہ قنوت سے فارغ ہو تو رکوع اور سجود کو بطریق مذکور بجا لائے اور تشہد مشہور پڑھے اور مستحب ہے کہ تشہد نشست تورک پڑھے چونکہ تشہد طولانی پڑھنا بہتر ہے اور سنت ہے اگر اس تشہد کو پڑھے تو مناسب ہے بِسمِ اللہِ وَبِاللہِ وَخَیرُ الاَسماءِ کُلُّھا لِلّٰہِ اَشھَدُ اَن لا اِلٰہَ اِلّا اللہُ وَحدَہٗ لا شَریکَ لَہٗ وَاَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ اَرسَلَہٗ بِالحَقِّ بَشیراً وَنَذیراً بَینَ یَدَیِ السّاعَۃِ وَاَشھَدُ اَنَّ رَبّی نِعمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّداً نِعمَ الرَّسُولُ وَاَنَّ عَلِیّاً وَالاَئِمَّۃَ مِن ذُرِّیَّتِہٖ نِعمَ الاَئِمَّۃُ

رسالة
خادم الشرع
آية الله العظمى الحاج السيد
محمد علي الطباطبائي الحسني دام ظله
الجزء الأول
(العبادات)
الطبعة الرابعة
١٤١٦هـ - ١٩٩٥م

حكم ٣٠٤ ـ ورد عن الإمام الرضا (ع) (فإذا تشـهدت في الثانيـة) أي لتشـهد الأول (فقل بسم الله وبالله والحمد لله والأسماء الحسنى كلها لله أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة) ومعلوم أنه بعدها الصلاة على محمد وآله المفصل الذي سيأتي.

وقال (ع) : (فإذا صليت الركعة الرابعة فقال في تشهده بسم الله وبالله والحمد لله والأسماء الحسنى كلها لله أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة ، التحيات والصلوات الزاكيات الغاديات الرايحات التامات الناعمات المباركات الصالحات لله ما طاب وزكى وطهر ونمى وخلص وما خبث فلغير الله ، أشهد أنك يا رب نعم الرب وأن محمداً نعم الرسول وأن علي بن أبي طالب نعم الولي وأن الجنة حق والنار حق والموت حق والبعث حق وأن الساعة آتية لا ريب فيها وأن الله يبعث من في القبور والحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله اللهم صل على محمد وآل محمد وبارك على محمد وآل محمد وارحم محمداً وآل محمد أفضل ما صليت وباركت وترحمت وسلمت على ابراهيم وآل ابراهيم في العالمين إنك حميد مجيد اللهم صل على محمد المصطفى وعلي المرتضى وفاطمة الزهراء والحسن والحسين والأئمة الراشدين من آل طه وياسين اللهم صل على نورك الأنور وعلى حبلك الأطول وعلى عروتك الأوثق وعلى وجهك الكريم وعلى جنبك الأوجب وعلى بابك الأدنى وعلى سبيلك والصراط، اللهم صل على الهادين المهديين الراشدين الفاضلين الطيبين الطاهرين الأخيار الأبرار

و استند منافی نیت و عدد و از نماز بدنی و تکبیر احرام

ان الله اکبر است پس اگر مد کشد همزهٔ الله یا در لفظ اکبر یا همزهٔ اکبر اندازد و وصل کند میان الله و اکبر یا
همزهٔ والله گذارد و وصل کند بکلمهٔ دیگر یا اینکه هر دو کلمه را از هم جدا سازد یا اکبر را مقدم دارد بر الله فی الجمله
هر تغییری که در این صیغه کند باطل باشد اگر نداند واجب باشد که بیاموزد و اگر نتواند بهر وجهیکه تواند
بگوید و اگر نتواند سخن کردن زبان را بجنباند و دل را بگذراند و با انگشت اشاره کند و واجب است که اول با ایستادن تکبیر
بگوید و نیت پیوسته دارد و چنان بگوید که خود بشنود اگر مانعی نباشد و سنت است که امام بشنواند کسانی را
که در عقب وی ایستاده‌اند و مأموم آهسته بگوید و دستها را بردارد در حالت تکبیر تا برابر
گوش و بعد از تکبیر بگوید وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ وَ
مِنْهَاجِ عَلِيٍّ حَنِيفاً مُسْلِماً وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ و با تکبیر احرام شش تکبیر دیگر بگوید و دعا بخواند بر نحوی
که اول سه تکبیر گفته بگوید اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءاً وَظَلَمْتُ
نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ پس دو تکبیر دیگر بگوید
و بخواند لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ عَبْدُكَ وَابْنُ
عَبْدَيْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَلَكَ وَإِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا وَلَا مَفَرَّ إِلَّا إِلَيْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانَيْكَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا
وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ پس یک تکبیر دیگر بگوید بخواند رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا
وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ پس نیت کند تکبیر احرام
بگوید پس وَجَّهْتُ وَجْهِيَ تا آخر بخواند جایز است که با تکبیر دیگر نیت پیوسته دارد که از تکبیر احرام
گیرد پس اگر تکبیر احرام گوید و تکبیر دیگر هم از برای احرام گوید نماز باطل باشد پس نوبت سوم اگر تکبیر
احرام گوید با نیت پیوسته دارد نماز درست باشد و در جمیع تکبیرها دست بردارد تا برابر گوش چهارم قرائت
است و از کنیست که باطل میشود نماز بترک آن عمداً نه سهواً و واجب است که سورهٔ الحمد یکبار و یک سوره دیگر تمام
در هر رکعتی از نماز دو رکعتی و در دو رکعت اول از نمازهای دیگر پیش از رکوع بخواند و در رکعت سوم
و چهارم مخیر است میان الحمد و میان سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ سه بار و بعضی گفته
یکبار کافیست و بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ جزء الحمد و جمیع سورهاست الا سورهٔ توبه و جایز نیست ترک آن عمداً و
واجب است با نیت قصد سورهٔ معینه کردن پس اگر بسم الله خواند بقصد سورهٔ معینه نکرده باشد درست نباشد پس
قصد سوره کند و باز بخواند مگر آنکه سورهٔ معینه نذر کرده باشد که حاجت بقصد نباشد و همچنین واجب است خواندن
الحمد پیش از سوره و رعایت اعراب و تشدید کردن و گفتن حروف از مخرج خود و ترتیب آیات و کلمات بر وجهیکه

الإعتقادات

في دين الإماميّة

للشيخ الجليل ورئيس المحدّثين

أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمّي

الصدوق(رهْ)

المتوفّى سنة ٣٨١

(١٧ - باب الإعتقاد في المسائلة في القبر)

قال الشيخ أبو جعفر رحمه الله:

إعتقادنا في المسائلة في القبر: أنّها حقّ لابدّ منها، فمنْ أجاب بالصواب فاز بروْح وريحان في قبره وبجنّة النعيم في الآخرة، ومن لم يجب بالصواب فله نزول من حميم في قبره وتصلية جحيم في الآخرة.

وأكثر ما يكون عذاب القبر من النميمة وسوء الخُلق والإستخفاف من البول وأشدّ ما يكون عذاب القبر على المؤمن المحقّ مثل اختلاج [١] العين أو شرطة الحجامة ويكون ذلك كفّارة لما بقي عليه من الذنوب الّتي لم تكفّرها الهموم والغموم والأمراض وشدّة النزع عند الموت.

فإنّ رسول اللّه صلّى اللّه عليه وآله كفّن فاطمة بنت أسد أمّ أمير المؤمنين عليه السلام بقميصه بعد ما فرغت النساء من غسلها، وحمل جنازتها على عاتقه، فلم يزل تحت جنازتها حتّى أوردها في قبرها واضطجع فيه، ثمّ قام فأخذها على يديه ووضعها في قبرها، ثمّ انكبّ عليها يناجيها طويلاً ويقول لها: إبنك إبنك، ثمّ خرج وسوّى عليها التراب، ثمّ انكبّ على قبرها

(١) إختلاج العين: إضطرابه.

فسمعوه وهو يقول:

لا إله إلاّ اللّه اللّهمّ إنّي أستودعها إيّاك، ثمّ انصرف، فقال له المسلمون: يا رسول اللّه صلّى اللّه عليه وآله إنّا رأيناك صنعت اليوم شيئاً لم تصنعه قبل اليوم؟

فقال صلّى اللّه عليه وآله: في اليوم فقدت برّ أبيطالب عليه السلام، إنّها كانت ليكون عندها الشيء، فتؤثرني به على نفسها وولدها، وإنّي ذكرت يوم القيامة يوماً، وأنّ الناس يحشرون عراة، فقالت: واسوأتاه! فضمنت لها أن يبعثها اللّه كاسية، وذكرت ضغطة [1] القبر، فقالت: واضغطاه! فضمنتُ لها أن يكفها اللّه تعالى ذلك فكفّنتها بقميصي واضطجعت في قبرها لذلك وانكببت عليها، فلقّنتها ما تسأل عنها وإنّها سئلت عن ربّها، فقالت: اللّه ربّي، وسئلت عن نبيّها؟ فأجابت: محمّد، وسئلت عن وليّها وإمامها؟ فارتج [2] عليها وتوقّفت، فقلت لها: إبنك ابنك، فقالت: ولدي إمامي، فانصرفا عنها وقالا: لا سبيل لنا عليك، نومي كما تنام العروس في خدرها [3]، ثمّ ماتت موتة

(١) ضغطة القبر: تضييقه على الميّت.

(٢) ارتج وارتتج واسترتج على الخطيب: استغلق عليه الكلام.

(٣) الخدر بالكسر: ستر أُعدّ للجارية البكر في ناحية البيت.

الشَهادةُ الثالثةُ المقدّسةُ

مَعْدنَ الإسلامِ الكاملِ
وَجوهرُ الإيمانِ الحقِّ

عبدُالحليم الغِزّي

من صيغ التشهّد في الصلاة:

١ . قال في الحدائق (ره): (أفضلُ التشهّد ما رواه الشيخ في الموثّق عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال: اذا جَلَستَ في الرّكعَةِ الثانيةِ فقُلْ: بِسمِ اللهِ، وباللهِ، والحَمدُ للهِ، وخَيرُ الاسماءِ للهِ، أشهدُ انْ لا الهَ الاّ اللهُ وحدَه لاشريكَ لَه، وأنّ محمّداً صلىٰ اللهُ عليه وآله عبدُه ورَسولُه ارسَلَه بِالحقّ بَشيراً ونَذيراً بينَ يَدي الساعة، أشهدُ أنّكَ نِعمَ الربّ، وأنّ محمداً صلىٰ اللهُ عليه وآلهِ نِعمَ الرّسولُ، اللهمّ صلّ علىٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ، وتقبّلْ شَفاعَتَه في أُمّتِه، وارفَعْ دَرَجَتَه. ثم تحمَدُ اللهَ تعالىٰ مرتين أو ثلاثاً، ثم تقومُ فإذا جَلستَ في الرابعة قلتَ: بِسمِ اللهِ، وباللهِ، والحمدُ للهِ، وخَيرُ الاسماءِ للهِ، أشهدُ أنْ لااله الاّ اللهُ وحدَه لاشريكَ لَه، وأشهدُ أنّ محمداً عَبدُه ورَسولُه أرسَلَه بالحقّ بَشيراً ونَذيراً بينَ يَدي الساعه، أشهدُ أنكَ نِعمَ الربّ، وأنّ محمداً صلىٰ اللهُ عليه وآله نِعمَ الرسول. التّحيّاتُ للهِ، والصلواتُ الطّاهِراتُ، الطيّباتُ، الزاكياتُ، الغاديات، الرائحاتُ، السابغاتُ، الناعِماتُ للهِ، ما طابَ وزَكا وطَهُرَ وخَلُصَ وصَفا فلِلّهِ، وأشهدُ أنْ لا الهَ الاّ اللهُ وحدَه لاشريكَ لَه، وأشهدُ أنّ محمداً عبدُه ورسولُه ارسلَه بالحقّ بَشيراً ونَذيراً بينَ يَدَي الساعة، اشهدُ أنّ ربّي نِعمَ الربّ، وأنّ محمداً صلىٰ اللهُ عليه وآله نِعمَ الرسول. وأشهدُ أنّ الساعةَ آتيةٌ لا رَيبَ فيها. وأنّ اللهَ يَبعثُ مَن في القُبورِ،الحمدُ للهِ الذي هدانا لهذا وما كُنّا لِنَهتَديَ لَولا أنْ هدانا اللهُ، الحمدُ للهِ ربِّ العالمينَ، اللهمّ صلّ على محمدٍ وآل محمدٍ، وبارِك علىٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ، وسَلّم علىٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ، وتَرحّمْ علىٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ، كما صَلّيتَ وبارَكتَ،وتَرحّمتَ علىٰ ابراهيمَ وآلِ ابراهيمَ إنّكَ حَميدٌ مَجيدٌ، اللهمّ صلّ علىٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ، واغفِرْلَنا ولإخوانِنا الذينَ سَبقُونا بالإيمانِ، ولا تجعلْ في قُلوبِنا غِلاًّ للذينَ آمنوا، رَبّنا إنّكَ رَؤوفٌ رحيمٌ.

٢٦

«اللهمّ صَلّ علىٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ، وامنُنْ عَليّ بالجَنّةِ، وعافِني من النار، اللهمّ صَلّ علىٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ، واغفِرْ للمؤمنينَ والمؤمناتِ، ولِمَن دَخَلَ بيتي مؤمِناً، ولا تَزِد

الظالمينَ الأ تَباراً[1]. ثم قُل: السلامُ عليكَ أيُّها النبيُّ ورَحمَةُ اللهِ وبَرَكاتُه، السَلامُ على أنبياءِ اللهِ ورُسُلِه، السَلامُ على جَبرئيلَ، وميكائيلَ، والملائكة المقرَّبينَ، السلامُ على محمدِ بنِ عبدِ اللهِ صلّىٰ الله عليه وآله خاتمِ النبيّينَ، لانَبيَّ بَعدَه، والسلامُ عَلينا وعلى عِبادِ اللهِ الصالحين. ثم تسلّم[2]»[3].

ملاحظة:

هذا هو التشهّد الذي رواه شيخ الطائفة الطوسي(ره) في تهذيبه، وشيخُنا الحرّ(ره) في وسائله، وأشار اليه شيخنا صاحب الجواهر (ره) بقوله الذي تقدّم ذِكرُه حيثُ قال: «ولعلّه بذلك يتم الاستدلال ايضا بخبر ابي بصير الطويل ... »، وقد قال عنه صاحب الحدائق (ره) كما مرّ عليك قبل قليلٍ، وغيره من الفقهاء (ره) : «انّه أفضلُ التشهّد».

وقريب من هذه الصيغة ما ذكره الشيخ الصدوق (ره) في الفقيه من جهة المعاني والعبارات وانْ كان التشهّد المشار اليه بنحوٍ أخصَر، وقد وردَ فيه السلامُ على الأئمةِ عليهم السلام تصريحاً:

(... السَلامُ على محمدِ بنِ عبدِ اللهِ خاتمِ النبيّين، السَلامُ على الأئمةِ الراشدينَ المهديّين.)[4].

٢٠ - ومن التشهُد الأفضل الذي ذكره صاحب الحدائق (ره)؛ تشهّدٌ آخر، أنقلُ لكَ أيّها المحبّ بعضاً من عباراتِه الشريفة التي تؤيّد المعنى الذي ذكره السيد أحمد المستنبط (ره):

(... أشهدُ أنّكَ نِعمَ الرّبّ، وأنّ محمّداً صلى اللهُ عليه وآلهِ نِعمَ الرّسول، وأنّ عليّ بن أبي طالبٍ عليه السلام نِعمَ المَولى ...)[5]، الى ان يقول عليه السلام في هذا التشهّد الشريف: (اللهمّ صَلّ على محمدٍ المصطفى، وعليّ المرتضى، وفاطمةَ الزهراءِ، والحسنِ، والحسينِ،

(١) تباراً: هلاكاً.

(٢) المراد التسليم الذي تُختَم به الصلاة.

(٣) عن الحدائق الناضرة ج٨ ص٤٥٠ وص٤٥١.

(٤) عن الفقيه ج١ ص٣١٩ من ح٩٤٤.

(٥) عن الحدائق الناضرة ج٨ ص٤٥١.

كتاب مستطاب

مصباح المتهجد

و

سلاح المتعبد

الشيخ الطائفة رئيس مذهب الامامية

ابی جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی

جليل القدر عظيم المنزلة قدس الله سره

حاج المويد عباسقلی خان

سنه ۱۳۱۳ هجری ذو الحجة الحرام

انتشارات:

مطبع علمی مشهد الرضا علیه السلام ایران

آداب نماز ظهر

ذَنْباً اَذْنَبْتُهُ وَاعْصِمْنِي مِنِ اقْتِرَافِ مِثْلِهِ اِنَّكَ عَلَى مَا تَشَآءُ قَدِيرٌ

ثُمَّ تَخِرُّ سَاجِداً وَتَقُولُ (يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَيَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَرُّ يَا رَحِيمُ اَنْتَ اَبَرُّ بِي مِنْ اُمِّي وَاَبِي وَمِنْ جَمِيعِ الْخَلاَئِقِ اَجْمَعِينَ اِقْلِبْنِي بِقَضَاءِ حَاجَتِي مُجَاباً دُعَائِي مَرْحُوماً صَوْتِي وَقَدْ كَشَفْتَ اَنْوَاعَ الْبَلاَءِ عَنِّي) ثُمَّ تَقُومُ اِلَى الْفَرْضِ بَعْدَ اَنْ تُؤَذِّنَ وَتُقِيمَ عَلَى مَا مَضَى ذِكْرُهُ وَتَسْتَفْتِحُ الصَّلوٰةَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا بِسَبْعِ تَكْبِيرَاتٍ وَتَقْرَءُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي الظُّهْرِ مَا شِئْتَ مِنَ السُّوَرِ الْقِصَارِ وَاَفْضَلُهَا اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي الْاُولٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ تَقْنُتُ بَعْدَ الْقِرَائَةِ وَتَرْفَعُ يَدَيْكَ بِالتَّكْبِيرِ عَلَى مَا مَضَى شَرْحُهُ وَتَتَشَهَّدُ بِمَا ذَكَرْنَاهُ ثُمَّ تَقُومُ اِلَى الثَّالِثَةِ فَتَقُولُ (بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ اَقُومُ وَاَقْعُدُ) وَتَقْرَءُ الْحَمْدَ وَحْدَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَاِنْ شِئْتَ بَدَلاً مِنْ ذٰلِكَ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ تَقُولُ (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ) اَنْتَ مُخَيَّرٌ فِي ذٰلِكَ فَاِذَا جَلَسْتَ لِلتَّشَهُّدِ فِي الرَّابِعَةِ عَلَى مَا وَصَفْنَاهُ قُلْتَ (بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى كُلُّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الطَّاهِرَاتُ الزَّاكِيَاتُ الرَّائِحَاتُ الْغَادِيَاتُ النَّاعِمَاتُ لِلّٰهِ مَا طَابَ وَطَهُرَ وَزَكٰى وَخَلَصَ وَمَا خَبُثَ فَلِغَيْرِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَنَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لاَ رَيْبَ فِيهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ رَبِّي نِعْمَ الرَّبُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ وَاَنَّ عَلِيّاً نِعْمَ الْوَلِيُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ مَا عَلَى الرَّسُولِ

كل شيء قدير

پس میآیی بسجده و میگویی (یا اهل التقوی تا آخر)

برای اذان نماز ظهر

بعد از اذان و اقامه بنحوی که ذکر شد بگو و افتتاح میکنی نماز خود را بهفت تکبیر چنانچه گذشت و افضل اینکه در نماز ظهر سوره که بخوانی از سوره های کوچک و افضل آنها انا انزلناه است در رکعت اول و قل هو الله احد در رکعت دوم و بعد از قرائت در رکعت دوم قنوت کن و دستها را به تکبیر بالا ببری و قنوت بخوانی پس چون تمام کنی پس رکوع و سجود و تشهد بجا میآوری چنانکه ذکر کردیم پس برمیخیزی برکعت سوم در حالیکه میگویی (بحول الله و قوته اقوم واقعد) و میخوانی فاتحه سوره حمد تنها در هر رکعت از دو رکعت آخر و اگر بخواهی بدل آن تسبیحات عشر بگویی یعنی بگو (سبحان الله والحمد لله و لا اله الا الله) سه مرتبه و در مرتبه سوم الله اکبر مختار هستی و مختار میباشی و چون از چهار رکعت فارغ شدی بنشینی برای تشهد و میگویی تا آخر

سلسلة مصادر بحار الأنوار - ١

الفقه

المنسوب للإمام الرضا عليه السلام

والمشتهر بـ (فقه الرضا)

تحقيق

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

المؤتمر العالمي للإمام الرضا عليه السلام

ثم اركع وقل في ركوعك مثل ما قلت.

فإذا تشهدت في الثانية فقل: بسم الله وبالله، والحمد لله، والأسماء الحسنى كلها لله، أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة. ولا تزيد على ذلك.

ثم انهض إلى الثالثة وقل إذا نهضت: بحول الله وقوته[1] أقوم وأقعد.

واقرأ في الركعتين الأخيرتين ـ إن شئت ـ (الحمد)[2] وحده، وإن شئت سبحت ثلاث مرات، فإذا صليت الركعة الرابعة فقل في تشهدك:

بسم الله وبالله، والحمد لله، والأسماء الحسنى كلها لله، أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة، التحيات لله، والصلوات الطيبات الزاكيات، الغاديات الرائحات، التامات[3] الناعمات، المباركات الصالحات لله، ما طاب وزكا، وطهر ونما، وخلص فلله[4]، وما خبث فلغير الله.

أشهد أنك نعم الرب، وأن محمداً نعم الرسول، وأن علياً[5] نعم المولى، وأن الجنة حق، والنار حق، والموت حق، والبعث حق، وأن الساعة آتية لا ريب فيها، وأن الله يبعث من في القبور[6].

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله، اللهم صل على محمد وآل محمد، وبارك على محمد وآل محمد، وارحم محمداً وآل محمد، أفضل ما صليت وباركت وترحمت وسلمت على إبراهيم وآل إبراهيم في العالمين إنك حميد مجيد[7].

---

١ ـ ليس في نسخة «ض».

٢ ـ في نسخة «ش» زيادة: «الله»، والظاهر أنه اشتباه. لأن المقصود هو سورة الحمد.

٣ ـ في نسخة «ش»: «النامیات».

٤ ـ ليس في نسخة «ض».

٥ ـ في نسخة «ض»: «علي بن أبي طالب».

٦ ـ الفقيه ١: ٢٠٩/٩٤٤، المقنع: ٢٩، التهذيب ٢: ٩٩/٣٧٣، باختلاف في ألفاظه من «فإذا تشهدت في الثانية...».

٧ ـ التهذيب ٢: ١٠٠/٣٧٣ باختلاف يسير.

تا گرد تعین نقشانی ایدل
مشکل که شهود حق توانی ایدل
خواهی که بری راه به سر منزل او
میرو به نشان بی‌نشانی ایدل

نشان از بی نشانها

جلد دوّم

شرح حال و کرامات و مقالات و طریقه
سیر و سلوک عرفانی عارف ربانی
و مقتدای اهل نظر مرحوم حاج شیخ حسنعلی اصفهانی قدس سرّه

مؤلف : علی مقدادی اصفهانی

مراد از عذاب آتش جدائی از اهل بیت می باشد.

و دعای دیگر: «... رَبَّنا آتِنا مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً وَ هَیِّئْ لَنا مِنْ أَمْرِنـا رَشَداً» یعنی: «پروردگارا رحمت خود را به ما عطا فرما و درکار ما رشد و اصلاح مقرّر کن.»

و بهتر است در قنوت این دعا را که از حضرت امیرالمؤمنین و ولیّ ربّ‌العالمین و مقتدای اهل ایمان و دین مروی است بخوانند «اِلٰهی نَوِّر ظاهِری بِطاعَتِکَ و باطِنی بِمَحَبَّتِکَ وَ قَلْبی بِمَعْرِفَتِکَ وَ رُوحی بِمُشاهَدَتِکَ وَ سِرّی بِاسْتِقْلالِ اتِّصالِ حَضْرَتِکَ یا ذَاالجَلالِ وَ الاِکْرام» خداوندا نورانی گردان ظاهر مرا به بندگی خودت و باطن مرا به دوستی خود و قلب مرا به شناسائی خود و روح مرا به دیدار خود و هستی مرا متکی به حضرت خود قرار ده ای صاحب جلال و کرامت.

در تشهد و تسلیم مستحب است دو زانو بنشیند دستها را بر رانها گذاشته و انگشتانرا بهم چسبانیده و به کنار خود نظر کند و بگوید «بِسْمِ اللّهِ وَ بِاللّهِ» یعنی به نام خدا و به توفیق او، «اَلْحَمْدُلِلّهِ» ثناها و حمدها همه از آن خداست و «خَیْرُ الأسْماءِ لِلّهِ» و بهترین نامها حق راست «اَشْهَدُ اَنْ لااِلٰهَ اِلاّ اللّهُ» شهادت می‌دهم به اینکه معبودی و موجودی به جز خداوند نیست. «وَحْدَهُ» در حالیکه یکتا و منفرد است «لاشَریکَ لَهُ» که او را نه در عبادت نه در خلق نه در افعال و نه در صفات شریکی نیست.

وَحدَهُ لاشریک له صفتش	و هو الفرد اصل معرفتش
شرک را سوی وَحدتش ره نی	عقل از کُنه ذاتش آگه نی

«و اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» یعنی: «شهادت می دهم که محمّد (ص) بنده و فرستاده خداوند است. برخی از علماء گفته‌اند اگر پس از شهادت به رسالت حضرت محمّد (ص) شهادت سومی بر ولایت امیرالمؤمنین علی علیه‌السلام که «و اَشْهَدُ اَنَّ اَمیرَالْمؤمِنینَ عَلِیّاً وَلِیُّ اللّهِ» می باشد به قصد تیمّن و تبرّک گفته شود نه تنها خللی در نماز نباشد بلکه موجب کمال آن باشد و معنای آن گواهی می دهم که امیرالمؤمنین علی علیه‌السلام ولی خداوند است.

و از حضرت امام صادق صلوات‌الله وسلامه علیه روایت شده است که حضرتش فرمود: «مَنْ قالَ لا اِلهَ اِلّا اللّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّهِ فَلْیَقُلْ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّهِ» یعنی: «هرکس که خدای را به یکتایی و توحید یاد کرده و محمّد را رسول و فرستاده خدا می گوید، باید که پس از آن به ولایت علی بن ابیطالب (ع) نیز لب بگشاید.

در کتاب مصباح‌المجالس صفحه ۱۴۲ تألیف شمس‌الواعظین مولانا مولوی سید ظفر حسن حامد آمده است که: کلمه مبارکه اَشْهَدُ اَنَّ اَمیرَالْمؤمِنینَ عَلِیّاً وَلِیُّ اللّهِ داخل اذان بوده است. بعد می نویسد ابواللیث هروی در ریاض‌الصادقین چنین می نویسد: در حین حیات حضرت رسول خدا (ص) پنج بار در مدت شش ماه یا نه ماه اتفاق این مثال افتاد و رفضه را از این جا دست داده که این الفاظ را در اذان و اقامه می گویند امّا نمی دانند که آن حکم منسوخ شده است که مشایخ صحابه هرگز آنرا در زمان خلافت خود در اذان و اقامه نگفته‌اند بلکه اگر احدی جرأت این امر کردی حضرت عمر فاروق او را به تأدیب شدید می گرفت.

هٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ بِالْحَقِّ

اَنْوَارُ الْهِدَايَةِ

فِی

الْاِمَامَةِ وَالْوِلَايَةِ

اَلْمُؤَلِّفُ:

استاذ الفقہ فی النجف ومشہد آیۃ اللہ العظمیٰ
غُلام الرضا الباقری النجفی

الأولوية . ولا مناص عن اتحاد المعنى فى المقدمة و ذيلها . والى ذلك أشار ابن الجوزى فى التذكرة (ص ٢٠) والحافظ ابو الفتح الاصفهانى فى كتابه (مرج البحرين) وابن طلحة الشافعى فى مطالب السئول (ص ١٦) وغيرهم من اعاظم القوم .

٢ـ قوله (ص) ذيلا : ((اللهم والِ من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله)) .

فهل هذا الدعاء على اطلاقه من الساحة المقدسة النبوية يلائم مع المولوية بأى معنى غير الاولوية والولاية ؟ وهلاّ يقتضى العصمة التى هى اساس الولاية والامامة ؟

وهل الموالاة العامة والنصرة المطلقة له (ع) اللازمة على جميع الأمة ، بحيث يشمل المتخلف والمتهاون سخط الله ورسوله ، ودعوة رسول الله (ص) عليه بالخذلان ومعاداة الله تعالى له ، تناسب غير الاولوية المطلقة الملازمة للامامة والخلافة أو المتحدة معهما ؟

وهل ينكر هذا الذيل ، مع تصحيح جماعة كثيرة من الاعلام له وتقويتهم له والاعتراف بصحته ؟ فراجع ما أشرنا اليه من كلمات القوم حول سند الحديث .

٣ـ قوله (ص) : (أيها الناس بما تشهدون ؟ قالوا : نشهد أن لا اله الا الله قال ، ثم مه ؟ قالوا : وأن محمداً عبده ورسوله . قال فمن وليكم ؟ قالوا : الله ورسوله مولانا ، ثم ضرب بيده الى عضد على (ع) فأقامه فقال : من يكن الله ورسوله مولاه فان هذا مولاه . وفى لفظ اخر (ثم قال : أيها الناس ان الله مولاى وأنا مولى المؤمنين وأنا

أولى بهم من أنفسهم ، فمن كنت مولاه فهذا مولاه) يعنى عليا ٠

فالمولوية المطلقة التى يجب الاشهاد بها فى حد الشهادة بالتوحيد والرسالة ويجب تصديقها والايمان بها فتكون الشهادة بالولاية شهادة ثالثة تالية للشهادتين ملازمة معهما ٠

هل تكون بغير معنى الاولوية المطلقة الملازمة أو المتحدة مع الامامة والخلافة ؟ ألا يدل قوله(ص) :(وأنا مولى المؤمنين وأنا أولى بهم من انفسهم) علي اتحاد معنى المولى وكونه أولى بهم من أنفسهم ٠ 46

٤ــ قوله(ص) :(الله اكبرعلى اكمال الدين واتمام النعمة ورضى الرب برسالتى والولاية لعلى بن ابيطالب) وفى لفظ آخر:(الله اكبرعلى اتمام نبوتى وتمام دين الله بولاية علي بعدى)

فأى معنى تراه لولاية على بن ابيطالب (ع) التى جعلت فى سياق الرسالة وردیفها ، كما اكمل بها الدين وحصل بها تمام النعمة ورضى الرب ؟ أليست هى الامارة والامامة والخلافة ؟ أليست هذه خلاصة قوله(ص) : من كنت مولاه فعلى مولاه ؟

ألا تكون قرينة على ارادة الأولوية بأنفسهم والولاية المطلقة من لفظ المولى ؟

٥ــ قوله(ص) قبل بيان الولاية :(كأنى دعيت فأجبت) وأمثاله من العبارات المروية عنه(ع) طرقها العديدة فانه يدل على انه بقى من تبليغه مهمة يخاف أن يدركه الأجل قبل تبليغها ، ومن البديهى أنها ولاية على بن أبيطالب عليه السلام ، لأنه(ص) لم يبلّغ بعد قوله

جامع المسائل
مطابق فتاوی

سوال: ۳۴) کیا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ جہاں میوزک و موسیقی کی آواز آرہی ہو صحیح ہے؟
جواب: ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ جہاں آلات لہو و لعب میوزک وغیرہ استعمال ہو رہا ہو اور نمازی کے کانوں تک آواز پہونچے تو باطل ہے اور اگر نماز کے شروع کرنے کے بعد سنگیت شروع ہو اور اگر کان بھی اسکی طرف متوجہ ہو کر سنے تو نماز صحیح ہے، لیکن اگر نماز کے شروع کرنے سے پہلے ہی سے گانا بج رہا ہو اور آواز آرہی ہو تو امکانی صورت میں دوسری جگہ نماز پڑھے۔

نماز کے متفرقہ مسائل

سوال: ۳۵) بدعت کی تعریف کیا ہے اور شہادت ثالثہ کا حکم کیا ہے؟
جواب: بدعت یعنی کسی چیز کو کہ جو جزو دین نہ ہو اسکو ایک امر دین کے عنوان سے دین میں داخل کرنا اور اس پر عمل کرنا، لیکن اذان و اقامت میں شہادت ثالثہ ایک امر مستحب ہے البتہ بہ عنوان ذکر مطلق، چونکہ شہادت بہ قول علامہ مجلسیؒ باشرافت ذکر ہے اور اذان و اقامت یا نماز میں اس کا کہنا مانع ہے اس مسئلہ کا بدعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
سوال: ۳۶) اذان و اقامت میں حضرت علی کی ولایت کی شہادت کس قصد سے دی جائے کیا تشہد میں حضرت رسول اکرم کی نبوت کے بعد شہادت ولایت بھی کہا جائے تو کیا؟
جواب: جس طرح توضیح المسائل کے مسئلہ ۹۳۸ میں لکھا گیا کہ شہادت ولایت اذان کا جز نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ بقصد قربۃ کہا جائے اور نماز کے تشہد کو اس طرح پڑھا جائے جس طرح توضیح المسائل میں تحریر ہے۔
سوال: ۳۷) صبح کی نماز کب اور کس وقت قضا ہوتی ہے؟
جواب: جس وقت قرص آفتاب نماز گزار کے افق میں دکھائی دے قضا ہو جاتی ہے۔

العبادات

فتاوی

مرجع المسلمین زعیم الحوزۃ العلمیہ
السید ابوالقاسم الموسوی الخوئی

الثاني : الداخل في الجماعة التي أذنوا لها وأقاموا وإن لم يسمع.

الثالث : الداخل إلى المسجد قبل تفرق الجماعة، سواء صلى جماعة إماماً، أم مأموماً، أم صلى منفرداً بشرط الاتحاد في المكان عرفاً، فمع كون إحداهما في أرض المسجد، والأخرى على سطحه يشكل السقوط ويشترط أيضاً أن تكون الجماعة السابقة بأذان واقامة. فلو كانوا تاركين لهما لاجتزائهم بأذان جماعة سابقة عليها واقامتها، فلا سقوط، وأن تكون صلاتهم صحيحة فلو كان الإمام فاسقاً مع علم المأمومين به فلا سقوط وفي اعتبار كون الصلاتين ادائيتين واشتراكهما في الوقت، اشكال، والأحوط الاتيان حينئذ بهما برجاء المطلوبية، بل الظاهر جواز الاتيان بهما في جميع الصور برجاء المطلوبية، وكذا إذا كان المكان غير مسجد.

الرابع : إذا سمع شخصاً آخر يؤذن ويقيم للصلاة إماماً كان الآتي بهما، أو مأموماً، أم منفرداً، وكذا في السامع بشرط سماع تمام الفصول وإن سمع أحدهما لم يجز عن الآخر.

الفصل الثاني

فصول الأذان ثمانية عشر الله أكبر أربع مرات، ثم أشهد أن لا إله إلا الله، ثم اشهد أن محمداً رسول الله، ثم حي على الصلاة، ثم حي على الفلاح، ثم حي على خير العمل، ثم الله أكبر، ثم لا إله إلا الله كل فصل مرتان، وكذلك الاقامة، إلا أن فصولها أجمع مثنى مثنى، إلا التهليل في آخرها فمرة، ويزاد فيها بعد الحيعلات قبل التكبير، قد قامت الصلاة مرتين، فتكون فصولها سبعة عشر. وتستحب الصلاة على محمد وآل محمد عند ذكر اسمه الشريف. وإكمال الشهادتين بالشهادة لعلي (ع) بالولاية وإمرة المؤمنين في الأذان وغيره.

جلد اوّل

مجمع المسائل

فقیہ اہل بیت عصمت حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ

آقای حاج سید محمد رضا گلپایگانی مدظلہ العالی

(جنم).

تشهّد

س ۲۰٤ــ حضرت رسول اکرم صلّی‌الله علیه وآله وسلّم در زمان خودشان صلوات در تشهّد را بهمین کیفیّت بضمیمهٔ (وآل محمّد) می‌خوانده است یا نه؟.

ج ــ بلی بهمین نحو می‌خوانده‌اند. در بحار از بعضی از انصار نقل می‌کند که حضرت در تشهّد می‌گفتند: (اللّهم صلّ علی محمّد وآل محمّد).

س ۲۰۵ــ هرگاه در حال نشستن برای خواندن تشهّد سرزانو یا وسط قلم پا بواسطهٔ ناهموار بودن زمین یا ضخیم بودن لباس، به زمین نرسد و مثلاً باندازهٔ یک بند انگشت یا کمتر، از زمین فاصله داشته باشد اشکال دارد یا نه؟.

ج ــ با فرض صدق جلوس، مانعی ندارد.

س ۲۰٦ــ بعضی از وعّاظ پاکستان بیان می‌کنند که در احتجاج طبرسی روایت قاسم بن معاویه از معصومین صلوات‌الله علیهم اجمعین مأثور است که (اذا قال احدکم لا اله الاّ الله محمّد رسول‌الله فلیقل علیّ امیرالمؤمنین علیه‌السّلام) و ایضا در بحار کتاب مناقب النّبیّ والعترة حالات امام ششم، ابوبصیر از حضرت صادق علیه‌السّلام نقل کرده که در تشهّد بگویند (اشهد انّ ربّی نعم الرّبّ وانّ محمّداً نعم الر سول وانّ علیّا والائمّة نعم الائمّة) حال خواندن این تشهّد، در نماز چه صورت دارد؟.

ج ــ تشهّد ابی بصیر در عروةالوثقی مذکور است به همان نحو بخوانند و چون مسئله از مسائل فرعیّه فیما بین علماء، زائد بر آنچه در رسائل عملیّه مذکور است نخوانند.

سلام نماز

س ۲۰۷ــ شخصی سلام نماز را فراموش نمود و بدون منافی بلا فاصله داخل در نماز دیگر شد حکمش چیست؟.

ج ــ احوط آنست که نماز دوّم را قطع کند و بنشیند و سلام نماز اوّل را بدهد و نماز را احتیاطاً اعاده نماید و پس از آن نماز دوّم را بخواند.

س ۲۰۸ــ تکرار سلام، مبطل نماز است یا نه؟.

صراط النجاة

في أجوبة الاستفتاءات

لسماحة آية الله العظمى أستاذ الفقهاء والمجتهدين

السيد أبو القاسم الموسوي الخوئي "قدس سره"

مع تعليقات وملحق لسماحة آية الله العظمى

الميرزا الشيخ جواد التبريزي

"دام ظله الوارف"

الجزء الثاني

سؤال ٢٣٧ : شخص جرت طريقته على التسليم بعد تشهد الركعة الثانية، بنية الاستحباب بالنحو الذي يكمل فيه الركعتين الأخريين بعد ذلك، جهلاً منه بالحكم، فهل يحكم ببطلان صلاته، علماً بأنه غافل تماماً عن السؤال عن الحكم، لاعتقاده بمشروعية التسليم مرتين في الصلاة الثلاثية و الرباعية؟

الخوئي : صلاته محكومة بالبطلان.

سؤال ٢٣٨ : لو أن شخصاً دخل الجماعة و الامام راكع، لكنه ركع و عندما وصل الى حد الركوع تبيّن له أن الامام رفع رأسه من الركوع قبل وصوله الى الركوع، فهل ينفرد أم تبطل صلاته لتركه القراءة؟

الخوئي : تبطل صلاته.

سؤال ٢٣٩ : هل يعتبر الطمأنينة في القيام الركني المتصل بالركوع؟ مع العلم أنه ورد لكم تعليقة على العروة بأنه لا يعتبر؟ فهل يصح الاعتماد عليها؟

الخوئي : نعم يصح الاعتماد عليها.

سؤال ٢٤٠ : من يذكر في كل تشهّد في الصلاة، بعد الشهادة بالوحدانية و الرسالة، الشهادة لعلي عليه السلام بالولاية، هل يُحكم ببطلان صلاته، لو كان ذلك منه جهلاً بالحكم، واعتقاداً بلزومها أو استحبابها، أم تصح تلك الصلاة؟

الخوئي : إذا كان معتقداً بصحة الصلاة معها، صحت و لا اعادة عليه فيها.

سؤال ٢٤١ : إذا قال المصلي في ركوعه «سبحان ربي الأعلى و بحمده» بدل «سبحان ربيّ العظيم و بحمده» عمداً، و قال في سجوده ذكر الركوع هل تصح صلاته؟

شناخت امیرالمؤمنین

تالیف:

سیدعباس قمربنی هاشمی

چاپ دوم

۱۳۸۲

تهران ـ انتشارات آزاداندیشان

بلکه مستحب است و شهادت به ولایت در اذان و اقامه در این موارد [illegible]
شده است واجب است. در تشهّد نماز نیز واجب است که انسان به ولایت امیرالمؤمنین علی عليه السلام که فریضهٔ الهی است شهادت بدهد.

با استمداد از حضرت باب الحوائج قمر بنی هاشم صلوات الله و سلامه علیه با معرفی این مصنف از کتاب چهره [illegible] کمتر مورد توجه قرار می‌گیرد می‌پردازیم.

(۱۰۶) غیرت العبّاسیّه

حجة الاسلام و المسلمین آقای حاج سیّد باقر موسوی گلپایگانی، فرزند مرحوم آیت الله العظمی آقای حاج سیّد محمدرضا گلپایگانی [illegible] المحرام ۱۴۱۴ ق برابر ۲۹ فروردین ۱۳۷۳ ش، از حجةالاسلام رضوانی نماینده شیراز نقل کردند که گفت: من به خواندن صلوات خواجه نصیرالدّین طوسی رحمه الله مداومت داشتم. شبی در رؤیا حضرت خاتم الانبیا محمّد بن عبدالله صلی الله علیه و آله را در خواب دیدم. حضرت فرمودند: صلوات را بخوان! خواندم. حضرت فرمودند: درست نیست! چند مرتبه دیگر خواندم. ولی پس از اتمام هر یک بار می‌فرمود: درست نیست! عرض کردم چرا درست نیست؟

فرمود: بعد از کلمهٔ «و الشّجاعة الحسینیّه» بگویید: «والغیرة العبّاسیّه».

بنده با نقل این رؤیای صادقه می‌خواهم عرض کنم خیلی چیزها است که به ما نرسیده است. شما در کدام یک از نسخه‌هایی که این زیارت را [illegible] «والغیرة العبّاسیّه» را دیده‌اید؟ ولی واقعاً این فقره جزء زیارت بوده ولی بنا به دلائل نامعلومی به ما نرسیده است. از این نمونه‌ها در فقه و تاریخ بسیار زیاد می‌باشد.

(۱۰۷) نماز واجب توقیفی

بعضی‌ها [illegible] فکر می‌کنند [illegible] فکر کردن برای استنباط احکام شرعی استفاده می‌کنیم. بلی ما هم می‌دانیم نماز واجب توقیفی است. ما هم می‌دانیم پیامبر صلی الله علیه و آله فرمودند: نماز بگذارید همانطور که

۱- ج اول، ص [illegible]

من نماز می‌گذارم. «صلّوا کما رأیتمونی أصلّی»

در نتیجه بنده با توجه به اصل قطع و یقین شهادت به ولایه امیرالمؤمنین علی علیه السلام را در حال حاضر که شرایط تقیه برداشته شده است واجب شرعی می‌دانم و این بحث مختصر را با نقل تشهد مروی از مولانا جعفر بن محمد الصادق علیه السلام به پایان می‌برم.

(۱۰۸) تشهد نماز از لسان امام صادق علیه السلام

و یستحب أن یُزاد فی التشهد ما نقله أبو بصیر عن الصادق علیه السلام و هو: بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ خَیْرُ الْأَسْمَاءِ کُلُّهَا لِلّٰهِ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِیراً وَ نَذِیراً بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ وَ أَشْهَدُ أَنَّ رَبِّی نِعْمَ الرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ وَ أَنَّ عَلِیّاً نِعْمَ الْوَصِیُّ وَ نِعْمَ الْإِمَامُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ. وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِی أُمَّتِهِ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ.

مستحب است که اضافه بشود در تشهد آنچه که ابوبصیر از امام صادق علیه السلام نقل کرده است که تشهد مذکور می‌باشد.[1]

توحید و نبوّت و امامت

هر سه در گفتن یک علی ولیّ الله است

(۱۰۹) ثواب لعن دشمنان اهل بیت علیهم السلام

قبل از قسمت پایانی این کتاب لازم می‌دانم یک روایت در اهمیت مسئلهٔ تبرّی از قول مولانا و سیدنا حضرت جعفر بن محمد الصادق صلوات الله و سلامه علیه نقل کنم.[2] نقلاً عن مکیال المکارم و مما یدلّ أن اللّعن علیهم (بنی‌امیه) و علی سائر أعداء الائمه من أقسام نصرة الأمام باللسان ما فی تفسیر الامام العسکری علیه الصلوة و السّلام أنّه قال رجل للصادق علیه السلام: یابن رسول الله صلی الله علیه و آله إنّی عاجز ببدنی عن نصرتکم و لست أملک إلا البرائة من اعدائکم و اللّعن علیهم، فکیف حالی؟ فقال له الصادق علیه السلام: حدّثنی أبی عن أبیه عن جدّه رسول‌الله صلی الله علیه و آله قال: من ضعف عن نصرتنا أهل البیت و لعن فی خلواته أعداءنا بلّغ الله صوته جمیع الأملاک من الثّری الی العرش فکلّما لعن هذا الرجل أعداءنا لعناً ساعدوه فلعنوا